کتاب الجواب

لاونی پریم گیان

در عشق معرفت

مصنفہ بنارسی گرگو [illegible]

دفعہ چہارم

حسب فرمائش لالہ [illegible]

قیمت فی جلد ۶/ر سنہ ۱۸۸۰ء

در مطبع نارائنی دہلی باہتمام نرائن داس

طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لاونی بزم گیان عشق و معرفت

تخم لعل و یاقوت کی تھی برگ زمرد موتی گل
شبنم تھی الماس کے اوسکی برگ پر پڑے ہوئی
چمکے تھے ہاتھ مین اوس درخت کی ایک تھی جڑ تھی ہوئی
پھل لگے مینوں کے جسمین جو دیکھے لیلے بالکل
ہر ایک شاخ کندن اور سلیم سے جسکی جڑ تھی ہوئے
اسی باد شاہت سے تھی وہ قیمت اوسکی بڑھی ہوئی

اوس درخت کی میوہ سے ہر دم ٹپکے توحید کے ل
پھل لگے مینونکی جس مین جو دیکھے لیلے بالکل

تھی مرصع کی زمین اور فوارہ بلور کے ہین
بیٹھے تھی پاس کے اوسمین کھوالی سب حور کی ہین
اوس درخت کی اوپر بیٹھے ہر ایک جا نور نوری ہین
وہ درخت نزدیک ہے اوسکی خریدار سب دوسکی ہین

سودا اوسنے نبے وہا نہر کرے نہ جو کوئی شور و غل
پھل لگے مینونکے جسمین جو دیکھے لیلے بالکل

اوس درخت کو ہمنی اتنجیات سے بچا ہے
کسی سے کچھ نہین کام لیا اپنی ہی ذات سے سینچا ہے
بڑی مشقت کری ہے اپنی کرامات سے سینچا ہے
کیا کوئی بچائیگا اسکو کہ کون کہاں سے سینچا ہے

ہوا وہ جب تیار تو شیدا بنا میرا یہہ دل بلبل
پھل لگے مینونکی جسمین جو دیکھے لیلے بالکل

اوس درخت کے سایہ مین ہم ٹہا کے پاس رسول ہین — اگرچہ چاوین کہین تو پہر ہم اوسی تخم کو ہوتی ہین
جہان سر پہ اپنا دانچا وہیسی ہی شجر سب تجے ہین — نیاز سبی کہی کہ اوسپر قرآن سر پہ طوطی ہین

اوس درخت کی ہوا لگی تو جلیکی آنکہین جاوین کہل
پہل لگے ہین کئی جسمین جو دیکہے لیوے بالکل

شرح اوسکی

تخم خدا اور شاخ پیمبر برگ اولیا دلی ہین کل — پہل ہین اوسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجہین بالکل
اوپر اوسکا بیج ہی اور نیچے جسکے لٹکین ڈالی — اختر کی شبنم ہے اوسکی برگ برگ پر اوجیالی
ماہ و مہر جو کی دیتی دسرات کری ہین کہوالی — نقد اوسکا بیتی ہین جنکی دو جہان ہین لالی

اپنے اپنے دین کے طایر کری ہین اوسپر شور و غل
پہل ہین اوسمین فقیر پوری فرق نہ وہ سمجہین بالکل

زمین اوسکی آسمان ہے جہان سے یہہ کل جہان ہوا — وہان سے ٹپکا نور تو مین بہی آکر پیدا یہان ہوا
فخر نہی اوسکی خوشبو جسنی پائی پہر وہ نہان ہوا — شرح ہی اوسکی طرح طرح سے جدا جدا سے شجرہ عیان ہوا

وحدت کی لذت اوس سے لیتا ہی پیرا ہہل دل
پہل ہین اوسمین فقیر پورے فرق نہ وہ سمجہین بالکل

شجر اوسکی بابا آدم جس سے آدم مین دم ہے — سایہ اوسکی قدرت اور عالم جسکا ایک عالم ہے
ہوا ہی بابا جو جسے چہو گئی اوسی پہر کیا غم ہے — یاد آہی جو کہ کری وہ ان باتون سے محرم ہے

نظر اوسکو آوی جسکی غفلت کا پردہ گیا کہل
پہل ہین اوسمین فقیر پوری فرق نہ وہ سمجہین بالکل

صدا آئے اوسکی قرآن جسنی سنی اوسی پہر ہوش کہا — دلمین اپنی غور کیا کچہ سمجہکے وہ خاموش ہوا
راز اوسکو کہلا کہ جسکا ذرا ادہر کو گوش ہوا — زبان سے کچہ نہین کہہ سکتا جو دلمین جنون اوسکے جوش ہوا

نیاز سبی کہی اوسکی میوہ مین تو پہر ہین تخم کی ل

پہلی ہین ادسمین فقیر پڑے فرق نہ وہ سمجھین بالکل

کہی اگر ہمن مصور کے تو یار کی اب تصویر کو کہینچ
جیسے آپ سے جناب سنجایا جنکی تصویر کو کہینچ
نور ہی ہنتا ہی جو لی نور انے کی تصویر کو کہینچ

دیگر
تانی اوسکی تو سنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ
پہر بنایا یانی کر لی اوس جانکی تصویر کو کہینچ
حق بہی لیتا ہی عاشق جانی کی تصویر کو کہینچ

باغ باغ دل ہو تیرا گلعذار کے اب تصویر کو کہینچ
تانی اوسکی تو سنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

شمع سی ہو نے شمع روشن جب اوس گلکی تصویر کو کہینچ
پہر پائیگا اونا دان کیا دس لو کی تصویر کو کہینچ

تو ہی روشن خدا سی ہوا ب اوس لو کی تصویر کو کہینچ
اس جامہ سی کہینچی کی جتنیک اوس لو کی تصویر کو کہینچ

شمع نما ہو ا روشن اوس ماہ کی اب تصویر کو کہینچ
تانی اوسکی تو سنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

بنی صورتین گلکی گل ہو گئین اوس گلکی تصویر کو کہینچ
پہر سل ہو جا جو لیوی اوس گلکی تصویر کو کہینچ

ٹوٹ گئین تو ٹوٹی ہو گئین دلکی تصویر کو کہینچ
قتل ہو کر لیجا اوس مین لہو سر قاتل کی تصویر کو کہینچ

دیکہ لی تو ہمت پارسی تیرے اوس پارہ کی اب تصویر کو کہینچ
تانی اوسکی تو سنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ +

کر دلکو آئینہ اور اسمین لے اوسکی تصویر کو کہینچ
جسم سی مت رکہہ کام تو جسمین لے اوسکی تصویر کو کہینچ

تبا دا اوسکی سوا نے کسمین لے اسکی تصویر کو کہینچ
تبا رہی اب تصویر نس مین لے اوسکی تصویر کو کہینچ

فارغ غم ہو جا آ دل غمخوار کی اب تصویر کو کہینچ
تانی اوسکی تو سنجا دلدار کی اب تصویر کو کہینچ

الف اللہ کی کرو بندگی کیون رہتے ہو دلمین غبار
ت تعریف کرو تم کیا رب کی جسکا ہی ہر جا التبار
ج جا کر باغ ارم مین جنتی لگائی ہین اشجار

ب بر حق باری تعالیٰ کا بیشک ہے سچا دربار
ث ثانی نہین اوسکا جسپر مومن کہتی جان نثار
ح حشر کو سنجائینگے آدم ابندم شتر مہار

خ خالق کی یاد کر دیکھو تن کو سو بہو تو نہیں چار
د دین کا کلمہ پڑہ تو کافر چھوڑ دو دار و مدار

ذ ذکر کرا وس مولے کا جسکے نور سے گل گلزار
ب برحق باریتعالے بیشک ہے سچا دربار

ر رحیم ہی مالک جسکا کل عالم مین ہا اسرار
س سخن بس صحیح بات ہے اوسنی بنایا ہی ستار
ص صاحبی اوسکی دیکھو جسنے بنایا تن حصار
ز زبان سے کہہ ہر دم خدا احد است ہو بیزار
ش شکر کر مومن سچے وحدت ہتی ہین بیشمار
ض ضرورت کر دھیان بندگی مین رہنا ہا ضار

ط طوفان آ دیکھا جیدن نہین کسیکی بچی قطار
ب برحق باریتعالے کا بیشک ہے سچا دربار

ظ ظاہر کر تجہ جہا مین کسکی کرتا ہی انتظار
غ غصے سے دور حشر کو نہین شوق ہو پڑا جا یار
ق قفل کو توڑ جو کوئی اوسکا ہو تا سدا او بار
ع عقل جو رکہتے ہو مصرع موزون کر پڑہ اشعار
ف فکر کہتا کرہی خلق اسکو ملین غفار
ک کفر کو دور کیا اوس مالک کی عالی سرکار

گ گمر جو کرین نہین اوسنے راضی پروردگار
ب برحق باریتعالے کا بیشک ہے سچا دربار

ل لیس ہے اوسکی یاد مین رہی سو رہا سے لا
ہ ہر دم کر یاد آہی اپنے دلین مت تو ہار
ن نکلیجا جو رن ہے مت اوسی مرد ہو وہ مار
م مو رچہ ہٹا و یار ن جنیا کا فرا ہی مار
ی یاد کر سدا خدا کو سنے رہو یار ونکی یار
و وصل ہوا وسکی یاد مین لڑ ہی سورما دو دو بار

کہتے عشق حرفی دیبی سنگہ نیار سی گاتے للکار
ب برحق باریتعالے کا بیشک ہی سچا دربار

جدہر کو دیکھوں اودہر روشنے آفتاب کی تمام ہے
چشم نہین ہے ہمیں خدا کی آب گلابی جام دئے
چلی وہ باد صبا سقدر ناتہہ بیمار تہام دئے
بیوں نہ کی مین کیوں کہ زندہ رہوں میرا کلام ہے
ئی دیکہ پیالی پیر ہے مجہے بر سر عام دئے
تو بہی پہر پکڑنے میری منہ لگا وہ اٹہوں جام دئے

کہے جو اسکو حرام اوسکا کہانا پینا حرام ہے

پیون نہ مَی کیونکر زندہ رہون میرا یہ کلام ہے

ایکطرف آتش بہڑکی اور ایکطرف بارش آب ہے
میرے دل کے میخانہ مین دونون کا جمع حساب ہے
جگر سے شعلہ اوٹہی اور چشم سے ٹپکی شراب ہے
زبان میری کہتی ہے یہی لذت اسکی لاجواب ہے

کل عالم مین مستا ہوتے مستانہ میرا نام ہے
پیون نہ مَی مین کیونکر زندہ رہون میرا کلام ہے

ناصح محتسب نے یہ تیا وسکی دلمین ہوس ہوا
یا تو منع کرتا تہا مجہے یا آپ ہی مئے نوش ہوا
چہٹا نشہ جب عشق کا اوسکو جہانسے وہ بیہوش ہوا
کہا پیچہ لگا مین ہر دم اتنا کہکر خاموش ہوا

تیا رسہی کہے مجہے تو اس راہ کی دارو کا پینا مدام ہے
پیون نہ مَی مین کیونکر زندہ رہون یہ میرا کلام ہے

دلمین غور کرکر دیکہا تو پہر دور بہار آیا ہے
آج ہمین ساقی نے دوبارہ ساغر آپ پلایا ہے
دیکہہ پہر بدمستی کو محتسب نے یہ فرمایا ہے
یہ جوش وحشت کہانسے تیرے نظرون مین سمایا ہے

کہا یہ مینے آنکہہ ہماری مَی وحدت کا گودام ہے
پیون نہ مَی مین کیونکر زندہ رہون یہ میرا کلام ہے

دیگر

بازی کہیلی عشق کی ہمنے ذرا کیا تشویش ہے نہیں
کہیلے ہر کوئی جسکو یہہ وہ بازی شطرنج نہیں
عقل کو تو کچہہ زور نہیں جو گہوڑے سے چلکر جیتیے
فیل کی کیا طاقت ہے جو اس بازیکو بل کر جیتیے
یہہ تو عشق کا دل ہے اسکو کیا پیدل کر جیتیے
رخ کا رخ پہر جا کہ وہ اس بازیکو جہلکر جیتیے

میرے سوا کوئی اور جہان مین اوٹہا سکے یہ رنج نہیں
کہیلے ہر کوئی جسکو یہہ وہ بازی شطرنج نہیں

وزیر کا کیا دفتر عشق مین بادشاہ تک ہی گدا
جو کہ چال چوکا وہ مارا گیا میری ہی یہی صدا
ہمنے اپنی سرکی بازی لگا کر اسمین جان نو بدا
جان ہتھکر جو کہیلا وہ جیتا اوسکو ملا خدا

وہ کیا کریگا بات کہ جسکی قابو مین ہیچ نہیں

کہیل لے ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج ہہلین

ادہر ہین نہین آیا بادشاہ کی اپنی جوٹ بچا — اوسینی توڑا قلعہ جہانہین کوئی ترا اوس سے لوٹ بچا
ترچہی ہوکر چلوگی تو کیونکر کہو کہوگی کوٹ بچا — اوسکا مال لٹ گیا کہی تہی جستی نے کی جوٹ بچا

مجہے گشت ہہیں لگی کہ ہینی جمع کیا کوئی گنج نہین
کہیل لے ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج ہہلین

یہ شطرنج عشق کی اسکو کہیل لے وہی سیابا ہے — ٹیڑی بڑہی ہوگئی پیچ ہہلین بہیدین کسی جانا ہے
یہ ہی عشق کا خیال سدا عاشقونکی ہہمین مانا ہے — پیارے سی جی اب تو نرگن بیچ سمایا ہے

رام کشن کے سنیر بین سخن کو باقی سیتر بیج نہین
کہیل لے ہر کوئی جسکو یہ وہ بازی شطرنج نہین

دیگر

ہمدم ہم مین ہم ہمدم مین دم مین جلوہ عالم کا — عالم مین ہے صنم صنم مین عالم ہے اوس ظالم کا
دلمین دلبر دلبر مین دل دلمین اوسکی یاد رہے — یاد مین عشرت عشرت مین ہی ہی عشق ایجاد رہے
نشہ مین مستی مستی مین وحدت مین استاد رہے — شاد مین شور اور شور مین شہرت شہرت مین آباد رہے

آبادی مین آدم آدم مین دم دم مین ہم دم کا
عالم مین ہے صنم صنم مین عالم ہے اوس ظالم کا

عاشق مین ہے عشق عشق مین نور نور مین حق تعالی — حق تعالی مین رحم رحم مین کرم کرم مین اوجیالا
اوجیالا مین آفتاب مین ماہ ماہ مین ہے ہالا — ہالی مین اختر اختر مین چمک چمک مین جہب اعلیٰ

اعلے مین وہ خوب خوب مین روپ روپ مین تک جمکا
عالم مین ہے صنم صنم مین عالم ہے اوس ظالم کا

ستو مین اوسکی ذوق ذوق مین وہم وہم نے رہ جانے — رہ جانے مین انس انس مین پیار پیار مین زندگانی
زندگانی مین جان جان مین جانا جانا مین جانی — جانی مین وہ حسن حسن مین زیب زیب مین لاثانی

لاثانی مین صفت صفت مین لامکان گہر حاکم کا

عالم مین ہے صنم صنم مین عالم ہے اوس ظالم کا

چاہ مین من اور من مین چاہ چمن چمن مین اوسکی قدرت
قدرت مین ہے باغ بلغ مین چمن چمن مین گل خلقت

خلقت مین خوشبو خوشبو مین کہلا کہلی ہین ہی رنگت
رنگت مین رس رس مین امرت امرت مین ہے لذت

لذت مین توحید دہی سنگہی خیال سن ہمدم
عالم مین ہے صنم صنم مین عالم ہے اوس ظالم کا

دلبین دلبر مین دل صنم مین ہم اور ہم مین صنم
دم ہمدم مین میرا اسدم ہمین ہے میرا ہمدم

جان مین جانان مین ہے وہ جانان میری جان مین ہے
پیران ہین اوسمین ہے وہ پیارا میرے ایمان ہے

تن و بدن سب اوسمین ہے وہ آنکی درمیان ہے
ہر اک آن ہے یار مین یار میرا ہر آن مین ہے

مین اوسمین ہون ہان وہ میرے روم روم مین ہی ہردم
دم ہمدم مین میرا اسدم مین ہے میرا ہمدم

گل گلشن سب اوسمین ہے وہ گل ہر گل گلشن مین ہے
پہبن ہے ایسی پہبن اوسمین کہ وہ ہر پہبن مین ہے

غنچہ دہن سب اوسی مین ہین وہ ہر اک غنچہ دہن مین ہے
چمن جسکا ہی اوسمین اور وہ جسکی چمن مین ہے

ہے میرے سینہ مین سب ہے وہ اوسکے سینے مین ہین ہم
دم ہمدم میرا اسدم مین ہے میرا ہمدم

گل جہان روشن اوسمین وہ روشن جہان گل مین ہے
ہے محبت کی بل اوسمین اور وہ اوس بل مین ہے

سکا کل آنکی دلبین میرے دل اوسکے کاکل مین ہے
عاشق بلبل مین اوس گل مین وہ گل بلبل مین ہے

کل عالم مین نور اوسی کا اوسکی نور مین کل عالم
دم ہمدم مین میرا اسدم مین ہے میرا ہمدم

نور مین اوسکی پیشانی نور اوسکی پیشانی مین ہے
جگر مین جان میرا یہہ جگر میرا جان مین ہے

زندگانی ہی اوسمین میری وہ میرے زندگانی مین ہے
نورانی مین سب اوسمین وہ ہر نورانی مین ہے

نیارے سی کہی اسمین فرق نہین مجہکو اپنی سر کی قسم

دم بدم ہیت میرا اسلام ہیں ہے میرا ہمدم

ہی عمر بہر دریا میں تھے تو خشک گوہر نکلے
قدر کی تو کون جو رسیدہ وہ اشک ہمارے نکلی
چشم بیمار او ہمیں نکلے تو جو یہ کہل کر نکلے

صدآفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلے
عجب تعجب ہوا جو خار سے ادہر گل نکلے
اشک جو نگر دی تو دیدہ سے بلبل نکلے

گر نکلے الماس تو کیا وہ بھی سو کہی کنکر نکلے
صدآفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلے

کہیں میں کیا کیا تشبیہ دوں جو بن بن کر آنسو نکلی
میلے کہہ اشک میرے چشموں سے جسطرح تو نکلی

ہی وحدت کی گویا قطرہ بہشت سے جو نکلی
کیا طاقت ہے جو ایسی لڑی بنکر لولو نکلے

کہیں جو گہر نکلی تو وہ بھی مثال نیر نکلے
صدآفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلے

رویا فراق یار میں میں کیا کیا اشک بن بن نکلے
اور بھی کچھ کہتا ہوں اے سنو ہو دریا تمہی جو کہ سخن نکلے

یقین یہہ ہوا کہ دریا اسی سے گنگ و جمن نکلے
ابر پتلیاں ہیں تو چشم بھی دو ساون نکلے

اشک میرے آب ہیں گوہر خالی خشک جگر نکلے
صدآفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلے

فرقت جاناں میں جو کبھی ہم روئے زار زار نکلے
کیا طاقت اس دریا کی گرداب سے کوئی پار نکلی

تار نہ ٹوٹا ہار سے تہہ کہتے ہار نکلے
شمار سے کبھی جو نکلی مگر تو ہمیں یار نکلے

اور جو نکلے رفت وہ بھی اشکو نے مری بدتر نکلی
صدآفرین ہے جو میری چشم سے موتی تر نکلے

یاں کی لعلی بھی تو جہلک دنداں میں ہیرے لالو کی بنی
آج تو ہنسکے بولا تو دہن میں ہیں وہ دندان چمکی
سنتی ہی یہ صفت سے کہہ کر ہوش اڑ گئی شبنم کے

لعل بدخشان دیکھکر جیسے کہا میں نے ہیرے کی کنی
جگر چھید گیا ہر اک گوہر کا سنو مار نجم سے کے
کیا طاقت ہے مقابل دندانکی اختر دم نکلی

ہر اک جواہر کے اوپر پیارے تیرے دندان ہین تنی
لعل بدخشان دیکھکر جیسے کہاتے ہین ہیرے کی کنی

اگر چنبیلی کو دیکھون تو اوسکا سرخ لباس کہان
جہوٹے ہین لولو لگا صنم مجہکو بہی کسیکا پاس کہان
مرجان ٹکڑے ہوا اوسکو جینے کی آس کہان
سچ کہتا ہون مقابل دندان کے الماس کہان

کیا طاقت گر انکی روبرو چمک سکے کوئی اور ہنی
لعل بدخشان دیکھکے جیسے کہاتے ہین ہیرے کی کنی

اتہین دیکھکر برق تڑپتی ہے وہ آسمان کے اوپر
کسی سے نسبت کبہی دندان نہین لاؤن اس تارون کے اوپر
صدقے کر دون شفق کو بہی ان دندان کے اوپر
دندان تیرے جہلکتے ہین وہ لامکان کے اوپر

شاید تو پیسے جو دانت تو دام مین گر دکہتی
لعل بدخشان دیکھکے جیسے کہاتے ہین ہیرے کی کنی

گر جو کوئی یاقوت کہے تو زبان اوسکی کٹواون
اور کہے گوہر کی لڑی اوسکو بہی [illegible]
انار کی بہی دانی تو کاٹ کر مین کہاؤن
کیسے نسبت ندون نہین ستارون خاطر مین لاون

نیاسی گر کہے تو کیا دل مین اوسکے اب بہی ٹہنے
لعل بدخشان دیکھکر جیسے کہاتے ہین ہیرے کی کنی

دیگر

کیا جہلک دندان مین ہوئے پیارے تیری مسکانے سے
عجب طلسم ہوا ظالم تیری اوس ہات چہپانے سے
شفق کا دم فق ہوا بہت ہوئے تہی وہ سرخی آئی سے
برق تڑپنے لگی اختر رہے منہ دکہلانے سے
مرجان گوہر زمرد نکل پڑے ہر جانی سے
انار کے بہی دانی محتاج ہو گئے دانے سے

دیکہ تیرے دانتون کی جہلک ادہر گئی لولال زمانہ سے
برق تڑپنی لگی اختر رہے منہ دکہلانے سے

بہولجاوین جوہری سر کہنا تن ادہیڑ لیجائی
کتنے ہی گئی ڈوب وہ ساگر مین بہی عقل گئی کہان لیسی
دندان تیرے دیکہ پاتین گر کسی بہانے سے
پس نہین واقف ہوئی وہ بہی ایسے دیدانے سے

سو کہہ گیا وہ ہو تیرے دانتوں کی صفت سنانے سے
برق تڑپنی لگی اختر رہے منہ دکھلانے سے

شرمندہ ہو گئی جواہر دانتوں کے چمکانے سے
دیکھیں مرصع ساز تو رہ جاوین اپنا کام بنانے سے

خون او گلنے لگی ہیرے گیا ہو پچھتانے سے
یہ وہ خرمہ ہے جڑی ہیں خدا کی ہاتھ لگانے سے

آج مجھے مل گیا فرا اس ہنسی میں تمہیں بنانے سے
برق تڑپنی لگے اختر رہے منہ دکھلانے سے

گڑھی ہو یا قوت تیرے دانتوں کی ریزہ آنی سے
یا نبے بھی پائی لالی اوس ماہ لقا کی کہانے سے

گری چنبیلی بات یہ اپنی اور سکانے سے
اسے اسی وہ بستی میں آئے ویرانے سے

یہ دندان نکلے ہیں سب یہا خدا کے ستو خرم نکے سے
برق تڑپنی لگے اختر رہے منہ دکھلانے سے

نیار سی نے کہا حال ہے اپنے من مستانے سے
نہک جاویگا او نادان تو اسکے جانے سے

ان دندان میں دیکھ لے خدا میرے دکھلانے سے
پہلے دیکھ لے تو زہ دندان میں یار کے ہنسنے سے

ایسی صفت دانتوں کی کسی سے بنی نہیں مرجانے سے
برق تڑپنی لگے اختر رہے منہ دکھلانے سے

دیگر

تیغ لگی و تلوار لگے تیر لگے تو چین پڑے
ایک جھلک مسی کی نظر گر پڑے تو وہ لگ گئی نظر
جیسے ستارہ روز کری وہ کیونکر اوسکا ہو گذر

بین کے مارے تڑپتی ہیں کتنے بے چین پڑے
گرا کوہ پیرنہ اوسکو تن و بدن کی رہی خبر
جانے کس طرح ادھر پھر کے بہلا وہ کہو کس پر

دل کا حال دل ہی جانی جو زخم جگر پر چلین پڑے
بین کے مارے تڑپتی ہیں کتنے بے چین پڑے

توپ لگے بندوق لگے تو اسکی بھی دوا ہیں کہیں
برچھی سے بچ گئی کٹار کی چوٹین کتنوں نے سہیں

اگر دو کٹاریں بین کے لگیں تو پھر وہ سچی نہیں
نوک پلک کی ذرا بھی چبھی تو وہ رو دے نہیں

نیند کہاں آتے ہی جاگتے ہیں تو دن رین پہر کے
تین کی مار سے ترپتی ہیں کتنے بے چین پہر کے

بانک میں ہے کیا بانکپنا اور چہرے میں وہ آب کہاں
اگر رنتہ کی کہو تو دیکھی ایسی بھلا شراب کہاں
چشم کی ڈگی کہاں ہے یہ ہی کیسی کاروا آب کہاں
مستانوں سی ہی گر پوچھو تو ملے جواب کہاں

لاکھوں دل لٹجا دیں ہیں قاتل کی جدہر کو نین پہر کے
تین کی مار سے ترپتی ہیں کتنے بے چین پہر کے

وہ ہیں چشم خنجر ابلی جو نگاہ عیسی کی کھولیں گرے
او سی ملے دیدار جو عاشق مستانے ہیں شہر شہر کے
دار پہ چڑھ کر بولا منصور کہ ہم اب نہیں مرے
تیار سی کہی ہم ہیں پھر ملک ملک سر سختی شہر سے

شب روز ہر وقت زبان سی کہتے ہیں ہی نین پہر کے
نین سے مار ترپتی ہیں کتنی بے چین پہر کے

خدا تو ہی ہے حق تو میں ہی ہی حق بنا نہیں کہتا ہوں
اگر تو ہی آتش تو میں ہی وہی کا انگارا ہوں گا
دیگر
آب جو تو ہی تو میں ہی لہر ہوں میں بہتا ہوں
طلا جو تو ہی تو میں زیور تیرا پیارا ہوں گا
اگر تو ہی سحاب تو میں ہی صنم پیارا پارا ہوں گا
آہن تو ہی تو میں ہی بنا تیرا آرا ہوں گا

جو تو ہی دریا تو میں وہاں موج رواں ہو بہتا ہوں
آب جو تو ہی تو میں ہی لہر بہر میں رہتا ہوں

نور تو ہی دم میں دم تو میں ہی آدم کہلاتا ہوں
اگرچہ تو خاموش ہی تو میں ہی نہیں زبان ہلاتا ہوں
حسن جو تو ہی تو میں جلوہ تیرا کہلاتا ہوں
تو ہی ہے تیرا تو میں بیکار اب تیرا کہتا ہوں

تو ہی نہیں غم کہاں تو پھر میں جہاں میں کس کی سہتا ہوں
آب جو تو ہی تو میں ہی لہر بہر میں رہتا ہوں

تیرا نہیں کوئی دین میری ذات کا کون سہتا ہے
تو ہی تحفہ تو میرا ہی دل فقیر تیرا دیوانہ ہے
تجھے سجانا تو پھر مجھکو پھر کیسے سہجانا ہے
تو ہی لا مکاں تو میری مکاں تو کیسے جاتا ہے

تو ہی سانولیا شاہ تو پیارے ہیں نر سی ہمتا ہوت
آب جو تو ہے تو میں ہی لہر ہا ہیں رہتا ہوت

تو ہی ہے ست تو میں ہے شمس طبیر جہاں میں آیا ہوت
گر تو ہی نا ہید تو میں بھی ہے نہیں کیسا جایا ہوت
مجھ میں تو ہے اور میں تیرے بیچ سمایا ہوت
ننا رہی کبھی جو تو قدرت تو میں بھی ہا یا ہوت

تو نے پکڑا ہاتھ میرا میں بازو تیرا گہتا ہوت
آب جو تو ہے تو میں ہی لہر ہا میں رہتا ہوت

دیگر

رنج کو ہم راحت سمجھی اور درد کو ہم دلبر سمجھی
الم کو سمجھی عیش اور مرنیکو زندگانی سمجھے
جھوٹ کو سچ سمجھے لباس ہم ننگی عریانی سمجھی
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھی
جفا کو سمجھے وفا خفگی کو مہربانی سمجھے
آب کو سمجھی ہم آتش آتش کو پانی سمجھے

زہر کو سمجھے زیرا اور کمزور کو زور آور سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

مردیکو زندہ سمجھی اور ستم کو بڑا رحم سمجھی
بد کو سمجھی نیکی دشمن کو اپنا ہمدم سمجھی
جہان کو فنا ہر دم کو ملک عدم سمجھے
جہان یہ سمجھے وہاں پر ہمت ہی علم سمجھے

نادان کو دانا سمجھے اور فکر کو بڑا فخر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

گل کو سمجھی داغ باغ کو اب ہم گلدستہ سمجھی
زخم کو گل لالہ سمجھی اور رونی کو ہنسنا سمجھے
اوجاڑ سمجھے شہر کو صحرا کو بستا سمجھے
دیوانو نکو عقل مند اور سڑی کو ہم مستا سمجھے

آہ کو سمجھے یاد یار کی اشکون کو گوہر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

مار کو سمجھے پیار یار کی گالی دہی دعا سمجھے
عشق کو ہم عاشق سمجھی معشوق کو وہی خدا سمجھے
بیجا کو ہم بجا سمجھے اور مرض شفا سمجھے
کیا کوئی سمجھے جو ہم سمجھی وہ اور کوئی سمجھی

نارسی کا ہر اک سخن عاشق کا خون جگر سمجھے
غم کو اپنی غذا سمجھے اور مفلسی زر سمجھے

چاہ کو سمجھے چاہ ذقن زنجیر کو ہم زیور سمجھے
صبر کو سمجھے شکر اور ناتوانی کو طاقت سمجھے
تلخ کو سمجھے شیرین دلیں زہر کو ہم امرت سمجھے

دیگر

خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے
خار کو سمجھے چمن اور ہجر کو ہم الفت سمجھے
سنگ کو سمجھے موم اور نفرت کو عشرت سمجھے

دار کو سمجھے یار کا زینہ تیر کو تیر نظر سمجھے
خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے

صبح کو سمجھے شام شمع کو ہم اپنا پروانہ سمجھے
وحشت کو وحدت سمجھے ریگستان کا نا سمجھے

ماہ کو سمجھے مہر اور دھوپ شامیانہ سمجھے
گبر کو سمجھے مسلمان موت کو جی جانا سمجھے

مکان کو اپنے سمجھے لامکان صنم کا کوچہ در سمجھے
خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے

ظلم کو سمجھے حسن بت خونخوار کو ہم خوبان سمجھے
فنا کو دنیا سمجھے قاتل کو اپنی جان سمجھے

تیغ کو سمجھے ہم ابرو نشتر کو مژگان سمجھے
قید کو سمجھے رہائی خزان کو باغ جہان سمجھے

رسوائی کو عزت بے توقیری بڑا وقر سمجھے
خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے

خوف کو سمجھی خوشی اور چیز ان کو سیر عالم سمجھے
دوزخ کو سمجھے بہشت اور پاپ کو بڑا دھرم سمجھے

گدا کو سمجھے شاہ گردش کو فضل و کرم سمجھے
اور جہان میں کوئی نہیں سمجھا جو کچھ ہم سمجھے

دیبی سنگھ کبھی نارسی کی سخن کو کون بشر سمجھے
خاک کو سمجھے پیرہن زمین کو فرش تر سمجھے

برا کیا تو بھلا ہوا چیری کر جیسے شاہ بنے
ذات سی ہے ذات جو کوئی تو اوسکا وہ دین بنے

دیگر

گدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے اللہ ہے
شکل شباہت بگاڑ کے تب چہرہ رنگین بنے

اپنا نسے چھوڑے اپنا تکو پورا جب ہے یقین ہے   لوہین شعلہ نور کے جیسے تو وہ لوہین ہے

زبان کٹی تب بولن لاگے پھوٹے نین نگاہ ہے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے اللہ ہے

کہہ کے عوض دیکھا ہمنے تو عذاب ہے بڑا صواب ہے   لاجواب گرہ صنم سے ہو تو خوب جواب ہے
می وحدت کہتے ہیں اوجو شک سے ہی بے شراب ہے   لذت شیرین عجب جلکر جگر کباب ہے

بتخانہ سے بہشت اور بتخانہ سے درگاہ ہے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے اللہ ہے

سر کو کاٹ کر اپنے دست پر رکھی تو سرافراز ہے   مال ملک سب ترک کر بیٹھے تو زردار ہے
طایر دلکو کبھی نہ اوڑنے دے تو بے پرواز ہے   زندہ اوسکو سب سمجھتے ہیں ہم جو مردار ہے

چلن سے جب بد چلن ہوئے تو لامکان کی راہ ہے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے اللہ ہے

جسے کہیں سب حرام ہمنے دیکھا وہی حلال ہے   کہو لگے جینے نگالی سیاہی وہ پھر لال ہے
جو کہ ہوئی پامال جیا ہیں وہ صاحب کمال ہے   نیاز ہی کی سخن پر کیا طاقت کوئی خیال ہے

زمین سے ہو گئی آسمان اور خاک سے ہم ماہ ہے
گدا سے ہو گئے بادشاہ بندہ سے اللہ ہے

دیگر

وحشت نے لاکھوں باتیں بیہودہ بکوائیں مجھکو   معشوق نہیں وہی اب نظر پڑا سائیں مجھکو
اول تو میں اوسکی غم میں زار زار رویا کیا   اشک کی لڑیاں دیکھکر شرمایا گوہر کا ہار
بتیاں نے کیا مجھے بے چلن کری بس بہت بکا   یا صنعتے دیکھئے کس دن پھر ٹوٹیگا تار

آنکھیں بھر بھر کہتے ہیں یہ دائیں اور بائیں مجھکو
معشوق نہیں وہی اب نظر پڑا سائیں مجھکو

دوم مجھکو ہوا عشق دلیں سو بچا ہیں عاشق ہوں   عجب ہے میرا وہی معشوق بنا جو گونا گون

ہر آنا ہے یہ جہان سے جو عشق مین ہی عاشق بیچون	کوئی نہ باقی رہا اب گیا لیلے اور گیا مجنون

جو عاشق تھے پاک اونہون نے باتین سنوائین مجھکو
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو

سمجھ مین اپنی دلکو سمجھایا کرکے ہشیار	تو کیون غافل ہے چل دیکھہ تیرا وہان ہے یار
دلنے مجھسے کہا بھی کیا دیر تو ہو جلد تیار	میرا تیرا سنگ ہے چلو دیکھے وہ گلزار

دیکھہ پڑی اوس جا یہ یار اپنی کی مہر جہانین مجھکو
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو

آخر کو غفلت کا پردہ کہلا ملا اپنا محبوب	کہی دینگے میرا وہ خوبان ہے خوبون مین خوب
نیارے یہ کہی عشق کے دریا مین گئے لاکہون ڈوب	جیسے اوسمین تیر کر پایا وہ اپنا اسلوب

ہو کر کے لاچار چہوڑ گئی غفلت کی جہانین مجھکو
معشوقون مین وہی اب نظر پڑا سائین مجھکو

دیگر

زلف سیاہ مار سیہ ہے چشم سی علی تل ہین ہے	نقشہ قد کا قیامت دہوم ہے عالم کل مین ہے
سر سے سردار اپنی پیشانی سے جلوہ خورشید	چین جبین کی وہی تحریر ہے لکھی بد و شنید
ابرو ہے جہکے کمان اور پیدا ہوا فلک پہ ہلال عید	خنجر مژگان نے پالی بار کیا الکھون کو شہید
شعر ہی قرآن مین وہ قسم ابرو سے سنئے	اور علی کی تیغ ہی واللہ ابرو سے بنے
او صفت کیا کیا کرون نہین کچھ کہا جاتا نہین	چہچہا چمک کر تو اب سکے ابرو سے

تجھہ گل کا چرچا گل پر عیان ہی تو ہر گل مین ہے
نقشہ قد کا قیامت دہوم ہے عالم کل مین ہے

قرہ سی نگاہین ہیں اور نشتر جیسے رگ جان پر آگر	خار ہی اوسدم کھٹکنے لگی میر دہان پر آگر
نگہہ سے وہ تلوار چلی سو لگی نیم جان پر آگر	اہ ہی مطلق نہ ٹہری ہے میرا من زبان پر آگر
شعر ہی شرارہ تیری چتون مین ہے ارتنگ قمر	ہو رہا ہے جہان کی بیچ مین جادو سحر

لڑ گئی جس شخص کے وہ آنکھ تیری آنکھ سے | پھر اوسی تیری سوا کچھ بھی نہیں آتا نظر

وہی ذکر میخانہ میں اور یہی صدا قلقل میں ہے
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل میں ہے

شعر

بنتی بنا الف تیری رخ سے پیدا وہ نور ہوا | جھلکی جھلک سے گرا موسی اور خاک کوہ طور ہوا
لب سے لعل یمن بنی یاقوت بھی ہیں ضرور ہوا | اور دندان سے بنے گوہر تو کیا ہی ظہور ہوا
ہے جھلک ہیرو یمن سے اپیارے تیری دندان سے | برق بھی چمکی ہے وہ دانتوں میں تیرے شان سے
اور زبان سے برگ گل پیدا ہوا نگین وہ | ہر سخن شیرین تیرا نکلی ہے کیا ہی ان

باد صبا کہتی ہے یہی اور یہی ذکر ہر گلشن میں ہے
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل میں ہے

شعر

چاہ ذقن سے عاشق صادق کی ڈوبیں وہ چاہ سے ہوئے | لگا جہانکنی وہ کوہ بیت جس کی دید ہ
گلے سے مینا بنا صراحی بھی اوسکی ہمراہ ہوئے | کہنی بھی سنگ صفت کس سے تیری الہ دیکے
تھک گئی لاکھوں ہی شاعر کرکے سب تیرا بیان | سینہ بنا یا راز تیرا تو تو ہے راز نہان
کسکی طاقت ہے جو ہو آگاہ تیری حسن سے | اک جھلک ہی کر گرا موسے بھی ہو کر ناتوان

بنارسی نے یہی لکھا کعبہ کاشی گو گل میں ہے
نقشہ قد کا قیامت دہوم یہ عالم کل میں ہے

شعر

عاشق میں اوس گل کا جس گلچیں فدا ہیں سارے گل | بہار میں بہی جسکے نام خزان کا ہے بالکل
سدا ہے سبزا اور اوسکی مہکسی مستانہ ہیں ہم | دید اوس گل کی کر کے تو دل میں دیوانہ ہیں ہم
ادا سے اوس شمشاد کی عاشق ہیں تو عاشقانہ ہیں ہم | کیوں نہیں کھینچی کھلیں جب وہ میکانہ ہیں ہم
بنا لی کیوں نہ اوس گلشن میں قمری آشیان اپنا | گل گلزار گل و اور جہان ہو باغبان اپنا
نہیں صیاد کا کچھ ڈر نہ مطلق خوف جان اپنا | مکان ہے لامکان اپنا نشان ہے بی نشان اپنا

غنچے بھی چٹک چٹک کر کرتے چمن میں شور و گل

بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل

پیچ سے زلف سیہ فام کی دام عشق پیچان بنجائے
بال سے آئی وہ بال سنبل پر جو زلف پیچان بنجائے
ٹری جو مردہ اوسکی جبہ زلفوں تکا جو منہ کیے
وہ کاکل سونگھہ ہے کالا نہ اپنی منہ سیتے کچھ کہے

شعر

مشک ختن بھی مہک تک لفو سے وہ پریشان بنجائے
نافہ آہو کا منہ کالا ہو گیا سن پیچان بنجائے
تو عشرت کا سنڈوا دیکھکر کہا وہ جہان چھوڑ گئے
یقین ہے کہ بلی کے لئی نیچے زہر گھولے

زلف عنبر ہے یا سوسن گل ہے پیر کا لی کاکل
بہار میں بھی نہ جسکے نام خزان کا ہے بالکل

چشم سے نرگس شرمندہ ہو سر کو جھکائے کھڑا ہے
قد سی سرو صنوبر کاش میں گڑ جاتے رہے
صفائی دیکھکر اوسکے سمن پیلا ہو گلشن میں
حنا دیکھے ہتھیلی کہ تو خون اوگلا کری من میں

شعر

آنکھہ اوسکے گل سے کبھی مطلق نہ ملائی گھبرا کے
دہن سے غنچہ تنگ ہو کر شرما گئے
وہ نازک پن جو ہی میں جو کچھ ہی پا کے تمیز
صدا اوسکی سنی طوطی تو پھر بھاگی کوئی بنمین

شاخ شاخ پر بیٹھ چہچہا کرتا ہے شیدا بلبل
بہار میں بھی نہ جسکے نام خزان کا ہے بالکل

رشک چمن گلبدن کو گل دیکھے تو گریبان چاک کرے
اگرچہ کوئی مرغان چمن اوس سے محبت پاک کرے
صبا آئی جو گلشن میں تو اوسکی کیا بن آئی ہے
نہ مطلق خار گلشن میں کچھ گل کی بڑائی ہے

شعر

ہر ایک گلستان کا وہ اکدم بھر میں قدم ناک کرے
بحر عشق کا خدا اوس عاشق کو تیراک کرے
نہیں واقف تھی جسکی وہ سب اے سیمین تنائی ہے
نہیں گل میں لگا وہ گل وہان جلوہ خدائی ہے

نیارسی کو اوس گلرو نے ملا دیا وہ جامہ گل
بہار میں بھی نہ جسکی نام خزان کا ہے بالکل

ہانکی لالی ہی جو پیر وہ دلبر کے لب لعل ہو گئے
کالا ہے کالی ہو پیدا زلف سی افعی مار ہو گئے

دیگر

لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا لعل ہو گئے
پیشانی سی اوچ تر تیکا تو فرشتی چار ہو گئے

ابرو سے خم کھا گیا کہ خنجر بھی خمار ہوئے
چشم سے پیدا ہوا نرگس پر ایک گلزار میں
سے وہ جلوہ قدرت دیکھ تیری رخسار میں

اور مژگان سے تیری پیکان نشتر بیکار ہوئے
اور وہ بینی سی الف کھینچا گیا گلزار میں
جس سے روشن چاند اور سورج ہیں ہر آسمان

بات کی رنگت پاکر دندان گوہر سب لعل ہوئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

زبان سے پیدا قرآن ہوا اور عقل سے عالم سرافراز ہوئے
گلے سے بنی صراحی گل سب تیرے گلے کے ہار ہوئے
تیرے سینہ سے صفائی صفائی ہو گئے
ہاتھ سے تیرے سخاوت کی سخائی ہو گئے

چاہ ذقن سے چاہ کی دلیں جنون و بیخود غار ہو گئے
حسن سے تیرے پری سکندر شکم تیار ہو گئے
شعر
طاقت بازو سے اب طاقت شوالی ہو گئے
پنجہ مرجان سے لگ لعل حنائی ہو گئے

دیکھ کے رنگین ناخونوں کو شرمندہ سب لعل ہوئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

شکم سے نرمی بھی کمر سے پوشیدہ سب حال ہو گئے
قدم سے سجدہ بنا اور پاچونکو ستا پال ہو گئے
قد سے تیری اتنا لگ سرو چمن آباد ہے
ناز سے تیری بھی انداز کی بنیاد ہے

اور زانو سے تیرے دونوں کے تہم کمال ہو گئے
چال سے تیری بت گئی فیل وہ بیحال ہو گئے
شعر
اور ادا تیرے سے عاشق کا سدا دل شاد ہے
ہر ادا سے سراپا تیرا ہی ایجاد ہے

جو تیرے تلووں سے تیری لگ گئی وہ تو سب لعل ہوئے
لعل بدخشان سے بھی بہتر پیدا اب لعل ہوئے

ٹھوکر سے تیرے جاناں کی لاکھوں مردہ اٹھ کھڑے ہوئے
تیری جھنجلاہٹ سے صد برق کی دلیر پڑے ہوئے
شعر حقانی کا کہنا کچھ نہیں آسان ہے
دیکھ کی شاعری پر جی اور جان قربان ہے

آپ کی نقش ہیں سے دلبر پڑے ہوئے
قدموں سے تیرے ہم دل وجان سے لڑے ہوئے
یہ سخن سمجھی وہی جو عاشق مستان ہے
جسکے ہر نقطے کے اوپر ہر لشکر کا دھیان ہے

نیا رہی کے خون اشک سب ٹپک کے بار اب لال ہوئے
لال بدخشان سے بہی بہتر پیدا اب لال ہوئے

کوچۂ جانان ہین گر کوئی دہر کے ذرا قدم نکلا
ہے یہ راستہ سخت گر کوئی اسمین ناگہان آن پڑا
کہین شیشہ ہین ہے کہین کانٹو نکا نظر میدان پڑا
ہمین گلشن سے بہی بہتر ہین عشق کے کانٹے
کہو ہمین کس سے سنے کون عشق کے قصے

شعر

پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا
جان تو جہڑکی وہ پہر دیتا ہے اسی مین جان پڑا
قدم قدم پہ اب ہمکو لطف عشق کا جان پڑا
ہیر فرش خار کی تختہ ہین مجہے مخمل سے
جو دیکہے حال ہمارا تو قیس بہی رو دے

رہا دہانکا وہین دیکہنے جو اپنا ہمدم نکلا
پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا

مزا چاہ کا جسنے دیکہا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
اشک چشم سے جسکے بہتا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
بحر الفت کا کسیکو بہی کنارا نہ ملا
کشتی ہرگز نہ ملی کچہ بہی سہارا نہ ملا

شعر

بحر عشق ہین جو تیرا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
چاہ ذقن پہ جو شیدا ہوگا وہ ڈوبا ہوگا
یا خدا ناخدا کا وہان پہ اشارہ نہ ملا
تہاہ مطلق نہ ملی دم بہی گذارا نہ ملا

لگا نہ تہل بیڑا اوسکا پہر سے نہ کوئی آدم نکلا
پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا

عشق کو جو دیکہا تو کہڑا ہی ہے سر پر دار لیے
زلف بہی کہتی ہی کہ بیٹہی کتنی ہی عاشق باندہ لیے
کون اب قتل کے میدان سے نکل جائیگا
کون اب عشق کے طوفان سے نکل جائیگا

شعر

حسن کو دیکہا تو وہ دہمکاتا ہی تلوار لیے
چشم اشارہ کرتی ہین جادو کی ہتیار لیے
کسطرح کاکل پیچان سے نکل جائیگا
نہ نکلیگا گر جان سے نکل جائیگا

تان کے ابرو تو جسپر وہ لیکر تیغ دو دم نکلا
پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ مین اوسکا دم نکلا

قتل ہوا وہ جسنے اِس میدان میں آگے قدم مارا
اوسکی حسن کے عالم نے اک عالم کا عالم مارا
عشق نے دار پہ منصور کو چڑہایا ہے
نور نے جسکے ہر اک نور کو بنایا ہے

گر ازمین پر نہ اوسنے آہ کری ورنہ دم مارا
کبھی دیہی سنگہ گیا مین ہی آنکھین بسدم مارا
شعر حسن نے یار کے کوہ طور کو جلایا ہے
شعور اوسنے بے شعور کو بتایا ہے

ستارسی کر ترک جہان کو سید ہار راہ عدم نکلا
پہر وہ نہ نکلا اوسی کوچہ میں اوسکا دم نکلا

تجھکو تو اے گل گلشن میں فرش عطر سی تر چاہیے
گرد تیرے چہرہ کی ہردم اوس کا ہالا چاہیے
تیری گلی میں گجگہ ملتا اور کالو کی مالا چاہیے
تجھے تخت سلطنت کا چاہیے مجھکو مرگ چھالا چاہیے

مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہیے
تیرے در کی خاک میرے منہ پر آگہ چاہیے
میرے گلے میں وہ لپٹا چوطرفہ کالا چاہیے
تیری قدم میں ہردم پانو میں میرے چھالا چاہیے

تجھے سونیکو پلنگ سجے پڑنے کو تیرا در چاہیے
مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہیے

تیری ہست میں جیرہ بہولکی چڑہنی کو گہوڑا چاہیے
تجھکو تو ایجان ہمیشہ کرنا ناک توڑا چاہیے
تیری واسطی شال دوشالہ کا تحفہ جوڑا چاہیے

میرے ہاتھہ میں اترہی کا ہر دم کوڑا چاہیے
تجھکو ظالم کبھی نہین تجھہ سے منہ موڑا چاہیے
میرے واسطی پھٹا سا کمل ہی تھوڑا چاہیے

تجھے چاہیے رنگ محل ہمیں تیرا ہی کوچہ گھر چاہیے
مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہیے

تیری تو خاصہ میں خوب تحفہ میوہ ہردم چاہیے
تجھکو تو اے تاج رنگ اک عالم کا عالم چاہیے
تیری واسطی ہر بیجے جو رہتا باغ تسنیم چاہیے

میری غذا ہی مجھے کہانیکو ہردم غم چاہیے
میرے دلکو ہمیشہ تو ہی اک ظالم چاہیے
میری صلا ہی مجھی اب تو ہی فقط ہمدم چاہیے

اتنوا آرزو یہی تیرے قدموں میں میرا سر چاہیے

مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہئے

تو تو ہی سردار ہے تجھے کہ تنکو سردار چاہئے
ہمیں ہمیشہ تیری کرنا تابعداری چاہئے
تجھکو تو اپنے جوبن کی کرنا تیاری چاہئے
ہمکو اپنے بدن کی ذرا نہ ہشیاری چاہئے
تجھکو ڈنکے نشان اور ہاتھی پر عماری چاہئے
مجھکو کرنا تیری فرمان برداری چاہئے

جیسے میں تیرے ہر دم سب خوبون کا لشکر چاہئے
مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہئے

تیری بدن پر یار سنہری ہینے کا گہنا چاہئے
اپنے تن پر ہمیں سیلی کفنی پہنا چاہئے
تو چاہے جھٹ کار مجھے دامن تیرا گہنا چاہئے
جہاں رہے تو تیری خدمت میں مجھے رہنا چاہئے
دیدی نگہ یوں کہی تیری سب جور و ظلم سہنا چاہئے
بحر عشق میں عرق ہو نیا آپ بہنا چاہئے

نیارسی یہ کہی ہیر ہے اب دلکو تو ٹلے دلبر چاہئے
مجھکو پیارے خاک کا اوسجا پر بستر چاہئے

دیگر

ما ہمیں گلزار وہ گلزار گل کہانا نہیں چاہئے
مے وحدت میں میں مست ہوں میخانہ نہیں چاہئے
دلکو روشن کیا تو پھر تن بدن کا جلانا نہیں چاہئے
آہ کی آتش جلے وہاں آگ لگانا نہیں چاہئے
بحر عشق میں ہے اوسی دریا میں نہانا نہیں چاہئے
ڈوبا چاہ میں او سے پھر کوئیں جھکانا نہیں چاہئے

عشق کا سودا ہوا ہمیں ہونا دیوانہ نہیں چاہئے
مے وحدت میں میں مست ہوں میخانہ نہیں چاہئے

جو گھایل ہیں عشق کے اوپر تیغ چلانا نہیں چاہئے
سر سے پڑے ہیں جو عاشق انہیں ستانا نہیں چاہئے
جسکا طبیعت لگ گیا وہاں سے لگا ہٹانا نہیں چاہئے
ٹرہا کی لفت یار سے پیار گھٹانا نہیں چاہئے

جڑہی عشق کی لہر ہمیں اب زہر پلانا نہیں چاہئے
مے وحدت میں مست ہوں میں میخانہ نہیں چاہئے

نجات میں جان کو پایا اور زمانہ نہیں چاہئے
الگ ہوئے ہم ہمیں اپنا اور بیگانہ نہیں چاہئے

دلمین دیر و حرم بنایا اب بتخانہ نہین چاہیئے | لامکان کو چھوڑ کر جنت مین جانا نہین چاہیئے

پی کہ محبت کی مئی چاہیئے اور پیمانہ نہین چاہیئے
محو وحدت ہین مست ہین ہم مئخانہ نہین چاہیئے

سراپا بن گیا ہیکل عاشق کو ایک ٹھکانا نہین چاہیئے | آزاد ہین جو ہو نہین پھر بنا دلمین آیا نہین چاہیئے
عشق کا بانا نہین کلغی طرہ کا بانا نہین چاہیئے | پاک عشق کو کر دنیا پاک کا گانا نہین چاہیئے

دیبی سنگہ کہے سخن یہ کمتی سخن بنانا نہین چاہیئے
محو وحدت مین مست ہین ہم مئخانہ نہین چاہیئے

دیگر

فدا ہوا دل میرا جسدن سے تجھکو دلبر دیکھا | کہین نہ دیکھا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا
تیری حسن کے ثانی ہمنے اور نہین سندر دیکھا | آفتاب نے تجھے مہتاب سے بھی بہتر دیکھا
تیری چمک اور دمک کی آگے کوئی نہ جلوہ گر دیکھا | میرے پیارے تجھے اپنی نظر وین بھر دیکھا

جیسا دیکھا تجکو ویسا نہین پری پیکر دیکھا
کہین نہ دیکھا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا

بیان کیا کرون یار تیرے دندان کا وہ جوہر دیکھا | لعل نہ دیکھا نہین ایسا کوئی گوہر دیکھا
غضب ہین تیر نین ایسے تیغ نہین خنجر دیکھا | کہا نہ انجھوا نہین ایسا ہمنے خنجر دیکھا

ہوا بہت حیران شہر و صحرا تجکو در در دیکھا
کہین نہ دیکھا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا

عاشق ہوکر تجھپر ہمنے عشق کو اپنے کر دیکھا | جو کچھ ہے سو تو ہی تجھکو اپنا افسر دیکھا
جیسی خوشبو تجھمین ویسے نہین مشک عنبر دیکھا | عرق اپنا تیری خوشبو سے معطر دیکھا

تیری عشق مین پیارے مینے گلی گلی گھر گھر دیکھا
کہین نہ دیکھا تجھے اپنے دل کے بہتر دیکھا

دیبی سنگہ یون کہین کہ جسنے تجھے ایک پل بھر دیکھا | مست رہا وہ عشق کا روز شور خوشتر دیکھا

تنا رشتے تیری عشق میں جان کا وہ بستر دیکھا ۔ اٹھا لی دوش پہ چھوڑ مرگ چہلا یا کھپر دیکھا

کبھی دفعہ دیکھا تھا تجھے اب میں نے تجھکو پھر دیکھا
کہیں نہ دیکھا تجھے اپنے دل سے بہتر دیکھا

عجب اداسی کھڑا وہ پیارا ادھر ادھر زلفیں لٹکا ۔ لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا
کسیکو باندھا پیچ میں لٹکی کسیکی گل ڈالی زنجیر ۔ بہت پھنسے آ پھندے میں ملک ملک کے شاہ و فقیر
کسیکو ڈالا مار جھٹک کو دیکھ ہوئے کتنے نخچیر ۔ جیسا جسنے کیا ویسی اوسنی پائی تعزیر
بہت ہوئے بتیاں نے لٹ کی پیچ و تاب میں ہو گئے اسیر ۔ ایسا جادو کیا جسکے کچھ نہیں چلتی تدبیر

پیچ میں زلفوں کی دلکو حیران کرے بہکا بہکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

کبھی بنا لیتا کالا اور کبھی بنا لیتا ناگن ۔ کہیں کہیں لیٹا دکھاتا ہر ہر بالوں میں ہر فن
گر دیکھی کالا اوسکو تو چھوڑ کی بھاگی اپنا مت ۔ ٹک ٹک کر وہ سر کو ہو جاتی آنکھی کشتن
اوسنی لٹ سیہ فام کی شرمائی ہی مشک ختن ۔ دیوانہ بن گیا جنگل کو بھاگ کی کالا ہرن

کالی نے سر کو ٹیکا جیدم اوسنی لٹ کو جھٹکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

اوسکی نے لٹ کو دیکھا پڑھی ظلمات اور اوسکو ہوا خطر ۔ باغ ارم میں گل سنبل کے دلپر ہوا قہر
کھو گرد ایسے بال کے اوپر جس عاشق کی پڑی نظر ۔ گرا اسیطرح لیتے گویا اوسپر کیا سحر
اسیر دلکو کیا ہی تاب جو اوسکی لٹ کی آگی گر ہی گہر ۔ اوسکی دام میں پھنسایا دلکو ہمنے کیا نظر

مشک مشک کی جیسے زلف کو دکھلاتا مشک مشکا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا + +

یہ زلفیں ہیں اوسکی جسکا عرش فرش تک جہان بنا ۔ ہر فن مولا ہر اک جا وہ صاحب کمال بنا
صنعت کر و ران لیا اوسکی بالی کی وہ سکا کال بنا ۔ پھیر کے کنگھی ناز سی نکلا جیدم بال بنا

ذیبی ناگر کبھی نیارسی سے خوب تھا ر اجھاں بنا — فقیر ہوکر پھرے صحرامین حال خوشحال بنا

اور کسیکا بیان نہین یہ ذکر کیا ناگر کا
لٹ لٹکا کر دکھایا ہر اک عالم کو لٹکا

بھول گئی ہم اپنی کو بھولے تیری تصویر نہین — تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین
تیرے عشق مین ہوا گدا ایسا تو کوئی فقیر نہین — وہ رتبہ ہی گدا کی ثانی شاہ و وزیر نہین
کیا قصور ہے میرا جو مین تیرا دامنگیر نہین — ایسی پیار کے کری بھنے تیری تقصیر نہین

سر کو جھکایا مینے کیون ماری تو نے شمشیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین ٭

تیری حسن کے رتبہ کو کچھ پائی لیلی ہیر نہین — غضب تیرے نین بول ایسی تو شکر شیر نہین
ہی تو پیالہ زہر عشق کا یہ کچھ میٹھی کھیر نہین — ہے جو اسکو ہے پیار اوسکا دل دلگیر نہین

پڑی یہ عشق کے زخم میرے دیکھی چھاتی یہ پیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین ٭

جو عاشق ہو گیا نر اوہ کبھی ہوا غمگیر نہین — عشق نہ جنے کیا وہ پہنچا تیرے تیر نہین
تیری در کی ملی خاک مجھکو جیسے اکسیر نہین — اتنو پیار سے تیری بن دلکو ہوتا دھیر نہین

ہاتھ ملین جراح کر سکین کچھ میرے تدبیر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین ٭

سودا ہے ہوگیا جا مین کہین یہ ہی تقدیر نہین — کہے ذیبی ناگر تیرے آگے تو مین ہو حقیر نہین
کہین ہیا ہے ہی تیرا روشنا ئے کہین بدن چیر نہین — نیارسی یون کہے مجھکو پائی بے پیر نہین

تری پائی ہے امیر پیار کے سمجھا کوئی میر نہین
تیر عشق کا لگا وہ تیر کہ کوئی تیر نہین

کالی کاکل ہر چھ عارض پر عشق دونو کیا پایا نکلہت — مارکو زلف اور رخ کو ہر دم شعلہ بنایا

نسبت ہی بیجا گرچہ ہووے پری شرار لکھوں ۔ دام ہما کا زلف کو رخ کو ہما اظہار لکھوں
اچھی نہیں ہے یہ بہی تشبیہ کیا طاہر شرار لکھوں ۔ سنبل تر میں زلف کو برگ سمن جبار لکھوں
یہ سب تری ہیں زمین کے انکو ہو گر کیون لاچار لکھوں
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھوں

کاکل کو میں کالی گھٹا اور رخ کو برق انار لکھوں ۔ گھٹا کی نسبت نہ ہنسی دون نہ برق سکار لکھوں
اوسکو ظلمات لکھوں رخ حیوان او سے ہے تار لکھوں ۔ وہ تو ہے خم نہیں اور روان رخ یہ زنہار لکھوں
کاکل کو میں لیل لکھوں عارض کے تئیں نہار لکھوں
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھوں

گر دستمیں ہیں لیل و نہار ہون کہان نسلک دلدار لکھوں ۔ اوسکو ریحان اور اسکو اسلئے لعل زار لکھوں
تشبیہ کیا اوس سے حیران ہیں دل اسے ہی کیا خار لکھوں ۔ رخ کو قرآن برہمن کا کاکل کو زنار لکھوں
انہیں جہگڑا ہے ہندو مسلمان سب کا کیا اسرار لکھوں
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھوں

رخ کو ہر دم شمع روشن کاکل کو دہواں دہار لکھوں ۔ یہ بہی غلط ہی اور تشبیہ اسکی اک بار لکھوں
اوسکو موج بحر لکھوں اوسی آئینہ بیدار لکھوں ۔ موج نہ الجہا آئینہ حیران یہ کیا اشعار لکھوں
زلف سویدا انبار سی رخ نور حق گلزار لکھوں
مار زلف کو اور رخ کو ہر دم شعلہ بار لکھوں

دیگر

تار و دا سے چلا نازنین دو زلفین لٹکا لٹکا ۔ لٹ کا عالم دکہایا جب اوسنی لٹکا لٹکا
دیکہہ تماشا اون زلفوں کا پہنسا دام میں کل عالم ۔ پیچ میں اوسکے پڑا ہے یارو یہ بالکل عالم
ایسا باندہا ہے کھینچے زلف میں بیچارہ ہی کل عالم ۔ اوسکے پہندے سے کہو اب کیونکر جائے کہل عالم
نشتر میں ہے سرشار نیکی گیسوے زہر کامل عالم ۔ ہوا دیوانہ دیکہہ کے اوسکی وہ لٹکا کا عالم
پہیر میں زلفوں کے پہرتا ہی کل جہان ہٹ کا بہٹکا

لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹ کا لٹکا

گدا اپنیا شاہ اولیا اور زلف دیکھے گردون
زلف معنبر دیکھکے عالم عاشق ہوگیا گوناگون
جسدم اوسنے بالی مروڑے لکھون افعی کا ہو خون

جہان ہے اوسکی ہر دو بین مست اور اوسکی لیلیٰ جنون
لام کہو نہین یا اوسکو ملا کی لام الف لکھون
سکے نہ سر کو سجدہ کیا طاقت کری کوئی جبون

کالی نے سر کو ٹکا جسدم اوسنے لٹ کو جھٹکا
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹ کا لٹکا

ہلا ہلا کر زلف دوتا کتنو نکے تئین حلال کیا
مشرق سی مغرب کو اوسنی عجب نیا غل کا حال کیا
جسدم اوسنی زلف بنا کر پھیرا یا لٹکایا بال کیا

مار مار کر صدہا کو حال بیحال کیا
اوسکی پیچ مین ڈالکر کتنون کو پامال کیا
کال بہی اوسکو دیکھکر ڈرا اور اپنا کال کیا

جھٹکایا جب زلف کو اوسنی کوئی سامنے نہین ٹہکا
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹ کا لٹکا

دونون جانب ڈھلکی اوپر لٹ لٹکی گھونگر والے
جھٹکا کر جب زلف صنم نی ادہر اودہر خم ڈالے
دیپی سنگ کے خیال رنگیلے اور صدا ہولی پہالی

گویا ماہ کی گرد گھرائی گھٹا کالی کالی
بیان کیا کیا گر زن بنائی عجب وہ قدرت کی جالی
سننے سے جسکے ہوتی ہر ایک شاعر کو خوشحالی

مطلب ہے توحید زلف مین اور معرفت کا کھٹکا
لٹ کا عالم دکھایا جب اوسنے لٹ کا لٹکا

دیگر

قہر ناز انداز عجب ہے غضب حسن کی دم دم
گرچہ حسن ہے تیرے کی صفت کوئی لاکہہ طرح کسی رقم
جا ہے تعجب ہے جلوہ تیرا جلوہ گر بنا صنم
ہاتھہ ملایک ملین حور حیرت کہا کہا کر چھوئین قدم

چالین جہل بل شاری ہین تیرے آفت ہیں ہر دم
کیا طاقت ہی جو اوسکی ہاتھہ مین تیری لوح و قلم
تیری نور سے ہوا کوہ طور مین وہ موسی بیدم
جن و بشر سب تیرے تابعداری کرتی ہر دم

سراپا تصویر کہینچی قدرت کی تیرے بنا قلم

چال میں چھل بل اشارے نہیں تیرے آفت سی کم

سر ترا ہی پر سر سبکا سردار تو ہی شاہ عالم — جسکے اوپر تاج کلغی اور چھتر جھکے جھم جھم
زلف مسلسل میں پیچ ہیں تیری یہ بال میں خم — گویا ناگنی ماہ پر آئیں چاٹنے کو شبنم
یا ہیں لف کو ابر کہوں یا لام الف ہو کر خم — یا ہیں اونکو کہوں ظلمات یا کہ جادو ستم

الکی لا کہوں طلسم ہیں زلفو نہیں تری تیری قسم
چال میں چھل بل اشارے نہیں تیری آفت سی کم

دیکھکے تیرا ماتھے کو فلک سپر آفتاب کیا ہی شرم — چمکیں جبیں سے کرن خورشید کی کانپی پھوکے بہم
صفت کروں ابرو کی تو شمشیر ہے شمشیر الم — یا وہ کمان ہے ہیں ملتان کے یا ہیں تیغ دودم
مژہ تیر پیکان ہے یا نشتر ہے یا برچھی بلم — اک پلکیں وہ کریں قتل عام کریں اک پلکیں رحم

تیری نظر گر پھرے تو پھر ہو جاوین قتل لاکھوں ستم
چال میں چھل بل اشاری نہیں تیری آفت سی کم

چہرہ گول آنول کے جیسے رشک قمر کو ہوے و غم — چشم وہ نرگس کنول سے کھلے ہیں گویا یا جام جم
دیکھکے بینی کی تیزی کو ہر اک کا ہوتا کیں قسم — غضب پہڑک ہے نتہنی کی نتہنوں کی کھینت کسوسی
رخسار و پیر چھٹا پسینا جیسے دو دریا کے اگم — بات بات میں دل لگی شیریں سخن او زبان نرم

ہر آن میں جان نکالی ادا عجائب حسن بکم
چال میں چھل بل اشاری نہیں تیرے آفت سی کم

اور جو کروں تعریف تیرے دندان کی ای دلجان ظلم — یا وہ گوہر ہیں بیش قیمت یعنی سرد کی قسم
دیکھو لب تیرا پان کی لالی لالو نکا رتبہ ہو کم — خال خفت سیر آنکھ کر عقد ثریا ہوا ختم
چاہ زنخدان دیکھکے تیری چاہ میں ڈوبا عالم — قد و قیامت تم جیسے سرو صحیح کو ہوا ہم

گلا صراحی و ہما و سینہ صاف آئینہ سا اتم
چال میں چھل بل اشارے نہیں تیری آفت سی کم

دست وہ نازک گول کلائی حنا ہتیلے مین ہی دم
ناخون وہ گویا ہلال اور مخملی ملایم شکم
دیکھہ جھلک قدمونکی تیری پیرو مین آنکر پڑا بام

دیکھہ وہ سرخی خون دل کی تنونکا ہو دم مین دم
ناف وہ ساغر کمر چیتے سی وہ زانونکے اور شکم
نثار سی کہے ہین عاشق تیری نام کا ہون ہمدم

نازکی سے ایڑی تلوے ہین تیرے یا آدم
چال مین چیل پل نثار ہے نہین تیرے قدت سی کم

حکم خدا سے جہانمین جو درویش خدائی کرتی ہین
فخر فقیرونکا ہی فکر اور ذکر الہی کرتی ہین
کوچہ جانان کے ململ کے خاک صفائی کرتی ہین

فقیر ہین وہ بادشاہی مین خدائی کرتے ہین
ملی ہین حق سی نہین پل بہر بہی جدائی کرتی ہین
زندہ کیا ہے جو مردونکی دوائی کرتے ہین

کیا کوئی اونکا کریگا وہ جو دلمین آئی کرتے ہین
فقیر ہین وہ باشاہی مین گدائی کرتے ہین

وہ سچے ہین فقیر جو کچھ نیک کمائی کرتی ہین
گر اوسکو کچھ کہو تو وہ اس دلمین سمائی کرتی ہین

قید جہا مین سے وہ اپنی آپ رہائی کرتی ہین
غم کہاتی ہین کسی سے نہین لڑائی کرتے ہین

کرین یاد رب کی اوس رب سے رسائی کرتے ہین
فقیر ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتے ہین

فقیر ہین لاطمع سدا مولا کی بڑائی کرتی ہین
ہین وہ بینا کار ہر جگہہ وہ بینائی کرتی ہین

بہلا کرتے ہین سبکی نہین برائی کرتے ہین
ایک نظر سے وہ مشکل دور بہلائی کرتے ہین

دیوانہ ہین سے اپنی دلکو شیدائی کرتے ہین
فقیر ہین وہ بادشاہی مین گدائی کرتے ہین

مین کو مار درویش معرفت کی کتائی کرتی ہین
بیٹھکر کی خانہ دل کے پاس جو دانائی کرتی ہین

ہر ایک بات سے وہ اپنی بات سوائی کرتی ہین
دیوانہ دلکو بنا دیوانہ ہوا [illegible] کرتی ہین

نثار سی کہی رہائی سے آگر سے حائی کرتے ہین

فقیر ہین وہ پادشاہی مین گدائی کرتے ہین

من کو مار کے فنا یا مردہ جب یہ تن آباد کیا
بستی کو سمجھے اوجاڑ صحرا و بن آباد کیا
لو مین شعلہ نور کے اپنا جلا کے مین آباد کیا

دیگر

پہن کے کفنی فقیرون نے تو کفن آباد کیا
مال خزانہ ترک کر فقر کا دہن آباد کیا
آہ سی اپنی مہر اور چرخ کہن آباد کیا

جیسے کہین ویرانہ سب مینی وہ وطن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرون نے تو کفن آباد کیا

گل کہا کہا گلبدن پہ مینی وہ گلشن آباد کیا
کہکے زبان سے وہ قم باذنی اپنا سخن آباد کیا

جس گلشن سے گلو لکا حسن چمن آباد کیا
جلایا مردہ حکم سے اوسکا کفن آباد کیا

جلتے جی جو مرا اوستے تو مردن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرون نے تو کفن آباد کیا

نعم کہا کہا اس دلبر سینے رنج و محن آباد کیا
تخت سلطنت چھوڑ خاک پر دہ آسن آباد کیا

دلوا اندین کو پڑھ کے دیوانہ بن آباد کیا
جس آسن سے اندر کا اندر آسن آباد کیا

ترک کیا دنیا کارستہ اور یہی چلن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرون نے تو کفن آباد کیا

اشک سے اپنی درویشون نے در عدن آباد کیا
جیسا عاشق بیٹھ رہی اوسی جا مسکن آباد کیا

عشق مین پیدا کیا غم نہین جس آباد کیا
کہہ دیے سنگ نام اپنا روشن آباد کیا

نیاز سی نے کرکے عشق عاشقی کا فن آباد کیا
پہن کے کفنی فقیرون نے تو کفن آباد کیا

تیر آہ کا تیر پوٹ گرد و نکو گیا لامکان تلک
ہوا عشق ہما کا زور جب بس چلین تو سبھی آہ کری
وہان جو دیکھا نور خدا کا وسی پاک نگاہ کرے

دیگر

بی ادبی اب بہت سے ہوئی کہو نہین کہان تلک
ساتون فلک کو چیر کر لامکان کی راہ کرے
اور جہان مین نہین پہر کسیکے مینے جاہ کرے

عاشق صادق نام میرا یہ روشن ہی کل جہان تلک
بی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہان تلک

عجب مزا پایا ہے ہمنی اپنی آہ سوزان کے بیچ
نہین وہ جلوہ ملک مین دیکھا اور نہ غلمانکی بیچ
حسن خدائی دکھائی دیتی ہے میرے جان کے بیچ
نہین مہر مین نہین وہ جھلک ماہ تابانکی بیچ

میری آہ روشن ہے ساتون زمین اور کل آسمان تلک
بی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہان تلک

اسی آہ سی عشق یہ پیدا ہوا اور عاشق نام ہوا
اسی آہ سی ہوا سخن مستانہ مست کلام ہوا
اسی آہ سے جہان مین سارے مین بد نام ہوا
اسی آہ سے وہ پیدا ہی وحدت کا جام ہوا

میرے آہ ہی لکھی دیکھ تو جان کر کلمہ قرآن تلک
بی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہان تلک

اسی آہ سی کفر توڑ کے کافر کو مارا ہمنی
اسی آہ سے پایا وہ دلمین جو پیارا ہمنی
اسی آہ سی کیا دشمن پارا پارا ہمنے
اسی آہ سی کر دیا فنا رنج سارا ہمنے

نیلا سی کہے جہان وہ حق ہے میرے آہ ہی ہان تلک
بی ادبی اب بہت سی ہوئی کہو نہین کہا تلک

دیگر

عاشق ہین ہمین چھیڑو چھیڑ کے پچھتاوگی تم
اگر ہمکو چھیڑوگی تو نکلے گی اس دلسے آتش آہ
کہان بھاگ کر بچوگی تم پھر کہین نہین پاوگی راہ
جسنی عاشق کو چھیڑا وہ نہین بچا آخر [illegible]
تمہین اجب نہین ہے عاشقونکو زور دکھلانا
اگر تم زور دکھلاؤ تو پھر مست گور دکھلانا
آہ سی گردون گر پڑیگا تو دب جاؤگی تم
آگ لگی گی وہ جس سے کل جہان جل جائیگا
حق اللہ یہ بات ہی اسکا ہی اللہ سی واہ
قسم خداکی بات یہ کل جہان نہین ہے آگاہ
جو ہو کے ناتوان اوسکو نہ زور و شور دکھلانا
جو بھاگی عشق کے میدان سے اوسکو گور دکھلانا

عاشق دلکو کبہی ستانی سے نہ چین پاوگے تم

آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاوگے تم

شب و روز ہم آپ مرتے ہیں ہجر غم کی مارے
ابھی آہ گر کرونگا تو برسینگے فلک سے انگارے
میری آہ سے ڈرتے ہیں اولیا پیر پیغمبر بھی سارے
ابھی گر آہ کروں تو کل جہان ہلینگے الٹ جاوے
یہ موسم سب الٹ جاوے آسمان زمین الٹ جاوے

ہمیں ستاتا تمہیں نہیں آتا ہے حجاب ہی میرے پیارے
کوئی بچیگا نہیں مر جاینگے کل بن سارے
اسکو ابھی نہیں بھرتا ہے جو سنتے ہیں آہ ہونگی نعرے
زمین اوپر ہوا اور یہ آسمان ہلیں الٹ جاوے
ہر اک دریا الٹ جاوے تو ان زمین الٹ جاوے

ہمکو تو آپ ہی جلتے ہیں مجھکو اور بھی جلاوگی تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاوگے تم

جھیڑا شمس تبریز کو وہ ملتان اب تلک جلتی ہے
اور چھیڑا سرمد کو دہلی ادہر اودہر جلتی ہے
میرے آہ سے شہر کی روشن آتش اب تک بلتی ہے
دکھلاوں دلسے ہر گھر یارب اپنی آہ سوزان کو
کروں خاک سیاہ اس آہ سے بستی و ویران کو

وہاں سے آتش دیکھو ابتک نہیں نکلتی ہے
عاشق صادق کی آگے ستم کی نہیں چلتی ہے
کافر کو وہ جلا دیتی ہے اور مجھکو جلتی ہے
شعر جلا ڈالوں ہزاروں کوس تک خشکی بیابان کو
قیامت آہ سے گردوں دکھاوں میں وہ طوفان کو

جھٹ جہاں گھر کروگے عاشق سے تو گھبراوگے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاوگے تم

جسنے عاشق کو چھیڑا پھر اوسکا گھر برباد ہوا
دوزخ اوسکو ملی اور وہ بہشت سے بیدر ہوا
صد ابھی عاشقوں کی ہی بھلا ہے وہ بھلا ہو سکے
اوسی کا نام روشن ہے جو الفت میں جلا ہوئے

گیا حشر کو نہیں وہ دنیا میں آباد ہوا
نام اوسکا جہان میں کافر اور جلاد ہوا
شعر ادا سے اوسکی پھر دل دیکھئے لے دل ادا ہوکے
لیے ہے شعر بھی شگفتہ اولیہ خدا ہوکے

نثار سے یہ کہے اگر کمال گفتہ گاوگے تم
آہ سے گردون گر پڑیگا تو دب جاوگے تم

باغ باغ ہوا ہے آج یہ باغ ارم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے

زلف سنبل دیکھ کر آیا سنبل چمن کے بیچ
بن گئے تیری [illegible] کا لے سر کی بیچ

پھولا ہی پھولا ہے وہ پیارا تیری بہن کے بیچ
قد پہ صدقے [illegible] سرو [illegible] گلشن کے بیچ

کرون [illegible] تصدق لالہ گل [illegible]
اور [illegible]

آگے جو مسکرا کے اور کری بات نور کے
تو ہو [illegible] کھلیں [illegible]

[illegible] قدم کی بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

رخسار کو دیکھ کے گل گلاب [illegible] کے بیچ
[illegible] سوسن [illegible] طوطی [illegible] کی بیچ

[illegible] آپ کی [illegible] کے بیچ
ڈوب گئی [illegible] دہشت کری [illegible] کی بیچ

فدا دل ہے گل رعنا پر اور ہر اک گل کا
شفق دکھایا [illegible] جام اوس گل کا

مجھ کو نہ [illegible] اور [illegible] عقل [illegible] تخیل کا
کھلیں [illegible] قمری کے کھا لے [illegible] بلبل کا

شاخ شاخ ہو ہری شجر کی لگے قلم ہر قلم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

نظر پڑی جو سبز گلستان کے تیری ہر سخن کے بیچ
چاک گریبان کیا غش کھا کی گری گل دہر کی بیچ

وہ ہی نزاکت آپ میں ہے کہاں جو ہے یاسمین کے بیچ
بن بن کے ستاتے ہیں [illegible] گلبن کے بیچ

ہوا ہے رحمان چمن کا دماغ تر بو سے
مہکنے لگی الفت کی وہ بجھ گلرو سے

صفت میں کس طرح تیرے کرون کون مونہہ سے
خار کی بات نہ تولی کری کبھی مونہہ سے

لگے جانے بلو میں تیری آگ تیرے شبنم کے بیچ
پھول پھول کے گر پڑے ہر اک پھول ہر قدم کے بیچ

مرحبا یاد دل ہرا ہوا ہے گلزاری گلبدن کی بیچ
خدا کا [illegible] تعلق نام نہیں رہا گل و نرگس وطن کے بیچ

جھک جھک کر سب کرتی الیان سجدہ تیرے چمن کے بیچ
کبھی دیکھی [illegible] خیال توحید معرفت سخن کے بیچ

کہینچا نقشہ میرے دلبر پہ میری صفائی کا
جیسی صورت آنکہونمیں اور ہے جلوہ الٰہی کا
کسیکو تاج بخشا اور کسیکو تخت شاہی کا
گدائی ہمکو دی جسمیں وہ یاد ہے خدائی کا

ستارہ سی کہی عضب چہلک ہی تیری قدم کی بیچ
پہول پہول سکے گر پڑی ہر ایک پہول پر قدم کی بیچ

دیگر

عشق ہے خانہ بیچ پر اس بیچ مین راحت ہے
لطف اوسکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے
عشق مین جے جانا ہمنے سمجہا جی جانا ہی
جانا جانان کے در پر جان بیچ کر جانا ہے
الفت مین رسوا ہوتا بس یہی اثر دیتا ہے
نادان کو دل دیا جسنے وہ عاشق دانا ہے

شعر

پہنسے جو عشق کے پہندے مین وہ دنیا سی نکل جاوے
مر کے بولی اونہونے خیالے سب گہر دگی بولی
ہمیں وہ خار دیتی ہیں جو گلشن مین ہین گل بوٹے
کہٹکتے ہین ہمیں دلبر وہ کانٹی لگ کی جو ٹولی

عشق کے بیمار ذلیل دشت عالم بیچ شاہت ہے
لطف اوسکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے

جگر جلانا عاشق کے حق مین یہ بہتر طاعت ہی
آتش غم سی اپنی ہہون پہر لگاوٹ ہی
تن کی عریانی کو سمجہے یہہ خوب سجاوٹ ہے
عشق مین بگڑی جی عاشق انہین کی بنی بناوٹ ہے

شعر

ہوا جو عشق مین مفلس وہی زردار ہوتا ہے
کٹائی سر جو الفت مین وہی سردار ہوتا ہی
جو دلکو چہین لے دلبر وہی دلدار ہوتا ہے
اور آنکہین بند کر دیکہے اوسی بیدار ہوتا ہے

زور اور ہے وہی عشق مین جو کہ ہوا نقاہت ہے
لطف اوسکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے

قید جہانسے چہوٹی ہی جو دام محبت مین پہنس جائے
لگے دوزخ کی آتش وہ جو عشق کی آتش مین دہس جائے
کسیکے بس مین کبہی نہو گر وہ دلبر دل مین بس جائے
کری اوسی رسائی کبہی جس گل کا رس جائے

شعر

محبت مین جو دل داغی ہی پیدا نہ ہوتا ہے
نفع ہوتا ہی اوسکو جو کہ زر الفت مین کہوتا ہے
وہ سنتا ہی صدا جو اوس صنم کی نغمہ مین رہتا ہے
ملائی تن کو مٹی مین تا اپنی من کو ہوتا ہے

مزا عشق کا بھی کبھی راحت ہے کبھی آفت ہی
لطف اوسکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہے

غم کھانا عاشق کے حق میں یہ نعمت سے بہتر ہے
اوسکو خوف نہیں کسیکا بھی جسکو اوس دلبر کا ڈر ہے
پڑھا ہے علم کا دفتر الف بے نہ ہم سیکھے ہی
فقط اس عشق کی مکتب میں ہم نام صنم سیکھے

شعر

ہر اک مکان ہے اوسیکا جسکا کہیں نہیں گھر ہی
اپنے آپکو جو پہچانے وہی اللہ اکبر ہے
نہ تختے ہاتھ سے پکڑے کچھ جو تا قلم سیکھے
سوا الفت کی اور ہم کچھ نہیں اپنی قسم سیکھے

دیہی سنگھ کبھی بنارسی کے سخن میں بڑا فصاحت ہے
لطف اوسکو ہو حاصل جسے عشق کی چاہت ہی

میں عاشق ہوں رنج و الم کا گر بے میرے پاس نہو
جینے سی الفت ہی سبکی سکے یار نا اپنا
اوسکی حشمت پاس میں سیکھے کھانا ہی غم کھانا اپنا
فرقت یار وہ کیا کیا مزہ ہی دکھاتی ہے
وصل ہوتا ہی تو وہ بات چلی جاتی ہے

شعر

مجھ مریض کو تو بہر الدم جینے کی آس نہو
ہجر ہے اپنا دوست اور دشمن ہے برا اپنا
جلنا ہی ہے کسیکی اوپر جے جانا اپنا
سفر اری ہے مری دلکو بہت بھاتی ہے
انتظار میں ہی طبیعت نہیں گھبراتی ہے

رنگ زرد نہیں ہوا اپنا اور چہرہ میرا اودا نہو
مجھ مریض کو تو بہر الدم جینے کی آس نہو

جو عاشق صادق ہیں اونکی زیست جانکاہ ہوتا ہے
خاک کے سونے سے بدتر بنا اور چاند سوتا ہے
اشک کی آنسو جو رخسار پر ڈھلکتے ہیں
پیوست دونوں ہیں اور دو جہاں کو تکتی ہیں

شعر

یہی خوشی ہے جو اوس دلبر کی یاد میں روتا ہے
وضو بھی بہتر ہمیں اسکو نسی منہ کا دہوتا ہے
تیری آنکھ میں جو ہر اک جھلکتی ہیں
دلکو دید کی ہیں اب پھر کب جھپکتے ہیں

جور و ظلم اور جفا میں اپنا دست ہوتی جو اس نہو
مجھ مریض کو تو بہر الدم جینے کی آس نہو

پیاس جاکے بجھتی ہی اس غم کی
کام نہیں کاشی سے بجھے نہیں
آتش عشق سی جگر جگر تر ہوتا ہے
اور بیخبری سے دل پر کبھی خبر ہوتا ہے

واقف ہوا ہوں تیں اپنی چاہ کی ذرا قریبی سے
اور یہ آرزو ہیں فریبی نہ مطلب جینے سے
زہر پیا ہے سی صنم کی یہ زہر ہوتا ہے
نفع ہی عشق میں بھی جو ضرر ہوتا ہے

گرچہ قتل نہیں ہو وہ بت ہم تو کام عشق کار نہو
مجھ مریض کو تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

ورد ہمارا دلبر ہے ہر وقت اسی سے یاری ہے
سولی پر منصور وہ انا الحق سدا پکارا ہے
عشق بازی میں اگر جان کی بازی ہو جائے
چاہیے ہم پر ہو جفا یا دغا بازی ہو جائے

سب پر دوستی بہی اپنی کچھ نہیں گلہ گذار ہے
جان گئی تو بلا سے نام تو اسکا جاری ہے
تو طبیعت پہ پیار خوب ہے راضی ہو جائے
رضا میں راضی ہیں اوسکی جو وہ راضی ہو جائے

بنارسی کہے اگرچہ میرا مرشد دہی داس نہو
مجھ مریض کو تو پھر اک دم جینے کی آس نہو

کہا ہے جیسی رنج ٹی گرچہ عاشق میر پاس نہو
عشق ہی میرا مکان اور بہت ہا
تیر مت کیا ہی لطف مرا اوسکی حق شیرین
سو گیا مجنوں ہم پر وہ قصے ہی
ہی کہاں تکلیف وہ ملو تین جو جیتے جی
رنج یہ کیا ہی عاشق وہ کرے جو جان نثار

تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پیر راس نہو
وہ نہیں عاشق کہ جسکے درد نہو دشنا میں
بستی میں نہیں گذر عاشق دیر ا میں
اسلئے جسکا نام روشن ہے سخن دانی میں
منس سدا منصور تو شرما گئی او سچا یہ داس
ہر قدم پر تیر ہوں پیر دیکھیں ہو وہ دکھ بلا

چوٹ تہ عاشق سہے اور اپنا خون پینے کی پیاس نہو
تو دنیا میں عاشقی عاشق کی پیر راس نہو

دم بھر کا ہی رنج اور پھر جنت ہی قیامت تک پایا
اوٹھائی سر پر الم تو دیکھی لطف اسمیں کیا کیا

رنج یہی کہتا ہی جو عاشق پکا ہو تو ادہر کو آ
سر کو کاٹ کی سرمدنے جو وقت ہتیلی پر رکہا
کر دیا تختہ تباہ دہلی کا اب اوڑتی ہے دہول
دیکھیے اب گل کہلتا نہین وہ کب آئینگے پہول

ظالم سی مطلق نہ ڈرا ور جوٹ نہ اپنی لبین کہا
او سلیقت سی نام مطلق نہ بادشاہ کا رکہا
کیا خطا سرمد کی تہی تہی شاہ کی مطلق بہول
گر کرے یہہ عرض عاشق تو خدا کو ہو قبول

رنج نی یہ فرمایا عاشق کو میرا کچہہ پاس ہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پہر راس ہو

آہ ریسے جر جائین نہین گہبراتین جو عاشق ہین پکے
کبہی نکلین پہانسے گر وہ لاکہہ وجہہ کے دی رکہے
جیسے جواری جو ردہار کے ہو جائین ہین بہوچکے
شعر
عشق مین بازی ہی سر کی کام دولت کا نہین
جسنے اپنا سر نہ بیچا کچہہ مزا چکہا نہین

مسیتہ سامنی کرین دلبر جو جوت مار کے
در یار کو چہوڑ نہین جائین وہ کعبہ اور کی
تو بہی اپنی زبان سی کہا کرین وہی تو چلی
رنج سے بہتر کہیل سمجہے اور کوئی دیکہا نہین
عاشقون کے جلتے ہی جی تن بدن کہا نہین

لاکہہ طرح کی صدمون ہین گر درست ہوش و حواس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پہر راس نہو

عاشقین گر مجائین گور سے گل ہو کر کی نکلتے ہین
روشن ہوون گل عالم مین کہی عشق مین جلتے ہین
دیکھی کی سخن شاعر ایک ہاتہ کو ملتی ہین
شعر
یہہ کلام معرفت ہی رنج سے راحت ملے
غم اگر کہالی تو اوسکو روز پہر نعمت ملے

عجب ہین عاشق مرگ کے بعد بہی لیتی ہین
او نہین دیکہے جو بہت ہون تو وہ بہی نکلتی ہین
یار نظر سے واہ واہ کرین بہت جو جتتی ہین
جو کہ ڈوبا چاہ مین تو پہر اوسی جا ہت ملے
دیدار اوس دلبر کا جیتے جی او تا قیامت ملے

رنج یہ بولا نیاز سے گر تو میرا داس نہو
تو دنیا مین عاشقی عاشق کی پہر راس نہو

خدا تو گر ہی عشق تو مین عاشق ہون سر نورانی کا دیکہا | شان جو تو ہی تو مین تیرا ہون تجہے لاثانی کا

اگر تو راز نہان ہے تو مین شیدہ اس تمنا کا ہون — تو ہی گلشن ہے تو مین بھی غنچہ ہون اوس گلشن مین ہون
تو ہی چاہ ہے تو مین بھی ڈوبا پیارے چاہ ذقن مین ہون — بھلا تو تو ہی تو مین بھی ہا ہر دم آ سے لگتے ہون

تیری ہی تصویر مجھے کھینچے ہے یہ رتبہ مانی کا
شان جو تو ہے تو مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا

تو ہی کیا تو میرا بھی دل صاف مثل آئینہ ہے — جان جو ہوتا تو میرا تیرے ہاتھ مین جینا ہے
اگر تو دانشور ہے تو دل میرا دانا بینا ہے — بلند ہے تو تو میرا تیرے بام پر زینہ ہے

تو ہے موج دریا تو مین بھی ہون وہ بلبلہ پانی کا
شان جو تو ہی تو مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا

تو ہی خدا تو مین بھی ہے سچے خدا نہین مجھے جانتی ہون — نہ غیبت جو تو ہی تو مین ثابت اپنی ایمانی ہون
تو ہی ستار دوم تو مین بھی ستار ابد ہر اک آن سے ہون — تو ہی تصور تو مین بھی پورا اپنی دھیان سے ہون

تو ہی لباس تنگ شوق ہے مجھے تن عریانی کا
شان جو تو ہے تو مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا

تو ہی ایک مجھا دوسرا اور جہان مین کونسا ہے — کلمہ تو ہے تو میری سوا قران مین کونسا ہے
دیہی سنگہ کبھی بغیر تیرے پیر بجا نہین کونسا ہے — ناتوانی مین اور طاقت توان مین کونسا ہے

یہی سخن ہے ورد عاشق بنارسی حقانی کا
شان جو تو ہے مین تیلا ہون تجھہ لاثانی کا

شعر

کہین کسی نے دیکھا عالم مین کل ہمہ تن تو ہین — کہین یہ گل ہین کہین یہ عاشق بلبل ہمہ تن تو ہین
کہین انا الحق ہین کہین منصور کہین یہ دار ہین ہم — کہین یہ سرمد کہین سر لینے کو تلوار ہین ہم
کہین شمس تبریز کہین خورشید کی ہار ہین ہم — کہین ایک ہین کہین یہ دیکھو بے شمار ہین ہم

کہین بنے خاموش کسی جا پہ شور و غل ہمہ تن تو ہین
کہین یہ گل ہین کہین یہ عاشق بلبل ہمہ تن تو ہین

کبھی حکیم ہیں یہ شرع کہیں نے ہیں تو ہمیں ہیں — کہیں ہے پیاسے کہیں یہ بالی بھی ہوئے ہمیں تو ہیں
کہیں یہ آتش و آب ہیں کہیں یہ پیر کے بھوکے ہمیں تو ہیں — کہیں یہ تیرے کہیں یہ باشر تو لی ہمیں تو ہیں

کہیں ہیں مخمور کیسی جا یہ ساقی کی ہمیں تو ہیں
کہیں یہ گل ہیں کہیں یہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کہیں یہ سید نبی کہیں یہ خدا خدا کا نور ہیں ہم — کہیں یہ سنگ ہیں کہیں جلوہ اور کہیں کوہ طور ہیں ہم
کہیں کسی کے پاس ہیں اور کہیں کسی سے دور ہیں ہم — کہیں ملا آپ کہیں یہ ستان اور حور ہیں ہم

کہیں نبی ہیں شتابی کہیں ہیں اور سر حجر کا کل ہمیں ہیں
کہیں یہ گل ہیں کہیں یہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

کہیں بادشاہ ہیں کہیں یہ اگر علی فقیر ہیں ہم — مرید بھی ہیں کہیں اور کہیں یہ پیر ہیں ہم
کہیں نشانہ بنی کہیں یہ کمان کی تیر ہیں ہم — کہیں شمع ہیں کہیں یہ پروانہ گلگیر ہیں ہم

نیاز سی کبھی مجھے اگر دیکھو تم بالکل ہمیں تو ہیں
کہیں یہ گل ہیں کہیں یہ عاشق بلبل ہمیں تو ہیں

اے گل تیری الفت میں گلزار بھی ہے اور خار بھی ہے — بڑا لطف ہی عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے
کبھی نظارہ ابرو کا ہے اور کبھی تلوار بھی ہے — کبھی وصل کا ہم سے اقرار بھی ہے انکار بھی ہے
کبھی گالیاں جھڑکی ہیں اور کبھی شیریں گفتار بھی ہے — کبھی خزاں ہے کبھی گلشن ہے باغ و بہار بھی ہے

بولا یہ منصور دار میں دار بھی ہے دیدار بھی ہے
بڑا لطف ہی عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی طوق گردن میں پڑا اور کبھی یونکا بھی ہے — کبھی سر بسر بدن ہے کبھی تن پر سنگار بھی ہے
کبھی سیر صحرا کی ہی اور کبھی کوچہ بازار بھی ہے — کبھی ہے راحت کبھی رنجیدہ دل بیمار بھی ہے

کہا لیلی سی مجنوں نے اب صلح بھی ہے تکرار بھی ہے
بڑا لطف ہی عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی خوف دل لگی کبھی رونا ہنسکو لگتا بھی ہے   کبھی نظر کا چھپانا کبھی نگاہ چار بھی ہے
کبھی بکھے سی لگی کبھی وہ گریا و زار بھی ہے   کبھی جلالی کبھی اک اداسی و ڈھلنا بھی ہے

کبھی کرے عیاری وہ اور کبھی وہ بنتا یار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

کبھی تو خم ہو سینہ میں جگر کے کبھی پار خنجر بھی ہے   کبھی کرے جوش کبھی وہ گریا دل بیقرار بھی ہے
کبھی نگہ ہے کبھی میرا وہ شوخ ستمگر یار بھی ہے   سو چاہی سو کری اب ہی دل کا اختیار بھی ہے

نیار سی کبھی تیکھی بری وہ تو نکلا اوسے اختیار بھی ہے
بڑا لطف ہے عشق میں مار بھی ہے اور پیار بھی ہے

زلف کو تیرے مار کہی تو مار مارے کہو ڈسوں   سنبل پیچان کہی تو پیچ میں اوسکو لاؤں
قدسی سرو کی نسبت دے تو کہو کہ اسکا گھر کو گھٹاؤں   اگر صنوبر کہی تو چمن سے ابھی اوکھاڑ پھینکوں
بجا لسے نسبت جو فیل کے لاتی آگے اسکا قد کو بڑھاوں   نرگس مرجائے تو دست سے ابھی اوکھاڑ ڈالوں

کاکل کو گر دام کہے تو جال میں اوسکو الجھاؤں
سنبل پیچان کہی تو چمن میں اوسکو لاؤں

چشم سے تیری نرگس کہی تو انکھ اوسکی پھوڑ ڈالوں   زندان گوہر کہی تو دانت ستمگر سکی توڑ دوں
دہن کو غنچہ کہی تو اوسکی منہ کو بگاڑ ڈالوں   بجا کی نسبت دے تو جان ہو اوسکی چھوڑ دوں

اگر تیری کاکل الجھے تو کنگھو سے اوسکو سلجھاؤں
سنبل پیچان کہی تو پیچ میں اوسکو لاؤں

ذقن کو تیری چاہ کہی تو کنوی میں اوسکو ڈباوں   پیشانی کو کہی خورشید تو خوب اوسکو گہنا دوں
گلی کو مینا کہی تو گردن اوسکی یہاں کاٹ دوں   بینی کو گر الف کوئی لکھی تو اوسی پہلا دوں

گیسو کو کہے گھٹا تو اوسکا گھٹا کی رستہ میں آؤں
سنبل پیچان کہے تو چمن میں اوسکو لاؤں

دہانکو تیری کہی ہر گل غنچہ کی زبان نکلا تو ہمین — ہلال ابرو کہی اوسکی نکڑا ہی گرد الوت ہین
سینہ کو کہی آئینہ تو اوسی بیٹھے رہیں باور ہنین — کمر کو تیری اگر مو کہی تو اوسی چھپا لو کہین

نیار سی کہی تیری بال کی کہیت ہی نسبت سن پاولن
سنبل ریحان کہی تو سمجھیں ہین اوسکو لاؤن

قران کی آیتین ہم اوسکی رخ زیبا سے لکھتے ہین — لاجواب اوسکو ہم اپنی اصحاب سے لکھتے ہین
الف کو ہم تیری لکھتے ہین قد کی کیسی لکھتی ہین — بسم اللہ کو چھوڑ صفت اوسکی ابرو کی لکھتے ہین
لام کچھ ہین کلام جہاں اوسکی گیسو کی لکھتے ہین — ہین کو کمر کی الگ کہی ہم اوس دہن کی لکھتے ہین

نے کو تیری کسر تین جیلین ولکی کتاب سے لکھتے ہین
لاجواب اوسکو ہم اپنی اصحاب سے لکھتے ہین

تلکو تلکو الگ الگ ہم اوسکی رخ خالکو لکھتے ہین — ہر ایک اسم سی بہتر اوسکی ہر ایک بال کو لکھتے ہین
سکو لی کہی ش ج ح خ کو ال وذکو لکھتے ہین — ہم اونکو کہی سوال صرف اوسکی جوابکو لکھتے ہین

عربی فارسی ہندی نثر کی سب کتاب سے لکھتے ہین
لاجواب اوسکو ہم اپنے اصحاب سے لکھتے ہین

کل کلام اللہ ہم اوسکی سارے خط کو لکھتے ہین — اور معنی قران کے اوسکی الفت کو لکھتے ہین
زیر زبر سے زبردست اوسکی قامت کو لکھتے ہین — پیش سے بہتر پیشانی اوسکی قسمت کو لکھتے ہین

رخ سے روشن اعلی ہم اوسکا آفتاب سے لکھتے ہین
لاجواب اوسکو ہم اپنے اصحاب سے لکھتے ہین

کلمہ سے بڑھکر اپنی دلبر کی بات کو لکھتے ہین — مسلمان ہندو سے اعلی اوسکی ذات کو لکھتے ہین
وہ سلیقے نادان جو اوسکی تعداد کو لکھتے ہین — دیبی سنگ دلبر اوسکی ہر کرامات کو لکھتے ہین

فارسی تو حساب اوسکا بحساب سے لکھتے ہین
لاجواب اوسکو ہم اپنے اصحاب سے لکھتے ہین

دیگر

دنیا میں لاکھوں ہی ہنستے کو ہمیں دیکھا بہالا ہے — پر جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتھ نرالا ہے
کوئی بدن پر خاک ملی اور سیلی کفنی ڈالے ہی — کوئی رنگا لی تسبیح کو اپنا بھیس سجالی ہے
کوئی سوت ہو کے بیٹھے تھے تبھی سے تو جاری ہے — کوئی پھاڑا لی کان کو بیٹھے مدہ کی پیالے ہے

کسیتے لمبا تلک دیا اور پہنے تلسی مالا ہے
پر جو دیکھا تو عاشقوں کا پنتھ نرالا ہے

کوئی رات دن کھڑے ہی ہیں اور کوئی ٹھہر اونگھا ہیں — کسکو دیکھا تو وہ بیٹھے اور دھیان لگائی ہیں
کسیتے اپنی بدن کو داغا تن پر چھالی کہائی ہیں — کسیتے اپنی سیس پر لمبی کیس بڑھائی ہیں

کسیکی تن پر چیر نہیں اور کوئی اوڑھے مرگ چھالا ہے
پھر جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتھ نرالا ہے

کوئی سیوڑا بنا اور کوئی کہتے ہم تو ڈنڈی ہیں — کوئی تپسیا کرتا اور کوئی بنی بن کھنڈی ہیں
کسیکی مٹھ پر سر بیچا اور کوئی کہیں پھنگی جھنڈا ہیں — بنا عشق کے ہوئے جو فقیر وہ پاکھنڈی ہیں

کسینے مسجد بنوائی اور کوئی نے رچا شوالا ہے
پر جو دیکھا تو کچھ عاشقوں کا پنتھ نرالا ہے

کوئی کہتے ہم جتی ہیں اور کوئی بنا جگت گرو کہلائی — بنا عشق کے کسیکی تو نہیں مکت ملی لاگی
بنا رسی ہوئے عشق میں جیسے جی کا پاتا لاگی — دوئی نہ مطلق رہی اور دگدہا ہم سنگ بھاگی

رام کشن کا سجن یہی سمجھو تم سب پر بالا ہے
پر جو دیکھا تو عاشقوں کا پنتھ نرالا ہے

کسو کچھ جانان کی دلبر گر ذرا کسکو ہوا لگی — رہا نہ ہم جان نہ اوسکو تا بہ عمر تک دوا لگی
ادا ہوا اچھی جان جسکو پیارے تیری ادا لگی — گدا ہوا وہ عشق کی جسکے دلبر گدا لگی
سدا انا الحق کہوں بانسے مجھے یہ پیارے صدا لگی — خودی مٹ گئی خدا لی ہو ... آپ خود الگی

ہجو عشق کی جسکی دلبر ذرا لگی یا ہوا لگی

رہا نہیں جان نہ اوسکو تابہ سحر تک دوا لگی

جلا کے دیا ہے کسکو خاک یا پتری ادھی ایک تل ہما لگی
لگا کے کیونکر زخم جگر پہ چلی عشق کی سنا لگی
دلا دیا اپنا دیدہ صحبت تجھ سے اسی قرا لگی
ملا خاک میں خاک سے تجھکو اسکا ملا لگی

عشق کی بیماری تجھکو اور کوئی دوا نہ تیر کی لگی
رہا نہیں جان نہ اوسکو تابہ سحر تک دوا لگی

بلا کے دو شربت عشق کے جسکی چھپ بلا لگی
خاک کرون تلوی تیر کے مجھکو یہ چاہ تیر بلا لگی
بہلا ہوا کیونکر وہ جسکو تیغ عشق کی بہلا لگی
پہلا لا اسکا ان چال قدم میں ہمیشہ چھپا لگی

تو ہی شمع میں پروانہ مجھکو تو تیری وہ لوا لگی
رہا نہیں جان نہ اوسکو تابہ سحر تک دوا لگی

اٹھا ہی دیا عشق کا کہو اسکی کسکو ہوا لگی
کہا چند ہی سنگر نی وہ نہیں عشق کی پکر کہا
سہا جفا نہیں دہ شدہ یا ہر گز اسکی تہا لگی
چہا دوا کے نہیں جو شاعر اوہ نہیں پا چہا لگی

سنا رہی کو سوا عشق کے اور بات نہیں روا لگی
رہا نہیں جان نہ اوسکو تابہ سحر تک دوا لگی

بحر خفیف

تو جسم جان اور جان نہیں جانا
اور کون ہیچ کا پڑا نہ تجھپر ہے
پہر کیون نہیں کہتا خدا جو ہے تو
تو اپنی آپکو دیکھ تو مت منہ
کمینے تجھکو باندہا ہی جو بندہ
ہی عیش یہ بدبو سے تو گندہ

گر تو ہی میں جسم نہیں جانا
پہر کیون نہیں کہتا خدا جو ہے تو

یہ تیرا پاؤں اور سر ہی نہیں کچھ تو ہے
جن دیو پر سکے ہی نہیں کچھ تو ہے
للہ اور پر شناہ نہیں کچھ تو ہے
اور حرام ہی کی سواہ نہیں کچھ تو ہے
سلیمہ اور بانو سر ہی نہیں کچھ تو ہے
تو اپنی پیچ میں آپ ہی آپ سما
منہ زبان چشم و الہ نہیں کچھ تو ہے
مسجد ہی نہیں تو بنا نہ ہی بتخانہ
تجا عورت اور سر ہی نہیں کچھ تو
پہر کیون نہیں کہتا خدا جو ہے تو
کعبہ قبلہ درگاہ نہیں کچھ تو ہے
پہر کیون نہیں کہتا خدا جو ہے تو

غصہ بیر اور پریشانی بھی تو تھیں سے
اس غم کی فراوانی بھی تو تھیں سے
اب بھی عشق کی یہاں ہے تجھے پر بولی
عشق کری بھی لگا اپنا تانی

آتش ہو کے گل فی بھی تو تھیں سے
بیمار سی کا سمجھ سمجھ [illegible]
وہ آتش اور تن بھی سر جلا دیکھو
میں مضمون تو نکالی وہ بھی دکھلائی

ارواح اور عقلانی بھی تو تھیں سے
پھر سوں ہیں کہا خدا جو تو
شمع عشق پر مٹی لگا تو [illegible]
اور لوگ بچا دیں تالی سنو کہا

تھیں وہ کی تھی سو تجھی دکھا دو بولی | وہ آتش اور تن بہ سر جلا دو

غم کی کلال ہے کیسی ہو اور لڑائی
جو بولی تھی سو بولی ہی سے بہائی
جس وقت وہ آباد میں عشق رنگیلا
تب ہی دو سو تن سے کر دیا یہ گیلا
دل تڑپ تڑپ اپنا نازو کہا کے
پر عشق نہ اسکی مطلق بسی ستا لے
تہک گئی عشق کو کبیر کا لی
کبھی بنا سی ہم عشق میں ہیں بنگالی
ساقیا ملا ساغر دیدار وصل کا
اور جام تو ابھی دید کا مجھی پلا دو کے

اب سو اخد کے کچھ تھیں یاد دکھلا
شاباش عشق کی خوب لگا دی
تھا چہرہ کا رنگ لال سو سبز ہوا
حضرت عشق نے مجھے کہا دیو
وہ عشق نہ ابھی کچھ خاطر میں لائے
لو سنو دو سو تھیں بتا دی ہو
جسکو دیکھا وہ آئے ڈھول بجائے
جو حق اللہ تھی عینی لگا دو بولی
وحدت ہو جسمیں بہر وصل تجھے گل
دلسے دل اپنے جگر سی جگر ملا دو

[illegible]
وہ آتش اور تن [illegible]
اور چاہے جو کہا وہ جو [illegible]
وہ آتش اور تن [illegible]
دل آہ آہ کر سو رو سو [illegible]
وہ آتش اور تن [illegible]
کوئی سر سر دے آگ [illegible]
وہ آتش اور تن [illegible]
اب ہی محبت اگر تجھی پلا دو
دیدار کی دار تو تجھی [illegible]

غل ہو گلشن میں مجھی شور قلقل کا | وحدت ہو جسمیں بہر وصل تجھے گل کا

شوق شراب کا بھر کے پیمانہ لا
گلشن میں گلابی رنگ تو شاہانہ لا
ہیں تجھی پلا دن تو تجھی پلا دے
وہ بات ہو جسکی بات نکلی پانی
شیشہ [illegible] بھر دو تو سبز انگور کی

عشق کی صراحی ہاتھ میں آجانا
معلوم حال ہو نشہ میں عالم کل کا
جب لطف عشق کا خود بخود آوے
قدرت کا قرابہ سبز کے جام میں دکھا
اسکی کہ ہو کے دل کی دور کدوری

مے پلا مجھی وصل [illegible] کا
وحدت ہو جسمیں بہر وصل تجھے گل کا
[illegible] ان وہی بھی [illegible]
وحدت ہو جسمیں بہر وصل تجھے گل
وہ جلوہ اپنا دکھا دے مجھکو [illegible]

[illegible] والگی [illegible]
چشمی [illegible] رنگ گلابی گل کا
ایسی [illegible] سمجھ [illegible]

ہی پنکی چمکتا ہی یہ دل بلبل کا
انکھو نکو سیکھ کے کام نہیں کچھ دل کا
چشمونسی زیادہ کوئی [illegible]

وحدت میں جو [illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] انکھو [illegible] گل کا
انکھو نکو سیکھنے کام نہیں کچھ دل کا

[illegible] میں [illegible]
رو رو [illegible]
یاد دام [illegible]
[illegible] ندی نالی [illegible]
او وصد [illegible] عالم [illegible]
[illegible]
چلے [illegible]
اور علت تسبیح کی [illegible] گلالی

ہم یہ شکی [illegible]
[illegible] قلقل کا
دیکھا ہی یہ [illegible] متوالی [illegible]
جب جا ہی [illegible]
اس زیادہ [illegible] دل [illegible]
ہی [illegible] عاشق صادق بلبل کا
لامکان سمجھ کے یار کی گلیاں
[illegible] صورت [illegible]

سمجھے [illegible]
انکھو نکو سیکھنے کام نہیں کچھ
[illegible] عشق [illegible]
انکھو نکو سیکھنے کام [illegible]
[illegible]
انکھو نکو سیکھنے کام نہیں کچھ [illegible]
آسمان [illegible]
حضرت [illegible]

منصور چاکر اپنی جان گنوائی
[illegible]

دیدار [illegible]
لامکان سمجھ کے یار کی گلیاں

[illegible] سمجھ [illegible] کہایا
[illegible] اپنا دل گہرایا

راحت کو سمجھ کی [illegible]
[illegible] سمجھ کی [illegible]

[illegible] کو سمجھ [illegible]
[illegible] اپنا ہی آیا

[illegible] سبھی گلیاں
لامکان سمجھ کی یہ یار کی گلیاں

کعبہ کو سمجھ [illegible] بتخانہ [illegible]
[illegible]

بستی کو سمجھ [illegible] ویرانہ [illegible]
زندگی سمجھ لی اپنا ہی جانا [illegible]

[illegible]
وحدت کو سمجھ [illegible]

[illegible]
لامکان سمجھ کی یہ یار کی گلیاں

[illegible] لگی [illegible] درد کی
[illegible] سمجھ یہ ہوش [illegible]
سمجھے [illegible]

[illegible]
اگر سایہ کی چاہ ملی [illegible] تہہ ڈھیر ہوئے
کبھی نشاں سی ہی چھپا عشق [illegible]

[illegible]
لال [illegible] سکے پھر یار کی گلیاں

[illegible] آیا
تجا سر ہی نہیں [illegible] تو آیا
[illegible] پھر وہیں [illegible] دیکھا
کعبہ قبلہ مکہ مسجد ڈھونڈا پایا
[illegible] بہت ہیں ہم [illegible] سکھایا
کاشی ٹھہرا بہت لوں [illegible] پایا

بجا جا گنگا سا گر سندھ نہایا
نہیں تجھی پایا اور کہیں تو دیکھا
میں پھر عشق میں [illegible]
جہاں یاد ہی پھر ہیں وہیں تجھے دیکھا

جنگل میں بسا اور پہاڑ میں بھی چھانا
جو جو کچھ جتنے کہا وہ سبھی مانا
نہیں [illegible] دیکھا ہی پانا
کو کو پھر در در کا ہوا لوٹا
کوئی [illegible] کہتا کوئی مستانا
نہیں پایا پیار تیرا کہیں بھٹکانا

جو [illegible] میں تجھے [illegible] تو دیکھا
جہاں یاد ہی تیری وہیں تو دیکھا

سر پٹک پٹک کر ہار کے پھر ہارا
[illegible] دیکھ کے ہارا
اور آہ آہ کر کر کے بہت پکارا
گھر بار تجا عالم سے کیا کنارا
دیکھا دیوانہ پھرا اور [illegible]
جیسے کچھ گذری دنیا سے [illegible]

[illegible] یاد ہیں تو دیکھا
جہاں یاد ہی تیری رہیں وہیں دیکھا

[illegible] گلشن اور گل پالا
[illegible] تو اور [illegible]
ہے خبر [illegible]
[illegible] کا کام [illegible]
دیکھا تپا تپا اور ڈال ڈالا
اک عرض [illegible] سنو سندر کی لالا

تجھے دلبر عاشق ہوں [illegible] تو دیکھا
جہاں یاد ہی پھر وہیں ہیں [illegible] دیکھا

ہم پہ عشق میں یار بہت [illegible]
پھر پایا [illegible] تمام [illegible]
اب [illegible] تو ہمیں [illegible]
کبھی [illegible] نہیں [illegible]
کبھی بار گیا سر عشق میں [illegible]
دل [illegible] نکل گئی [illegible]

کبھی [illegible] تو [illegible]
اب [illegible] تو ہمیں کبھی ہٹ کے

[illegible]
نہیں [illegible] کھٹ کے
جو وقت تیرے وہ لطف نہ گئی لٹ کے
تن [illegible] اٹ کے
دیکھا جو تجھی آن گیا چھا [illegible]
کوئی ادھر [illegible] ادھر [illegible]
سولی پہ [illegible] منصور [illegible]
اب [illegible] تو ہمیں ہٹ [illegible]
گر دیکھا [illegible] تو سر [illegible]

جب عشق کا زنجیر نہ ٹوٹا تو وہ گھر سے نکلے جب کھولی تلوار کے پار بیٹھ کی ہیں کو وہی ننگ ہر [illegible]	عاشق مجنت [illegible] کہاں [illegible] دیکھیں یار دیدار وہ پیتی ہوش سے کبھی بنارسی ہم عاشق نا کہیں تک کے	[illegible] [illegible] اب [illegible]

جستجو سے انسان بھی ہے جگر جلتا ہے
جب دل کی اوپر غم کی گھٹا گھر آئے
رم جھم رم جھم نینوں نے جھڑی سی برسائی

برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے
دلبر نے بدلی نگاہ وہ بدلی چھائے
اصل کیا جگر کچھ ذرا پیش نہیں پائی

ہے جل میرا نینوں سے نیر جلتا ہے
برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے

اب آہ کا نالہ جلا جگر سے بہہ کے
کبھی پٹ پٹ پیٹے نین جگر رہ رہ کے

وہ عشق کی آتش دن دونی لہکے
دل خاکسار ہو گیا عشق میں دہ کے

ایسی بارش میں کون نیر جلتا ہے
برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے

الفت کے آنسو گرے جو چشم تر سے
بجلی کی بجلی پیلے پریم جل برسے

لگی آگ انتظار کی میرا دل تر سے
دل اور بھی دونا جلے گھر دلبر سے

اس بارش میں کوئی بیر لا تر جلتا ہے
برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے

گر کھیت آگ لگ جائے بجھے پانی سے
کوئی ایسی کہو برسات میٹھی باتی سے

پانی میں لگی پھر بجھی کوئی گیانی سے
کبھی خیال دیجی سنگھ اپنی دل جانی سے

کبھی بنارسی پانی میں گھر جلتا ہے
برسات میں بھی عاشقوں کا گھر جلتا ہے

سرشتہ ہارم بیری بید میں لکھا ہی سنیاس کا دھرم
کیا کوئی جانے پنڈت کی سنیاسی کا کون ہے کرم

دہرت کرین تو بھی نہین بیناگی کرت تم کیا بتیا — سو درین تو سندرا نہین آگے جاگین تو سو جاگین
جلدی کرین تو دہرم سے گئے اور پاپ لگے تو پہی بہاگین — تب لوک کے داتا ہین پہر کہون چھپا گہر گہر مانگین

اونکے گت وہی جانین نہین سکے کسکو جتا ہم
کیا کوئی جانین پنڈت کی سنیاسی کا کون ہے کرم

سوت ہی پہر لو لین سب سرتا کرین اور سب کہا دین — اسی وہی ہوئی بات چلین جب جاتین وہ آئی ہی جا دین
پیٹ ہی نہین انکو اچہرا اور سنکٹ سے ستر فدا لگا دین — انکہہ ہوند دیکہین سکو پیر آپ در ... ہین

وہ کیا وہ دیکہین سگے اونکو جنکی درشٹی ہین لگا ہی چرم
کیا کوئی جانے پنڈت کی سنیاسی کا کون ہے کرم

جوگ کیا کبہی وہ کہہ کرین اور بہوگ کبہی سادہو ہین جوگ — سوگ کبہی وہ ہرک کرین اور روگ کبہی ... ہین ...
بہوگ ہین سنجوگ کرین سنجوگ کبہی رہے بنا بہوگ — لوک سکہے پہر لوک سدہارین اسکو سمجہین کیا ...

جنکی ہابا سے یہ تھی پر ساب رہا ہے سبکو بہرم
کیا کوئی جانے پنڈت کی سنیاسی کا کون ہے کرم

دیہہ کبہی وہ رہین یہ بہی پاپین رہین ہین ہنر پایا — دیہی سنگہ یون کہ اونکا پار کسینے نہین پایا
چار بید کہٹ شاستر اٹہارہ پران لگا یون ہی گایا — سرب دہرم پڑا دہرم سنیاسی کہکر سمجہین بہایا

سنیاسی تینون گت ہین رہت نہ سمجہے دہرم ادہرم
کیا کوئی جانے پنڈت کی سنیاسی کا کون ہے کرم

دیہہ دکہیا چہوٹ اتما رام کو جب سے پہچانا — سنسار مین سنسار ہوگئے چہپا آنا جانا
انگ انگ سرو پہات کچہ نہین دیہہ سی کام میرا — شریر تو ہی جڑ و سنتو جیتن آتما نام میرا
رسستی اگنی اکاش ... سے سب شریر دہام میرا — ... اپنے ... اور دیت روپ ... رام

کہا کرم کو بتا کسکے سمجہے ست آتما کو مانا
سنسار مین سنسار ہوگئے چہپا آنا جانا

جیو برم ایک ہی سروپ ہے ہر نت ہی گیان کا بھید
تر گن سے جو رہت ہیں ان کی کون بدہی کون نکھید
اگیان تو جیو ہی اور گیانی ہی تہا برم ابھید
جو چاہیں سو کرین ان ہدایت کی گتھا گیتا بید

چاہی وہ بولیں چاہے ہیں ہنسیں اور چاہیں لگیں گانے گانا
نرا کار ہیں نرا کار ہوئے چھٹا آنا جانا

جس ترنگ ہی ایک نام ہیں واکو ایک ہی جانو
جیو برم ہیں بھید نہیں ہے بید پاک سچ کہانو
اسی طرح سے اپنی جیو کو پار برم کر پہچانو
دوئی بہاؤ وہ چھوٹ رہو اور دوئیت کہا مانو

جوں پانی سے اوٹھی بلبلا پھر جل اندر سمانا
نرا کار میں نرا کار ہوئے چھٹا آنا جانا

آتم ست اور شریر متھیا اس بدہ کری جسکو گیان
کام کرودہ مدہ لوبھ موہ سنسکار کیسے نہ ان لگان
وہ پیرانی آپی اشیور برم ہیں اوسیں بھید نہ جان
ملے پرمیں پرم روپ ہو کر کے سب چھوٹا بھی مان

کاشی گر جوتی سروپ نے تت گیان یہ بکھانا
نرا کار میں نرا کار ہوئے چھٹا آنا جانا +

جو کی رہی جو شکل میں بیٹھے دیکھی دسوین دوار کھولے
لاگے تاکا و کالی بچا دہیان آتما میں دہر کے
نربہر ہو کر بچی رہی سندن کبھی نہیں جل ڈر کے
کارج کری جگت کی سب اور لکھی الکھ نرا کار کو وہ
سب میں رکھے اور سب سے نیارا پورن ہو کر
اپنی آپ میں ایک دیکھی وہ من بہاگ ہیں وانر کے

سب دیہہ کا پاپ تیاگ تب پھر پہنچے پرلے پار کو وہ
کارج کرے جگت کے سب اور لکھے الکھ نرنکار کو وہ

پرسن چت اور رہی نرمل کرم اکرم کچھ جانے
منم دنرا اور نندہ سمادہی اپنی کو آپ ہی مانے
دوات بہاؤ الگ سے ادویت گیان کو بکھانے
جیو برم میں ایک بہاؤ کر اپنے من میں پہچانے

بھو میں بہار اوتار کا رت دہرے آپ اوتار کو وہ
کارج کری جگت کے سب اور لکھے الکھ کرتار کو وہ

نرہی لگن کو جتنے اور جو ہی یہ ہو پر اپنی اسی ہتی
سمپورن سنسار کو کہو جو کر بھی ہی بال جتی

جو اچھی اپنی انگ دیکھی اوسکی آنکھ سے گنتی
آپی پتیا اور آپی پتر سے آپی دارا آپ پتی

چاہی کری وہ پرلی اور چاہی رچے آپ سنسار کو وہ
کاریہ کرہی جگت کی سیا ور لکھی الکھ کرتار کو وہ

پت پاپ سے الگ ہے سکھ دکھ کہا نہین بچار کرے
آتم درسی ہو تو اہی سب کل کا ادہار کرے
برہم گیان کی چرچا اپنی منہ سے یارہ بار کری
بنا رہی یہ کہی وہ جو چاہی سو آپ کرتار کری

چاہی کرے وہ سر پیدا اور چاہی بناوہی نار کو وہ
کاریہ کرے جگت کی سب اور لکھی الکھ کرتار کو وہ

دیکھ تو اپنی آپ کو تو ہی کون کہاں سے آیا ہے
جو تو کہی ہے عت باپ سی پیدا ماتی مجھکو جایا ہے
دیکھ کسنے پیدا کیا اور کسنی تجھے بنایا ہے
یہ تو غلط ہی ارے تو آپ ہی آپ سمایا ہے

وید اکو کر الگ اور سب دلکا دور جھمیلا کر
دولی دور کر ہمیشہ نر بہے پد بین کھیلا کر

جبتک ہے اگیان تب تک کچھ ملا بہائی ہے
کوئی بنا برہمن چھتر کوئی ویش کشودر کہائی ہے
گیان ہوا تو آتما آپ مین آپ سمائی ہے
ہمنے دیکھا تو سب کی بیچ مین کچھ نہ جدائی ہے

سمار رہے ہو بچہ پڑے جو دکھ سکھ تن پر جھیلا کر
دولی دور کر ہمیشہ نر بہے پد بین کھیلا کر

تو اوسکو پہچان نر کے اسن پر مین بستا ہی جو
کہو لکی اپنی آنکھ دیکھ ایک ہی اوسکو سمجھو دو
کس غفلت مین پڑا اور کون نیند بہر ما ہی سو
کون ہے تیرا اور تو کسکا ہی اسی تم سمجھو لو

آتم مین پرماتم کو آپ دیکھکے درشن میلا کر
دولی دور کر ہمیشہ نر بہے پد بین کھیلا کر

ایک بر تہا دھر ہو ناستی یہی بید کی بانی ہے
اسکو سمجھے وہی نر جو پورا گیانی ہے

جیسے جلتی ترنگ پھر جل ہی کے بیچ سماۓ ہے ۔ اُنہی بہی سنگ بات یہہ نیارسنی جانی ہے

چہوڑ سطرہ کلتی کا گانا نرگن کے ڈنڈ پہیلا کر
دولی دور کر ہمیشہ نربے پد بین کہیلا کر

اس تمین آتما کرشن بھرکیوں گو آلو لکاوٗ دل ۔ دیگر ۔ سنوکان کے دنیا ہی تمین ہیر کے رہس منڈل

جب کرمانی آگیا پاکر سیس پہل تیار کیا ۔ انحذ باجن کا او سبہن سمپورن بستار کیا
چاروں کہونی لگای او سبہن سیامسندر کار کیا ۔ خوشی ہوئی ہم تو تہتی رہس کا وہین بچار کیا

سکو ساتہہ لی آیا بیت دکہلایا او نہیں ہون اجل
سنوکان دی نیا ہے تمین ہیر کے رہس منڈل

سن اودہو جی متر ہمارے سدا ہین آگیا کاری ۔ بدہی راو ہکا سو پہر الو نکو ہیں ات پیارے
بنتر کرت ملہ دتت گنہہ سب کہا ہمارے ہمکارے ۔ لگن ہی اتنا ہت سندر سو بہاسب ہے نیاری

بل ہی سو بل بہتر ہمارے پہر آیا او نکا انوٹ بل
سنوکان دی نیا ہی تمین میرے رہس منڈل

ہزار کیے سو سونہا سو سب یہاں سنگ آگئی ۔ وہ تر سمجہیں ہیں یہ کرشن ہمارے ہین سائین
نکلی ہی ہیر لپٹ لپٹ کیا کیا ہی تان سند ر گائین ۔ بجائی بنسی جو جیتے انحذ تو سب ملجائین

پریم مین مگن بہئت سرج تیتا کام لی کیا بہت بکل
سنوکان دے نیا ہی تمین میرے رہس منڈل

تو ناری ہین بتی ورتا سو سبہی آئیت پاس ہیر کے ۔ روم روم کو سکہا سمجہو یا سمجہو داس ہیر کے
ہیر لیلا دیکہہ دیکہہ نہیں تجو متر اودا ہیر کے ۔ بیرن کرتے ہین گن کو جگت مین بد بیا کر

بیت تو ہون اتنا کرشن یہ سترہی میرا ہے منڈل
سنوکان دے نیا ہے تمین میرے رہس منڈل

آئی وہان گو لیکا سنگ گیان روپ سے گوپی ستو رشت ۔ بیٹھے اد نکو لکہا یہ گوپی تہین ہین ستو شکہ

یوجن کرکے پاس بٹھایا رس دی کہایا انت سندر
کہاں تو پر تو میری آس کا پایا ہین ہاتے چرا اجر

کہاستی کر سنجیانند چتین روپ نرگن نرمل
سلو سکان دیکے بنا ہی تمہین میرے رس منڈل

سنت کہیلیو ہولی حیمین عزت حرمت لاج رہے
گنتی جنون کے اگاڑی الحذ باجی باج رہے
تبیان گلال کے بادل چہایے پیر رنگ نت برساوین
برہم بادسی لڑتین اور سبہرم ڈہول کو واڑا دین
دہم جسکا دباجی سنگ مین نام نارایں گاوین
کرودہ قہقہہ مار کر کام شتر کو ہٹوا دین

دبا کی دولت دیتے سکو سنگ مین ہی سماج رہے
گنتی جنون کی اگاڑی الحذ باجی باج رہے

امیر عبیر کو سنت لگائی مکٹ روپ چمکیے بالا
ہہنستم کی بہوکن جہلکتے تیز مین اوجیالا
منتر مٹہائی سنت پاوے بہت خوب بجے انکلا
امرت رس کو پیتین اور کہولدین گہٹ کا تالا

نینہ ناچ کو دیکہین ہر جب ست ساج کو ساج رہے
گنتی جنون کے آگاڑی الحذ باجے باج رہے

لوکی لکڑی لوٹ لی آئی آتم کی اگنی دیتے
ہر ہر ہولی جگا دیت دہی نہین جم سی مرتے
تکیات کی گالی دیتی ہین سنت کسی سے نہین ڈرتے
کسٹ کی گیری ہین رسیا کو نرمل کرتے

سبیل ستار ستا وین سادہو نام نقار باج رہے
گنتی جنون کے اگاڑی الحذ باجے باج رہے

رام نام کا شور مچا وین بیر سوارت کی پچکار
جسکو مارین اوسکی کہیر لگتی ہے پیارے
بابین گلے گو بند سی جلکر جات جبین گرو در گرو دہار کے
بہاو بہاگ کو گری ہین ہی جتی ہو کے برہم جہار کے

ستہ سدا کا سن پر چڑ بیٹہے تین لوک مین راج رہے
گنتی جنون کے اگاڑی الحذ باجے باج رہے

تیرتہہ کی پیر پہیرے ہین سمرت بیگری بہجاتی
اوجین ہوکے گنتی جیت گئی جس برہم گیان بہ بہاتی

دیبی سنگھ سہیہ کہے کہ ایسی ہے جو کوئی گاتے ۔ بہوسا گر کے پار ہو پرم دہام پدکو پاتے

بنارسی نے ہر کو پایا کیسکے نہیں محتاج رہے
کبھی جنون کے اگاڑی بھی الخد باجے باج رہے

کال بلی لڑکر کشتی جیتے جگت میں دہو سنسلت ۔ اونکی دانو کا کیسنے آج تلک نہیں پایا انت
باندہ لنگوٹا بھی جب اندر کبھی نہ نہیں ہے ہاری ۔ نجم کی بہوجن کریں جب چڑہی بدہ بنیر تیاری
کام کرودہ مدلوبہ موہ ان پانچون کے کشتی مارے ۔ کال اوپر چڑہ کر باندہی اپنی اسواری

من کو کیا مریدیچ تیلا کی اوسکے تنین انت
اونکے دانو کا کیسنے آج تلک نہیں پایا انت

رام نام کی کثرت سبھی جو ہوا بدہین زور بڑا ۔ اوسکے اُست تلک پہونچا اونکی کشتی کا شور پڑا
پہلوان بڑے دہری جگت میں جو کوئی ہی عجوار بڑا ۔ اوسکی ثانی کوئی نہیں ہوا کہیں تیج زور بڑا

لوگ اوڑین دنیا مین کشتی کال کو جیتین سنت ترنت
اونکی دانو کا کیسنے آج تلک نہیں پایا انت

جو کوئی اونسے دست ملاوے اوسکی ہاتہہ میں جس پنچ جاے ۔ کبہی نہ بچہڑے بہا نہیں مرتا بہی اوسکی بس مچ جاے
کال پہانس سے بچے وہ جسکی سنگ ما مین سر سونچ جاے ۔ کپٹ کی بچی تجے تو پہلوان جو رس ہو جاے

وہ نہیں گہری کیسکے گراے جو ستگر کی پیٹھ ہیں ترنت
اونکے دانو کا کیسنے آج ملک نہیں پایا انت

بر پہیل

ست کو اکل لپیٹ گیتی ادہیچ ست سبھی کی کہیل ۔ انہیں چہوڑکی تو بیچ ہرنام در دگنر اپس کے
سبل سنت کا باندہ سنگرا جو گندری وہ دلیپ جہیل ۔ کہو دیبی سنگہ ہاری سور تو کرست گر سے میل

بنارسی سنتو تہا سیوک کہی بات جو ہووے تنت
اونکی دانو کا کیسنے آج ملک نہیں پایا انت

یہ کیا یا کلکتا کلکتہ ایمن ہے کرشنا کالی ۔ تیتون گن کے بن ہیں تیر ہیر کے سو بہادی

سن سندر بچن ماپ سراجی خوشی کہر کہیر دہارے ۔ سنتر دسنگ سپراٹکر بیٹہے پدماسن مارے
منتر مدہر مدہ پان کری تری لوک ہین سبہی جو کارے ۔ جہپٹ جہپٹ کی کام اور کر دو دہ ہیت سکہارے

سمتا کا سنگار سجے تن پر مینین رہے خوشحالی
تینون گن کے تین ہین تیتر بڑے شوبہاوالی

جہمکا رکی چاپ بجا اور ریتپار ندڑونکی مالا ۔ تیج اوبتکا کہر تیرتہ وسول جگت سے نرالا
چہنکا چکر گہومی چارو نطرف سبہر جے جی جوالا ۔ درید ہی کو مار کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا

ڈرتا کا ڈہرون باجے اور تت تال بجنجے تالی
تینون گن کے تین ہین تیتر بڑے سوبہاوالی

بوڑہے بستر پہنے تن پر بیت پنت کی مارنگے ۔ بدہ بید کو پڑہ ہین اور دیا دہرم کے چال چلین
لوبہ موہ دو چند سند ہین ان لوٹکی دل دلے ۔ ایسے کالی سے کا پا ہین الگم کی لاٹ چلے

جگمگ جگمگ جگے جوت جس کیرت کی ہے اوجیالی
تینون گن کے تین ہین تیتر بڑے سوبہاوالے

کرین بہلا کے بہوجن اوسگیان گنگ جل نت پئے ۔ جوگ کی جوگن بہاد کی بہوت اور بہیرون سنگ لیے
بدیاکی ہڑہی چاپ لی اور طلسمات کی تلک دلی ۔ کبہی بہی سنگ ہین اونکی ہر کے بہاگ جوشن کیے

نیارسی سبہ کہیت ہیر وہ گہٹ مین کرتی رکہوالی
تینون گن کے تین ہین تیتر بڑے سوبہاوالی

دیگر

نرالکار نراد ہار تو لی نر بہے نربانے ۔ الکہند بیترا روپ تیر گنگا مہارا نے
تیری مہما اپار ہے تو ہے ادہ بہوت لے ۔ بیر مہابت مہیش تیرا گن گاوت گیانی

لیسی شوسیس کے او سیرگنگ ۔ وہ اچل جل اور دت ترنگ ۔ سہالی سے من ہوتا جنگ
پہری تہین کبہی ہیں من تہنگ ۔ جو گنگا ایکبار نہایا ۔ او سنی شیوروپ نترت پایا

پرمہار جی شرشٹ پالنا تین کری شوسنکہارے ۔ دہن دہن ہے گنگا جی جو ادہم پاپیونکو تارے

گنیش جی بدھ بابا کا بیرد ہیں بدھ بدھ کا دان کرین — سورج تیج دوی شنکر ہیں آپ جگہیں سب سمان کرین
سیتل تابی زین چندرماں سب سنگ بیر ہاں کرین — سنو ماں جی چاہیں تو اک پل ہمیں بلوان کرین

ہیر دن جی بہی ہر ہیں ٹہریں تہیں درجن کو بکلیٹیں
دہن دہن سر گنگا جی جو ادہم پاپیوں کو تارے

اندر کا سمرن کبہی تو پاوے سمندر سی بلا تارے — وربا سا جی پون ہار سی کاشی کو کری برم جاے
کبیر کے جو بہگت ہیں وہ تو بیر کے بابا دہارے — دہرم راج جی دہرم تیاوین جو ہیں اوتکی ہنکارے

سیس جی اپنی سہنسر مکہہ سے نت نام اچہارے
دہن دہن سری گنگا جی جو ادہم پاپیوں کو تارے

تن کے روگ دور کر دینی ٹہری بیداس گنگا — بید بیاس جی کہے من ہیں بید کا منڈن کرین بچار
بال رہن سے تیاگ تیاوین سنگ سنتن سند کمار — گرو سنیچر کی پوجن تو سکل بپتا کو دلوین ٹار

جتنے دیوتے ہیں گے سو سب گرو ہر بپتا کو ہارے
دہن دہن سر گنگا جی جو ادہم پاپیوں کو تارے

تینتیس کروٹ دیوتے اپنا اپنا دیتے ہیں پہل — اٹہ سر سندر تو ہے ہیں ہاں ہر ٹہ ستا ہی جب گنگا جل
دیبی سنگ یوں کہی نہ ہو تو ہیں سر گنگا کو بیکل — ست سیے اوپچی سیتو جی اونکی سیس کے اوپر گنگا جل

بنارسی کی ادہم پاپا کو دہوین گنگا کی دہارے
دہن دہن سر گنگا جی جو ادہم پاپیوں کو تارے

دیگر

رخ سی عیاں انوار قضا کی قد قیامت نازک تن — مکہہ ہیں جادو نرگس چشم سرو قد غنچہ دہن
رشک چمن گلشن ہیں سیر کو آیا گلوں نے کیا حجاب — سرو و صنوبر دیکہکر زمین پہ گڑ گئی شتاب
گل لعل گل فرنگ جو ہی نسرین اور نسترن گلاب — فدا ادا پر ہو گئے وہ گل گلشن میں ہے نایاب
بجلی سے چنچل زلفین جو پڑی پیچ ہیں رہنا — مہر شرم سے چہپا غیرت سی لگا گہٹنے ماہتاب
اوسکا کہا رہنا اکت کہاں ہر گلبد تکی پیچ — ہر رنگ و بو کہاں ہے بہلا یاسمن کے بیچ

کیا حسن نے اُن پھول رہا ہے چمن کے بیچ
گل کہاں دیکھ شک سی بلبل نے تن کے بیچ

نونہال نے قتل کیا عاشق کے تئیں دکھلا کی پھبت
نگہہ میں جادو نرگسیں چشم سرو قد غنچہ دہن

صنم تنہا نے قسمت سے بیر کیونکر کے دلکو شاد کریں
حال پریشان ہوا دل کیونکی ہے آباد کریں
کوئی نہیں سنتا ہے جہاں میں طلب کہاں سے داد کریں
آپ تو رسوا ہوا دلبر کی کس سے فریاد کریں
حسن عشق دو نو ہیں ستم انگیز ستم ایجاد کریں
رنج و الم غم دیکی عاشق کے تئیں برباد کریں
صنم آمل ہمیں ہر روز تیری ہتھاری ہے
شعر
سہی ہے یاد تجہ مہ کی او گل اختر شماری ہے
قفس میں جس طرح بلبل بچارے کی سی عاری ہے
جدائی سی تیرے ظالم وہی حالت ہماری ہے

دکھایا دیدار جگر پہ چہپے تیری بانکے چتون
نگہہ میں جادو نرگسیں چشم سرو قد غنچہ دہن

دانت ہیں الماس تجلی غنچہ کمان ابرو خمدار
دیکھے ستمگر جدہر کو دل کے دل کردی سمار
پہر جاتی گیسو کہاں کے جہاں سے نظر پڑی گرد رخسار
ہی تصور عمر بہر دل سے دور ہو صبر و قرار
چاہ ذقن میں ڈوب گئے سے ہم چاہ رہی دلسی دلدار
جہلک حسن کی دکہا عاشق کی تئیں کردی سرشار
نظر آئی جو جانان جان بہی رہ جاتی ہے
شعر
کنارہ جا کے بیٹھے ہیں نفرت ہی ریا ہے
جفا مت کر کہ کیا حاصل تجہی میرے ستانی ہے
میں تو غمگین ہوں از غم زدا غم روز کہاں تک سہے

روز دکہاتا صنم نئی نئی ناز و ادا انداز چلن
نگہہ میں جادو نرگسیں چشم سرو قد غنچہ دہن

آج حسن دیکھی جو تیرا وہ ہیر کہاں ای ہر کبھی
شیریں بہی کے پری لیلے کی جان پر آن بنی
فنا ہو عشاق کا دم ہی نگہہ تیر برچھی کی انی
چلتے چھت کو متبدلے کر کی راہ میں ناز نی
عشق فتنہ گہر غم جو جو دکہاوے چرخ دنی
چہند درد کا بہرا ہوا کبہی دیسے ہی تہی
اسی عشق میں شیر لوبہر دم جو کہ گیانی ہے
شعر
پیا بی کا غمی دیدہ و سخن پانی پانی ہے

بسا ہے دل مین میری وہ صنم جو بیراجانی ہے
کہ ہے محفل مین کا نشی گرہ گرو کی مہربانی ہے

کہین پستمبر نا تہہ ہمارے سا دلبا سے لگی لگن
نگہہ مین جادو نرگسین چشم سرو قد غنچہ دہن

فقیری ہی خدا کو پیاری ہے
امیری کون بچاری ہے
بدن پر خاک ہے سو اکسیر
فقیروں کی ہے یہی جاگیر
ہاتہہ باندہی کہڑی رہین امیر
بادشاہ ہو یا ہو وزیر

سدا اینچ بیماری ہے
لگا لگی خدا سی یار ہے
فقیری ہی خدا کو پیاری ہے
ہے انکا نام سنو درویش
کوئی نہین پائی ایسی ہیش
خدا سی لی ہے رہین ہمیشہ
کوئی نہین جانے انکا بہیش
اگرچہ بین گریہ وزاری ہے
البہی چشمون مین خماری ہے

فقیری خدا کو پیاری ہے

ہے انکا رتبہ بہت بلند
خدا کی شتیک ہو اپسند
بادشاہ سی بہی ہین دو چند
انہین مت برا کہو ہر چند
انکے اوپر اسواری ہے
ایسی نہین کہین تیاری ہے

فقیری خدا کو پیاری ہے

چہنڑی ڈھال سی ہین آگے
چشم ہرتال سے ہین آگے
چہتے بہی دال سی ہین آگے
چلین ہر چال سی ہی اعلی
زخم جگر پر کاری ہے
جو ہی دلپر مرگ گلعذاری ہے

فقیری خدا کو پیاری ہے

پانو مین پڑا جو ہی چہالا
وہ ہی موتیون سے ہے اعلی
ہاتہہ مین ہوٹا سا پیالا
جام جمشید سے ہی بالا
اگر کوئی ہفت ہزاری ہے
وہ ہی انکا ہی بہکاری ہے

فقیری خدا کو پیاری ہے

مکان لامکان فقیرونکا
نشان بی نشان فقیرونکا
فخر ہے نہان فقیرونکا
خدا ہی بیان فقیرونکا
طاقت صبر وہ بہاری ہے
موت تک جن سے ہاری ہے

فقیر کے خدا کو پیاری ہے

بڑھ گئی بال تو کیا پڑا
اور نہ گئی کھال تو کیا پڑا
اگیا مال تو کیا پڑا
ہو گئی کنگال تو کیا پڑا
خدا تو جناب یار ہے
کاشتی گر کو یاد گاری ہے

فقیر کے خدا کو پیارے ہے ✣

دیگر

تجھ گل کو دیکھی سے گل گلبدن پہ کہاتے گل سارے
طرح دیکھکر تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے
بڑھی ابر کے سروار جہکا دین سر تیر کے آگے
درشن خاطر کھڑے درویش تیرے در کی آگے
دل پر سون نے پڑا اتر بتا ہے تجھ دلبر کے آگے
حال ہمارا ہوا بحال ستمگر کے آگے

شعر

ذوالفقار ہے زلف تیر یا کہ یہ ظلمات ہے
مہی سے اختر بھی ہیں تیر اندھیر رات ہے
مانگ سے ہیں مانگتا ہوں ال فراسی بات ہے
جانی دیکے راہ عدم میں ہمکو دینی ذات ہے

تانا وہماے ناز تیرا اسباب ہوا پارے پارے
طرح دیکھکر کی تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے

پیشانی تھی ہمیں پیشانی کا ظہور نظر آیا
جبین جبین کا وہ جلوہ جبین سے دور نظر آیا
چشم پہ چشم ہوتی جب سے وہ شعلہ نور نظر آیا
جسکی تجلی سے وہ جلتا کوہ طور نظر آیا

شعر

ابرو کا تیرے ہی ابرو طرح تیرا شمشیر سے
اور پلک تیرے مجھے پل پل میں مارے تیر سے
ہی وہ سر مہ سور مالہ تا ہی وہ تیرا پلک تیر سے
ہم نہ تلوار میں قاتل تیرے تحریر سے

گھرے تو حسن سے آر وہ اپنی سر پر چلوائی آرے
طرح دیکھکے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے

جو دیکھیں جبین تیرا جو بت میں حیران پھرین
جان تجھی جو دیکھیں وہ عاشق بیجان پھرین
بان تیرے وہ پڑے ہی جبیں کل عاشق قربان پھرین
نشان انکی دیکھکے پریشان علمان پھرین

شعر

نظر دیکھی جو تیری وہ نظر بند ہوکر بھین چلے
اور دیکھی ناک تیری تو دم اوسکا ناک میں آئے
جو دیکھی تل تیرا قاتل تو پھر دل اوسکا گھبرائے
اور دیکھی منہ تیرا پھر وہ منہ اپنا کسکو دکھلائی

دیکھ کر رخسار کے فرشتہ بھی ہاتو بہر لیں خسارے
طرح دیکھکے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے

شیریں سخن سے انکا شیریں سخن کو بھولگیا
گلا دیکھکے عاشق کا دل گلا وطن کو بھولگیا
ادا سے میں تیرے کیونکر ادا ہوں اسیر ہوکے لیے
وہ بھی ہے جن سے تو دلکو چھوڑے تو جلوہ گر

لب کو دیکھکے لعل قالمبا دو یمن کو بھولگیا
شانہ کا وہ شانہ لگا میں تن کو بھولگیا
تیری ہی رتبہ کی رتبہ کو دیا رتبہ بہت بہتر
بھلا وہ دیکھی مجھکو کیوں بات بلاؤ کے دوزخ اور

تیرا وہ عالم دیکھکے کل عالم اپنا تن من وار کے
طرح دیکھکے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے

قد کو دیکھکے دیا قد دل نکل گیا سب قد صاحب
تن ہے تن من اسکی ہیں تنہا ہیں بہوت و شب
تیری ادس ان سے دانا کیا حیران اور تہ و بالا
وہ تلوا ہے جسنے قتل دارون سے کر ڈالا

پیٹ دیکھکے پڑگئے لپیٹ میں عاشقی کی
ڈھب کو تیری دیکھ کر ہم ویسا ہی ہوگئی بید
میں پاؤں کب تیرے پا کو تو سراپا ہی ہے اچھا
ناخون دیکھی تیری وہ کیوں نہ خون کا بھی پیالا

نیارسی نے جان تیری نظر کی جیت وہ ماری نثارے
طرح دیکھکے تیری وہ طرح طرح دیکھی پیارے

دیگر

لا مکان ہے عاشق تیرا نہیں کہیں مکان ہے
معلوم ہے مجھکو جو کہ چیز نہاں ہے
ہوں ضعیف پر دل میرا جوان ہے

جہاں خدا ہی ہے مستو تیرا دل سدا وہاں ہے
واقف ہوں اور کہتا ہوں وہ یار کہاں ہے
ناطاقت ہوں پر مجھ میں بڑا توان ہے

جہاں فنا ہے میرے لیکھے وہیں جہاں ہے
جہاں خدا ہے مستو تیرا دل سدا وہاں ہے

جہاں خموشی ہی وہیں پر شور و فغان ہے
جہاں بحر ہی لفت کا ہی وہیں سماں ہے

جہاں سرد ہی نعرہ وہیں آتش سوزان ہے
جہاں لہر بحر ہی وہیں بڑا طوفان ہے

کیا کہوں میں کہتی میری یہی زبان ہے
جہاں خدا ہی مستو نکا دل سدا وہاں ہے

ہوں لباس پہنے پر یہ تن عریان ہے
جہاں مسلمین ہیں وہیں یہ ہندوستان ہے

بستی کو سمجھتا ہوں میں یہ ویران ہے
مسجد میں میرے اوس بت کا نیا نشان ہے

عاشق کی آہ سے یہی تو اک اذان ہے
جہاں خدا ہے مستو نکا دل سدا وہاں ہے

زندہ وہی ہی جو جان سے بھی بیجان ہے
نادان کو ہی میں کہتا ہوں وہ انسان ہے

کرتا ہے سیر وہ عشق میں جو حیران ہے
یہ عقل ہے میری اور یہ فہم کہاں ہے

کہی بنارسی ہر مصراع میرا قران ہے
جہاں خدا ہے مستو نکا دل سدا وہاں ہے

گہر ملے اوسی جو اپنا گہر کہووے ہے
جو راج تجے وہ مہاراج کرتا ہے
سکہہ تیاگی تو وہ اور کا دکہہ ہرتا ہے

دیگر

جو گہر رکہے وہ گہر گہر میں رووے ہے
اور جان تجے سو کبھی نہیں مرتا ہے
دہن تجی تو پہر دولت سی گہر بہرتا ہے

جو پلنگ تجے سو پہولوں پر سووے ہے
جو گہر رہے وہ گہر گہر میں رووے ہے

جو سردار کو تجے تو یاد سے بالی
جو دریدہ کو تجے وہی ہو گیا نے

اور جھوٹ بچن دے جھوٹ مسدہ ہو بالی
منتا تیاگی تو ملے ردہ سن بانے

جو سر و تجے اوسکو سب کچہ ہووے ہے
جو گہر رکہے وہ گہر گہر میں رووے ہے

جو کچہ اچھا نہیں کرے وہ اچھا پاوے
نہیں مانگی تو بہل پاوے جو سن بہاوے

اور صواد تجی تو امرت بہو جن پاوے
لسے تیاگ میں تینوں لوک بید لوں تاکے

جو میلا ہو کر رہے وہ دل دہووے ہے +
جو گہر رکہے وہ گہر گہر مین رووے ہے

جو بکش پاد کو تجے تو سب کو جیتے
کہین دیہی سنگہ پرنام جنہون نے لیتے
اور کام تجے تو ہوے کام من جیتے
اونکو گوبند نے برہم لوک پہونچیتے

اب نیارہی گہر کہو کے برہم لوٹو ہے
جو گہر رکہے وہ گہر گہر مین رووے ہے

وہ آپ ہی آپ ہی ایک اور نہین کوئی
دیہی برہماشن مہیش وہی ہے سکتی
سن کیکی نندا مجہے بہلی نہین لگتی
دیگر یہہ کلغی طرہ وہان سے آئی دولی
نشچہ کرنا تو کرو پریم سے بہگتے
ہے سب مین پورا برہم جو تشی جگتے

کیون جہوٹ باد کرکے بدہ کہوئے
یہہ کلغی طرہ وہانسے آئے دولی +

مایا مین بستا برہم برہم مین مایا
مایا سے سرشٹی کری اور جگت رچایا
ہے چار بید نے اسطرح سے گایا
مایا کے بیچ مین کلغی طرہ آیا

ہے برہم پہل مایا اوسکی خوشبوئی
یہہ کلغی طرہ وہانسے آئے دولی

دیہی الکہہ نرنجن نراکار انباسی
وہ بڑی دور ہے بسے اورسکی باسی
ہے سب ہی نیارا سب گہٹ گہٹ مین ہاسے
جس جینی اوسکو لکہا وہی سنیاسی

کیون ستدا کرکے پاپ کی گٹہری دہوئی
یہہ کلغی طرہ وہانسے آئے دولی +

کوئی انگہر چہتر ہنڈا ڈنڈا گاوے
کوئی کلغی طرہ بہتے خیال نیاوے
جو بکش پاد کو کرے وہ عوطہ کہاوے
کہین دیہی سنگہ نہین بہید گیان کا پاوے

سکھ بنارسی پاک سدہ ہم پڑھتے سوئے
بہد کھلتی طرح وہین سے آئے دوئے

بن گایا ہی کام دہین کر برہم سبت بھیتی پا لی
مکت وہ مستک جہلکی سنتو کی سنت کی سیکہ کہہ کے
سہکے موتی لال سہرا ایک تن سنا ہین جڑی

دیگر

ست ہے پیار تہہ ہین ایسین اچھا پہل دینی والے
نہین وہ ہار کیسی ہین ہار اور نہین کر کے
کیا اور کیا انکی دونو کان نہین ٹکھو سر

نر مکت کی ہین ہیت ہیت کہلی سنچت نام کہین ہین لالی
سب ہی پیار تہہ ہین ایسین اچھا پہل دینی والی

دیا دہرم کے درک دونون جیسے رد ستنش کا اجیالا
اپار مہمان سکا مکھ اور سبین منتر روپ بہی بالا

بنی ناس کا نام سنتچر رولی سب سے اعلا
اپنی کایا کو ہی کام دہن کر کے بالا

حسین جیا اور دو دنت کلیان کہت ریکہا کالی
سب ہی پیار تہہ ہین ایسین اچھا پہل دینی والی

سپر سنتو کی بنی بیٹرا اور اوگر تیج کا اوٹر سہلا
چترائی کی چارون تہرت ہین سمدر سنت سمدر دو کھا

پر پارت کی پوچھ ہل رہی کہہ کر سر اپاپ کا
چہ چار ولی چرن چارون سندر سب سے اعلا

جگمگات ہردہ مین جگمگ برہم جوت کی اجیالی
سب ہی پیار تہہ ہین ایسین اچھا پہل دینی والے

ہینے دہار وہی دہرم کی اب اپنا ادہار کرا
گیان سے گرم کیا اسکو سر جیون جامن بیچ ہرا

جہان جہان کے دودہ کو ہردے کی ہانڈ مین بہرا
جما دہی کو متہا پہل جہند رجہا بچہ نہین ہی ذرا

مکت روپ ماکہن پایا ہوئی پوری منشا من والی
سب ہی پیار تہہ ہین ایسین اچھا پہل دینی والی

جو مانگی سو ہی پایا واس سے ایسی پایا کام دہین
بنارسی کے اسی دیکھکر خوشی ہمارے ہو وے دین

لشتو روپ ہے جو دیکھی اسکو اسکو بہو دو جین
رنگ رنگ کی ہر جبی بانی اور بولی مدہر بین

سب کی چنتا پورن کرتی کوئی کو نہیں ہیر جانے
سب ہی بیوپار تیرہ ہیں نہیں اچہا پہل دینی والی

کہیں پن کر دتو بڑا پاپ ہوتا ہے
کہیں اگن میں رکہہ سیتل تن ہوتا ہے
کہیں دکہہ میں سکہہ بیراگ ہوتا ہے

دیگر

کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے
کہیں جل میں بس کے روپ اگن ہوتا ہے
کہیں دان کئی سے ات نرد ہن ہوتا ہے

کہیں گالی دینی سے بہی جاپ ہوتا ہے
کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے

کہیں بہول جاکی تو سب بد پا آدی ہے
کہیں پوت اہارین ہو کے سب کہلاوے ہے
کہیں پڑہی تو وہ بہر سبہی بہو لجا دے ہے
کہیں بہوگی ہو جب اندری کہلاوے ہے

کہیں آشیش دینی سے بہی شراپ ہوتا ہے
کہیں پاپ کئی سی پن آپ ہوتا ہے

کہیں جہوٹ بول کر سچا کہلاتا ہے
کہیں گر وسی لڑکر چیلا پہل پاتا ہے
کہیں ست بچن کہہ نرک بیچ جاتا ہے
کچہ اوسکا بہید لکہنے میں نہیں آتا ہے

کہیں بیوگ کرکے بہی ملاپ ہوتا ہے
کہیں پاپ کئے سے پن آپ ہوتا ہے

کہیں جل جاکی پربت لی اوٹہا ہے
کہیں دیہی سنگ بیچ ہے اوسکی بیر ہوتا ہے
کہیں ات بلوان سے اوہی نہ ایکو رتا ہے
ای نبار سی تری گت لکہی نہ جائی

جو ہوتا ہی وہ آپ ہی آپ ہوتا ہے
کہیں پاپ کیئے سے پن آپ ہوتا ہے

پورے جو ہے سنت پر کہتی من میں اوسلال رتن کی
پریم بازار لگا یا گہٹ میں کر یا کر باندہی گکی

دیگر

ہت کا ہیرا خریدین جسکا نہین کچہ مول وزن
سالچے جو ہری سادہ ست گرو سچا ادہن سنکی

گیان نے گٹھڑی لگے پہنیت میں نہیں بیچے کھیلے
کر لے سودا سرادہ دبا دو کا لونت سر پر لیکے

لگن کی لڑیاں لٹکیں جسمیں کلٹ روپ تی لگن
نہیں کا ہیرا خریدیں جسکا نہیں کچھ مول وزن

چترائی کی چھینی سے ایسمیں سکو دکھلائی
دن پر دن ہو مول سوایا کبھی نہیں گھاٹا کھائے
میل کا مونگا خریدیں ہر بھگتوں سے ملجائی
سانچی جوہری آگے سبھی جواہر شرماتے

نیتی کر سکیا لیا تامڑا پاس میں کھا کر کے جتن
ہت کا ہیرا خریدیں جسکا نہیں کچھ مول وزلت

جس کر سکا جامہ پہنا گھر سی نکل باہر آئے
پٹ پا پیسے پیارے ہو کر لاکھوں پارس میں آئے
بڑی دور پر جا ای کہ عقیق حکمت کا لا
فتح نام کی فیروزے ہر بھگتوں کے من بھائے

منکا منکا پھیریں منمیں شام شام کر کے سمرن
نہیں کا ہیرا خریدیں جسکا نہیں کچھ مول وزن

ہمنی اب اس دل کو جوہر کیا یہ ہے سچا دانا
اسکی سمجھیں سیکی کان ہے ملک ملک کا خزانہ
وہی ہی جوہری کہ جسنے اپنی دل کو پہچانا
کہیں وہی سنگہ وہی مالک جسکا کل زمانہ

نیارسی نے دلبر کھائی لاکھ وضع کی لگائی لگن
نہیں کا ہیرا خریدیں جسکا نہیں کچھ مول وزن

شبھو گور اکو سکوئی کہتے یہ دو دو ایک ہی انگ
آدھی سیس پر جٹا اور آدھی لٹا کی شالی
آدھی مکھ ببدانت اور آدھی بدی کی جوت اسے
کہیں گورا جی سنو لکشنے دیکھو پیٹ کا رنگ ہے
کشتن سنو ہم کہتے ارد ہنگ بہلا
آدھے شو آدھے بت مالی جی بہلا
کریں اپنیں لولا چالے سجے بہلا
ایسا روپ نہیں دیکھا تھا سو دیکھو آج سر دیا
دوہا

آدھے سر مکٹ آدھے سر گنگ بہلا

آدھی سیس پر چندرما اور آدھی چندن کا گھوٹ
ادھر سو چھل ادبا ادھر سو چنور بہلا

آدہی کہہ ماکہن اور آدہی تہوڑے کا ہی گہنر
آدہا انگ شام آدہا ایک گورے بہلا

آدہی انگ مین بہشتم لگی آدہی لگی سوگند
دوہا
آدہا انگ ہے گردو وہ دشت اور آدہا ہی آنند

آدہے انگ بستر اور آدہا تنگ بہلا

آدہی کہہ مرلی باجی آدہی کہہ باجی ناو
نہ اونکا انت نہ اونکا آدہ بہلا

آدہی کہہ امرت اور آدہے ہلا ہلکا صلو
دور کریت چہن مین گہہت کہاد بہلا

آدہی انگ مین مرب اور آدہے انگ مین ہوش ہم
دوہا
آدہا انگ ہے کرم رہت اور آدہے انگ مین نیم

آدہا برم چہچ آدہا سمہ بہنگ بہلا

آدہی کمر مین لنگوٹا آدہی کٹ کچہی کسے
دو نو انگ ایک انگ مین بسے بہلا

آدہا اشن گرڑ پہ آدہا سندہی گنر پر بسے
یہ شوبہا دیکہہ میرا سن ہان ہنسے بہلا

اردہ سر پہ ہے جہا کال اور آدہا پاین ہا
اسبار سی یہ کہی ہے اونکی مہمان اگم آپار

دیکہہ سر سری ہوگئے دگم بہلا

بہت نون بہری پہر سنبہل کے کہلو یہ جال کیا ہی
جو پہنکون پانسے تو چہو ٹین چہکے تل دو من کے تجال کیا

مین ہات ہی پہار کے ہمیشہ جیتون کہینچی ہار ان
سدان ہرے پو ڈرلی دو رہو چہرا اسکو گہری نہ ر

یہ مین اگہ جو تین کالی تو اپنی دلین پہ بچار ان
یہ تین گن ہین سہی تہمت مین اس سہی چالکی الگ سدا ہان

ہین چار کالی سو چہو ہا پری طلاب تکو ملال کیا ہے
جو پہنکون پانسے تو چہو ٹین چہکے تل دو من کے تجال کیا

ہی مین مجہر سی پانچ تت ہین السے کوئی چال تجے
اور پہکون چلتر ہی ہے آدن ستاست کو نگری یا کیا

ہی جو نوا ہا سو آٹہ ستر ہی نہ دہ بو نکو نہون مناکی
نٹر ہی اگر چہ چار دس تو دسون وار دیکہو ان کی لگائی

نہ رنگ اپنا مری کسی ہے مین اب سمجہتا ہون کال کیا ہے
جو پہنکون پانسے تو چہو ٹین چہکے تل دو من کے تجال کیا

الی مجہے وہ دس پہ گیدہ گیا سو ہون ہیچ ہیت
اور بارہ راسین اسمین بارہ سمجہ سوبنیچ کیجے تو اپنی سمجہیو

بڑھی ہیں جیتی وہ دونوں تیرہ ہیں تیرا اثر اکہتر ہین	تو ہی جہ بیری کہا ہے ان کا مالک نظر پڑی جی وہ سو بہوت

اگر وے نہچے ہین یہ سیندر بہوت ان پایا ہو وہ پہچان کیا ہے
جو بہینکون پاپنسے تو چہوٹن چہکے تل وہ سے بہچان کیا ہے

ہی تما سو لہو ان کلا یہ سوہ پا چہین سو لہون تنا گئے بیڑی اٹھارہ پوران بہی اورات اوسکی یہ ہین گئے	وہ آگی ستر ہ بیر ستر ہ اب سر ہر کے سرت گن گا کے اوٹھی ستگ یہ رنگ بہی وہ ہی وہ سار پا کو جنبا لاوے

بنارسی کا سدا بنارس بنا ہوا ہے وبال کیا ہے
جو بہینکون پاپسے تو چہوٹین چہکے تل وہ من کے بہچان کیا ہے

پاپی اکہر اگر گنگا پر ہو لی وہ اوسکی تیاری آیا کہیت کہ یہان سیندرا اور اوسیں تن تہری اودہر سینی آئی یم کی دوت وہ کہلی ہاتہ میں تیر کہ	دیکھ مہان سنوکان دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے بیر بہا ستن ہیں ست وسنکا دک سب لینی کو کہ دیکہتے ہی دل سرمی گنگا کا بہاگی یم کی اب تو

وہ پاپی تہا سو تو تن تیاگ کے بیکنٹہ سدہاری
مہان سنوکان دے جیسے نکلی اوسکی اسواری

اودہر بہت ہوشن کمبر چی جہٹ پٹ آئی لی چوبا چندن عطر ارگجا سبہی دکہونے وہان	بیت بستر نکہہ سکہہ لو تم اوسکے تین پہنا لی تیر تیشنیے پوچن کر کے گمن بہی ہنگل گا لی

تین لوک چودہ بہون کی پائی اوسنے سرداری
مہان سنوکان دے جیسے نکلی اوسکی اسواری

موہر کٹ مکر اکرت کنڈل گلی میں بیجنتی مالا کمہ لوستومنی تا رگہ کنا کار میں نالا	ستیں چہتر سو بر کا چہومی جی جی شبد ہت اعلا بازو بند نورت ادہر کر میں کنگن کا اجالا

بہرے اٹل بہنڈار اوسے گنگا نے مادی ہماری
مہان سنوکان دے جیسے نکلی اوسکی اسواری

جب وہ بیٹہا آ سنین تو سر بہا جی مہر جہل گئے	اندر لا دین سنگہاسن دیکہے تو اپنی شان سباۓ

شیو اور شیش بنے کرتی تھک وہسوت بیسے پہول وسنی پائے وہی سہاگ کیا ہین اونچے وہ کل کا لین گنگا جی ہمانی

کرت بیاہ بنرت گنذہر سکل ملی باجے بجن لگی بہار کے
مہمان سنو کان دے جیسے نکلی اوسکی اسوار کے

است سدھا نوندہ سبھی کر ڈورنڈا ابین آگے جب نیا گی گنگا کی نہرت تب اونکی سہاگ ایسی جاگے
جب پٹا اور ابیوان تو گولی الحذر کی ذکر لاگے ندی گہنٹر اور کرو ڈرسکت سب بیٹھے پیچھے لاگے

اور سکل باہت کا ندیا ڈیبے لاگی بارے بارے
مہمان سنو کان دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے

ہنوات جی جھوم اٹھے بھیرت جب گئے اگواتی گنیش جی دو نکال آگے چلی مہا یوگی دھیانی
چھپن کوٹ سیکہتے ملکر رستہ مین جہم کا پانی چندر سورج کی کری روشنی سب دیکھتو لگی سہانی

تینتیس کوٹ فوج سب سنگ مین چلی اوچہم بنیا نیاری
مہمان سنو کان دے جیسے نکلی اوسکی اسواری

جب پہنچا امر لوک پر سب پہر آئے اپنے دہام مالا جپت مین جوت روپ ہو سری گنگا کو کیا پرنام
یا ہی سے بین کہت جات ہین جو سکل گنگا کو نام اور کوئی ہی نہین نت سمی ہین او گو اب تیرے کام

شاباس یہ کہی کہی تو آوے گی میری بارے
مہمان سنو کان دے جیسے نکلی اوسکی اسوارے

دیگر

وہ شان تیری لاثانی نظر آتی ہے ہر جا پہ صورت جمالی نظر آتی ہے
لامکان مین تیرا مکان نظر آتا ہے اور جہان مین تو زد جہان نظر آتا ہے
تو نہان مین لازنہان نظر آتا ہے ناتوان مین توانا ہے توان نظر آتا ہے

تیری قدرت سبحانی نظر آتی ہے ٭
ہر جا پہ صورت جمالی نظر آتی ہے ٭

اسلام مین تو ہمدم دکھلائی دیتا ہے آتم مین پرم آتم دکھلائی دیتا ہے

غم میں تو مجھے بے غم دکھلائی دے ہے ۔ آدم میں تو ایکدم دکھلائی دے ہے

نورانی تیرے پیشانی نظر آتی ہے
ہر جا یہ صورت جانے نظر آتی ہے

شاہ میں تو شہنشاہ نظر آتا ہے ۔ پرواہ میں بے پرواہ نظر آتا ہے
ہر راہ میں تو ہمراہ نظر آتا ہے ۔ اللہ سب میں واللہ نظر آتا ہے

روحت میں تیرے روحانی نظر آتی ہے
ہر جا یہ صورت جانی نظر آتی ہے

ہر کار میں تو سرکار نظر آتا ہے ۔ اور شعار میں تو اسغار نظر آتا ہے
تو یار میں مجھے آیار نظر آتا ہے ۔ کہے ستار سی تو ہی یار نظر آتا ہے

مجھکو تو شکل ربانی نظر آتی ہے
ہر جا پہ صورت جانی نظر آتی ہے

آتش عشق کی بھڑک رہی ہے اس دل کی میخانہ میں ۔ ذرا ہی محبت پلادے ساقی الفت کے پیمانہ میں
یکتائی کا ہو عالم اور وحدت کا ہو رنگ بھرا ۔ تجھ گل کی خوشبو ہو جس میں وہ شراب تو پلا ذرا
غم کی غذا ہووے ساتھ میں خاصہ ہو پیاس بھرا ۔ اور معرفت کا ہو مینا کرامات کا کام کرا

آفتاب کی ہووے روشنی بھرے دل دیوانہ مینا
ذرا ہی محبت پلادے ساقی الفت کے پیمانہ میں

ہستی کا ہووے سرور ہر دم باد صبا ہی چلتی ہو ۔ اور گلابی موسم ہو ہر گل سے مہک نکلتی ہو
بجتی ہو ستار اور رباب وہ کافوری شمع بھی جلتی ہو ۔ اس محفل کو دیکھ کے ہر محتسب کی چھاتی جلتی ہو

بھڑک اٹھی شعلہ تو بھلا میں میرے شانہ میں
ذرا ہی محبت پلادی ساقی الفت کی پیمانہ میں

پاس ہی ہے دلبر ہو ہمراہ اور بعد کے قلقل ہو ۔ جوش جنون بھی جلیں ہو فرقہا ہی شور و غل ہو

شیشہ ساغر صراحی ہو یا گلستان غنچہ گل ہو
ہاتھہ میں ہو دلبر کا ہاتھہ ہر بات میں وہ ذکر دل ہو

کباب کی لذت ہوئی حاصل اپنا جگر جلا کے ہیں
مے محبت پلا دے ساقی لعنت سے بچا ہمیں

دیدار تیرا دار الشفا ہے جسے وہ مست ہوا
میکدہ میں بیٹھ بیٹھ کر بیمار بھی ہنستا ہوا
چاند سا چہرہ دیکھتے ہی شہزادہ سو طرح مست ہوا
دستگیر وہ ہوا کہ حسن کا تیری دیکھ دیوانہ ہوا

کیا خیال توحید فزا ہے عشق معرفت کا ہمیں
مے محبت پلا دے ساقی الفت کی پیمانہ میں

وہ نور روشن قمر سی بہتر طبق طبق پر کہیلا ہوا
کیا طاقت طاقت کہ اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر سب سے بالا
وہ لف اوسکی اگر دیکھے تو سچ کہا ہے جیسے سنبل
ہر ایک پیچ میں ہے اوسکی جمیل وہ دام ہے اوسکی کا
وہ گیسو اوسکی تو مشک ختن ہیں ہیں تحت سینہ سے سر
کیا ہیں وہ ابر سینہ فلک پر یا ہیں آیت قران بالکل

پہنچتا ہے اوس کی صفت پر طائر دل عجب ہے مجہہ والا
کیا طاقت طاقت کہ اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر سب پہ بالا

ہے جبین بھی وہ پیشانی اور رو یا نہا قمر روشن
وہ حسین اوسکی کہ رنگ میں خورشید چمک میں تیری
اور وہ صفا حسن خدا کی ہے ہر ایک چین بہتر ہے سی روشن
اور وہ سینہ گویا آئینہ ہے ہر ایک آب گوہر سی روشن

سینہ ہے اوسکی صفت جیسے جہاں کی تہا زمین پر آلا
کیا طاقت طاقت گر اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر سب پہ بالا

وہ ابرو دو نو جہکی ہیں ایسی گویا کمان تہا کہ ہوئے
اور تیر مژگان چڑہے ہیں جیسے نظر یہ تیر گہری
اگر خفا ہو کر اوس صنم نے ذرا بہی اوسکو دیکہے تو وہ پہونچتا
تو گر پڑیں لاکہوں سر زمین پر تڑپ ایک بلبل سی

با ہیں وہ شمع دو دم جہکتی یا خنجر ان سے نکالا
کیا طاقت طاقت گر اسکو دیکہے میرا وہ دلبر سب پہ بالا

وہ چشم آہو اگر دیکہے تو آئینہ ہر گز نہ ہو مقابل
اور سر جہکا کر کہڑا ہے عمر کر اوسکی کہڑ نیچے ہو کی

تجھ کو بیان اوس شیریں سی حقیقت ہیر چہرہ کو تو کیا حاصل ہوا — کوئی ہو پروردہ کوئی تر پتا کوئی سسکتا اور کوئی بسمل

وہ مست دیوانہ ہی کیا عالی جی پھر نشہ مین سلئے ہوئی پیالا
کیا تاب وطاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہے سب پہ بالا

وہ ہی اوسکی ہاتھ کی صورت چہرہ اوسکو دیکھی کہی الله — پھر کر وہ تنہا ہو کی اسقدر ہی کہ دل تڑپتا ہی میرا اوسکا
کیسا شیرین ہیں ہے وہ لذت کہ جو منہ سے چہرا آیات شیرا — ہیں باتیں ہوائی اور وہ ہونٹی لب ہی کیسی لکھ دینی ہیں میلا

سنے اگر جو گوش کر کے وہ اوسکی باتو تلی پھر نالا
کیا تاب وطاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر ہی سب پہ بالا

کبھی اگر جو وہ ہنسکی لیوے تو چلیں ایسے آنکھ لگے بدذات — کبھی کبھی جو دیکھی روتی سیپین لال آبدار
پھر صفت سنتی ہی خوش حال کہا پکا سیقدر جہان مین مرجات — اور برق ایسی گری تڑپا کے

بیان کرو اوس کیا دہن کا اوسکی ہوا تنگ دل ہو ا جالا
کیا تاب وطاقت گر اوسکو دیکھی میرا وہ دلبر سب پہ بالا

پھر نقطہ پر کی ایک صفت تھی جو عقل اپنی پیر کیجہ ہوا — بیان وہ ہی کیا زبانی یہ بھید اوسکا ذرا بتایا
کوئی کیا ہیں بنا کی تھک گئی کیسی سکھا کیسی نگاہ — ہزاروں ملا کروڑوں سپاہی کوئی انتہا اسکی لایا

وصل اوسیکا ہوا تو دیکھا پتا رسی نے وہ یار تیرا ہے
کیا طاقت گر اوسکو دیکھے میرا وہ دلبر سب پہ بالا

ہی گھائٹ عشق کی رہ چاہ مشکل ہے — میر سجان عشق کیا خوب نباہا جی — نبا عشق تہیت یار کیسی خدا کو پایا ہے
حبیب ہوا عشق کا زور شیر ہو سکی دلیں — میر سجان اوٹھا وہ آہ کا نالہ جی — لگی پھر کیسی آتش کا اثر بہار لا کے
گل بھی بہتی ہی بر عشق مین کہا ہے — میر سجان ہوا وہ سب گل لالہ جی — خوب جگر جب جلا کہلا دیں لائی جی

سب چھوڑ دیا گھر یار کی خاطر — حیدر کیسی ہیہا مین اسکی عشق مین جا کر
میر سجان وہ گل نظر بیت سمایا جی — نبا عشق تہیں یار کیسے خدا کو پایا ہے

تام عشق میں جو کی ہوا ورنگ ہوگئے — میر سجان جیسی گردش کہا جی — کیا جانے کیا دما غنچہ خوشبو سمایا جی

پھر حسنی مجکو تم نے سمجھایا | میر سجان بات نہیں کچھ کہی ہے | کہا ولے نے اس میرے دلمیں آ جی

عاشقی میں چین و آرام نہیں ہوتا ہے
میر سجان عشق میرے میں بہایا ہے
پر بنا عشق سے نام نہیں ہوتا ہے
بنا عشق نہیں یار کسینی خدا کو پایا جی

عاشق صادق منصور ہوا مرزا
کتنی ہمیں حیران ہیں صحرا میں
میر سجان مار سولی نہ نکالی جی
میر سجان گئی چپ کئی ہے مار کے جی
بہت تا ہیں نہ عشق چلیں [illegible]
عشق [illegible] سولی وہ خدا کو پایا

لیلے مجنون کیا شیرین کیا فرہاد
میر سجان وسے نے مرزا اونہہ پایا جی
ہوگئی عشق میں [illegible] گھر بار
بنا عشق نہیں یار کسینی خدا کو پایا جی

ہمیں بھی عشق ہے جب سے لطف اوٹھا
رہا ہے [illegible]
میر سجان نے ہمیں پڑا کسالا جی
میر سجان پیا وہ عشق کا پیالا ہے
[illegible]
[illegible]

حسن میں میرے خمار رہا کرتا ہے
میر سجان حسان نے جام پلایا جی
ہر وقت نشہ سرشار رہا کرتا ہے
بنا عشق نہیں یار کسینی خدا کو پایا جی

انسان ہے عشق پر محبت کے
اب عشق کو کوئی [illegible]
میر سجان پر کے ہم عشق کی ہندی جی
میر سجان ہووے سوتا کی مندی ہے
[illegible] عاشق تو بھی خدا [illegible]
عشق عزت [illegible]

پھر سنا سبھی نے کہہ کے سحق للکارا
میر سجان حق نے پھر فرمایا جی
دل عشق میں اپنا کر دیا پارا پارا
بنا عشق نہیں یار کسینے خدا کو پایا جی

وہ جھلک تیری فلک تک [illegible]
کیا غضب ہے تیری شان جان [illegible]
پھر پردہ نور ظہور سبھی [illegible]
میر سجان پھر تک بھی شرمایا ہے
میر سجان ٹہا کر دلمیں اپنی جی
میر سجان ٹہا کر دلمیں اپنی جی
نہیں کہاں دیتا [illegible] سمجھایا جی
سبھی کام [illegible]
تجھے خواب میں دیکھ گئی [illegible] جی

کچھ دلوں تلک تب کیا سے بہتیرا
میر سجان ملک و سلک بہرایا ہے
پھر دہان ٹہکا تا ہے لگا نہیں تیرا
نہیں نہ کہاں [illegible] نہیں سمجھایا جی

ہر دم تیرا غم و الم رہا کرتا ہے | میر سجان ہوا دل پارہ پارہ جی | تیر عشق میں [illegible]

دشوار ہا یہ دیدار تیرا ہر بار	میر سجان ملے نہیں سدا نظر سے جی	آہ بڑا افسوس کہ تیری ظلم نشانی جی
کیا قصور میرا ہے تو مجھے بتلا دے میر سجان میرا اب دم گھبرایا ہے		اک نظر رحم کی ذرا ہمیں دکھلا دے نہیں دکھائی دیتا ہے نظر نہیں سمایا ہے
ہی عجب جا ہے کہ آہ ذرا نہیں تجھ بھی حیران ہیراں صحرا میں بہت پھرتے ہیں	میر سجان وہ جو عشق کی آتی جی میر سجان یا عشق ایسے جاتی ہے	لاکھوں عشق کی رنج والم اور ظلم اٹھائے جی انہیں ہیں تو ملی کوئی گھر ٹھیک آئی جی
ہر دم ہر دم رہ رہ کے گھبرایا ہے میر سجان عشق نے خوب ستایا ہے		واللہ تیرا غم مجھے روز کھاتا ہے نہیں دکھائی دیتا ہے نظر نہیں سمایا جی
ہی قید عشق کی ہر زنجیر نہیں [illegible] اک آہیں تیرے آن ملتی ہے	میر سجان ٹھہرے آہیں پوری ہے میر سجان تجھے جانی منظور ہی ہے	وہ عاشق نہیں ملے تجھے [illegible] کہیں دیکھی مستانہ میرا دل تجھکو [illegible]
کہی بنارسی میں بہت ہوا حیران میر سجان تجھے اس دل میں پایا جی		پھر اور نہ دیکھا کہیں تیرا نشان نہیں دکھائی دیتا ہے نظر نہیں سمایا
اپنا تو اب لگ گیا تو کھو نہیں [illegible] ہی مجھ سے کہا کہ میں عاشق کوئی لگا دے میری پر تو اور ان اپنا گھر	میر سجان صبر کی ملیگا تیرا بار میر سجان ذرا نہیں ہو کے صبر ہی میر سجان ملو ہیں اپنی ہمدم سے	جسکے جھلا ہے فلک ملک اور خلق ملک [illegible] بیتاب ہوا میں سجان زیادہ [illegible] بے چین ہوا اسقدر میرا دم گھبرایا ہے
جلد بسے مجھی کوئی وہاں تک پہنچا دے میر سجان مجھے دیدار صرف درکار		اک نظر رحم کی ذرا ہمیں دکھلا دے جسکی جھلک ہی فلک ملک اور خلق ملک [illegible]
پھر میں نے دل سے کہا کہ اے صبر جو عاشق ہیں وہ آہ ذرا نہیں کرتے	میر سجان صبر بھی بڑی چیز ہے یار میر سجان چلیں جاہیں گے مدینہ آر کے	اسکو دلبر ملی جو کہ اپنی دل کو [illegible] عشق کیا منصور نے سولی پر لٹکا
پھر وہی شمس تبریز ہوا مستانہ میر سجان کیا اپنے دل کو ہشیار		ہے جسکے عشق کو کل عالم نے جانا جسکی جھلک ہے فلک ملک اور خلق ملک [illegible]
پھر دل نے مجھ سی کہا بہت بلبل [illegible]	میر سجان یاد دس دلبر کی آ رہی	رہ رہ کے روتا ہوں رات دن گھبرا کے

کسطرح تحمل کرون صبر نہین آتا — ہمیری جان بات نہین کسیکی اب ہاتھ — عشق آگ لگی تن من مین جلا جاے

دل خاکسار کر دیا خاک مین ملکے — اب ذرا چین نہین پڑتا مین قاتل کے
میری جان ملیگا کب ہمکو دلدار — جسکی جھلک ہے فلک ملک اور خلق تلک گلزار

پھر بھی کسی کہا بات ایک سن لو — ہمیری جان صبر ہی عاشق کا بانا — جو چاہے سو ہو عشق مین غم
کسی لاکھ جتن ہزار طرح سے سمجھایا — میری جان راز جب الفت کا جانا — مٹائے عشق کا حال میرا کہنا مانا

پھر وہ سے صبر ہوگیا ماہ وہ ہمدم — یون کہین ڈیہی سنگہ دور ہو اونکا غم
میری جان خیال کچھ نیارا ہی للکار — جسکی جھلک ہے فلک ملک اور خلق تلک گلزار

تتن من سرج کی جہپیا کوڻ یہان پرکاش کرتا — ادت کرین چندر کوڻ اور کوڻ تم کا ناش کرتا
کوڻ سیت بسنت کوڻ ابھر کوڻ گرمن ہر کی ہیتا — کوڻ ہین ناسکا ہر کی کوڻ ہیرا ہر کی ہیتا
کوڻ مکھ کوڻ جیبا کوڻ گت سرنبرہ ہر کی ہین — کوڻ سہجا اور کوڻ اور کوڻ جیتن ہر کی ہین

کوڻ ہر کی گٹ مد مین کوڻ مین تلک بہار — کوڻ ہر کی کنٹھ ہین کوڻ ہین لال
کوڻ نظرین ہر مین کوڻ ہر کی لال — کوڻ ہر کی بہاو ہین کوڻ ہر کی چال

کوڻ پانو پاتال جیہہ مین اور کوڻ اس اکاش کرین
ادت کرین چندر کوڻ اور کوڻ تم کا ناش کرین

کوڻ روپ ہر کی ہیتا اور کوڻ نام ہر کی ہیتا — کوڻ کرم ہر کی ہین اور کوڻ کام ہر کی ہیتا
کوڻ کرم ہر کی ہیتا اور کوڻ دھام ہر کی ہیتا — کوڻ شیو ہر کی ہیتا اور کوڻ بام ہر کی ہیتا
کوڻ ہر کی بید ہین کوڻ ہر کی منتر — کوڻ ہر کی پوجا ہین کوڻ ہر کی جنتر
کوڻ ہر کی شاستر ہین کوڻ ہر کی تنتر — کوڻ سمیر ہی کے انتر ہین کوڻ سے ہین نرنتر

کوڻ کو سکھ دیت ہر کو کوڻ کے من مین ترا ش کرین
ادت کرین چندر کوڻ اور کوڻ تم کا ناش کرین

کوڻ اندر ہر کے ہیتا اور کوڻ راج ہر کی ہیت — کوڻ ہین گندھرب ہر کی کوڻ ساج ہر کے ہین

کوٹن مایا ہر بکے ہیں کوٹن سماج ہر بکی ہیں — کوٹن منتر ہر بکے ہیں کوٹن مہاراج ہر بکے ہیں
کوٹن ہر بکے گج ہیں اور کوٹن گھوڑی تیز رنگ — کوٹن ہر بکی رتھ ہیں اور کوٹن ہیں چتر کی تنگ
کوٹن ہر بکی انکھ ہیں کوٹن ہر بکے رنگ — کوٹن ہر بکی لہر ہیں کوٹن ہاتھیں تیز تنگ

کوٹن ہری بیکنٹھ کریت چاہی کوٹن کیلاش کریں
ادت کریں چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش کریں

کوٹن ہیں گنگا ہر بکی کوٹن گوال ہر بکے ہیں — کوٹن وہیں ہر بکیا ہیں کوٹن گوپال ہر بکیا ہیں
کوٹن ست ہر بکی ہیں اور کوٹن تال ہر بکے ہیں — کوٹن سمندر ہر بکی ہیں اور کوٹن تال ہر بکی ہیں
کوٹن ہر بکی دیت ہیں کوٹن ہیں دیوتے — کوٹن ہر بکی چتر کونسر ہیں گر سی سیوتی
کوٹن ہر بکی ناد ہیں کوٹن ہیں کہیوتے — کوٹن ہر بکے نام کو ہیں مکھ سے سیوتی

دیبی سنگھ کہیں بنارسی کے گھٹ میں سرا قرار کریں
ادت کریں چندر کوٹن اور کوٹن تم کا ناش لیں

دیگر

کہیں جتنی ہیں اسباچکے قناح شاخ میں نیاری پھل — کہیں شاخ میں لگے ہیں جو کسی میں سیتا پھل
کسی شاخ میں لگے ہوئے شہتوت کسی میں پیاری — کسی جگہہ پہ کریں رنگترہ شریفے مرداری
کہیں لگی انجیر کہیں انگور کی ہو رہے کھیت نیارے — کسی شاخ میں لگے انار شریں بہا کے بہار
کوئی ڈالیں انناس امرود کی ہو رہی تیاری — کسی جگہہ پہ لگی اخروٹ اور ادر دوسر کاری

کہیں پھل رہے آم آلوے کہیں لٹکتے ہیں کٹھل
کسی شاخ میں لگی ہیں سیو کسی ہیں سیتا پھل

کسی شاخ میں لگے آلو چی کہیں سرا لو بخارے — کہیں بیدانار کہیں بیر سیلے نیار نیارے
کوئی ڈال میں لگے ہیں رہوں بادام سبل بیار نیارے — سنتاب چلکیں ایسی لوٹہ میں جیسے ستارے
کہا سپھل پھل رہے کہیں سیب گوں امبر سے سیجائے — ہمنے دیکھا ایک ہی درخت میں سب ہی پھل سارے

کہیں گوندنی لگی کہیں تو پہ جھوم جھوم جھومی گل گل

کسی شاخ میں لگی ہیں سیو کسی میں سیتا پھل

کہیں ہیں شفتالو کہیں ہیں ناسپاتی کی بہار — کہیں ناریل لگی ہیں کہیں کچھ پھل کی لگی قطار
کسی شاخ میں میٹھا پھل ہا کہیں پپیتا بنا انار — کہیں جائپھل اور جامن جھمکے کر رہیں جا بجا
کہیں کٹہل پھلا کہیں سیب کچھ پھل ہیں جھوم کے دام — کہیں خوبانی لٹکتی جیسکا کہیں کچھ دار انار

کہیں فالسہ کہیں شفتالو اور سیو لیں کہیں پھل سے ہیں ناریل
کسی شاخ میں لگی ہیں سیو کسی میں سیتا پھل

کہیں کشمش لگی کہیں سے چکوترہ لٹکتی جالا — کہیں منقہ اور میٹھا پھل جو ڈالی ڈالا
کہیں کھجور ندیدہ کروندہ کشمش نے رنگ نکالا — گوشہ نا و اور زردہ آلو نے جادو ڈالا
لونگ الاچی پھلی اور ال میں تیز کل تو نہ نرالا — کیا درخت ہی کہ جسمیں سراپا وضع کا گل لالا

بہار اتہارہ ناسپاتی او سدا رخت میں کہیں کتول
کسی شاخ میں لگی ہیں سیو کسی میں سیتا پھل

سارے سنت ہی پھلی بر کشمیں اور پھل سے سب ہووے — بھگت مکت بیٹا ایکی جمیں جو جیا لیوے
الگ پہر او نار اسمیں جو کہ ناؤ بہت سی کہوے — ساکر لگی بار ہو جا کے تو وہ درشن دیوے
نیار سی بکلہ انت میں اوس درخت کو سیوا سے بتکوے — کیا طاقت ہے کوئی گر ذرا بھید بتا دیوے

پھول پھلی اور دکہ دلاو ہے بہار ہے لسندن احل
کسی شاخ میں لگی ہیں سیو کسی میں سیتا پھل

برہم ہیں برہما ہیں بشن ہیں شیو شنکر — شیو شنکر ہیں شکت سکت ہیں سرشت ہیں سب کا گھر
کہیں جنم جنم ہیں بالک ہیں ہیں سمو ہیں — منمو ہیں ہیں موہنی موہنی ہیں سر ہیں ہر جا
بہیے سیمیں کہیں ہیں خوشی خوش ہیں بیتہ [illegible] — سندر ہیں دہی بیر بہار کہیں لگت
لگ ہیں پریم پریم ہیں پیارے پیار ہیں [illegible] — پہیں میں سو بہا سو بہائیں رو بیا میں چندر بدن

چندر بدن شام شام میں شاماتا میں سندر

سندر ہیں وہ دیانے مالک ہیں گھر شن کرشت ہیں دامودر

دامودر ہیں دیا ہیں دہرم دہرم ہیں سو بہت
جگت ہیں تہل تہن ہیں تیرتہ پہر کالکا تن ہیں ست
ست ہیں تر گن گر ہیں تین لوک لوک ہیں ست

سومت ہیں سکہہ اور سکہہ ہیں سمیت سمیت ہیں پت
اکاش ہیں ہے پون پون ہیں اگن اگن ہیں جل جت
ست ہیں اسار اسار ہیں بہو بہو ہیں جیا جیا ہیں بہگت

بہگت ہیں بہاو بہاو ہیں ساد ہو ساد ہو کی من ہیں ایشور
ایشور ہیں رچیا رچیا ہیں رہت رہت ہیں رہے امر

امر ہیں آدہ آدہ ہیں آتم آتم ہیں ہے آتم گیان
بہگو ہیں نر گن نر گن ہیں سر گن سر گن ہیں دہیان
بکیا ہیں جیت اور جیت ہیں جپ جپ ہیں ہے پران

گیان ہیں گوبند گوبند ہیں گرہ گرہ ہیں گیت
دہیان ہیں لوگ لوگ ہیں لوگی لوگی کی من ہیں پیت
پران ہیں جیو جیو ہیں جیت جیت ہیں بہگ اور دان

دان ہیں مان مان ہیں آدر آدر ہیں ہے ہری
ہری ہیں اوما اوما ہیں لچہمی لچہمی ہیں جیرا جیر

جیرا جیر ہیں پیچ پیچ ہیں کشن کشن ہیں ہے اہل
پہلا ہیں سن سن ہیں امرت امرت ہیں ہے صود اہل
نرمل ہیں ہے شدہ شدہ ہیں بدہ بدہ ہیں ہے اچل

اچل ہیں شانت شانت ہیں ستر ستر ہیں پیت اور پیت ہیں
اہل ہیں الکہہ الکہہ ہیں مایا مایا ہیں وہی نرمل
اچل ہیں اپایا ہیں شانت شانت ہیں سراہی اچل

اچل ہیں بہیر بہیر ہیں جودہا جودہا ہیں ہیں دراوڑ
نہ دراوڑ ہیں جدہ جدہ ہیں نہار سبی کہے پیر میلشو

ہر ایک ڈہونڈہتی ہیں جنگلوں ودیا سیں بھی بولی
کوئی ڈہونڈہتا او سچ کو جیسیں ہارہ تیرتہ
بہت لوگ کہو دیں پیر کو ترکش کا اتی اہری
ہر کی ہری ہے بولی جاگیں ہر نام ری ہے پہرے

تاریں ہیں سر جیون اٹہ بولی سہنے لوگی
کوئی کہو جیا جر پکو جو کوئی تن گا یا کام کہو
اوتکو ہی سر جسم کا دیکا کہی شبدیہ کہیر کر کہے
اوس بولی کو جیسنی پایا وہ بہوسا کر ہم تیرے

رام رمایں پائی ہنسے اور سایں سب چہوٹے

نارا ینڑ ہیں سر جیون اب وہ بولی ہمنے لوٹی

کوئی کہے ہم ننگ قد مارین اور کاٹین گنیڈ ہاٹ کا تیل
ہمنے سکو دیکھا یار دیہ تو ہیں سب چھچھڑے کھیل
من کو مار سنیاسی کشتہ جو گنڈری وہ دلبر جھیل

کوئی ڈھونڈتے چڑھی بیر جھی گنی لی دیکھے پر اکت بیل
اور نام ہری ونت نر بخت اسکو ہی منہیں میل
تن کو سودہ کے سنڈرہ کرو تم تجھ جہڑا اور تجھ جھیل

بہت گھوٹے کھرل میں دہا تو سنتون نے کمایا کوٹی
نارا ینڑ ہیں سر جیون اب وہ بولی ہمنے لوٹی

کوئی ماتے ابر کی ابیا کوئی بیچ نگہے ہیں بتال
کوئی کہے ہم سونا مارین اور کرین سیسہ کو لال
کوئی کہے ہم چاند مارین جسمین سو کچھ دیتی ڈال

ہمنے نے من کو مارا ہمیں گو شیر گیال
ٹھگ ٹھگ کی لوٹیں دنیا تو انکو لکھیں ہی کال
ان کرموں کو جو کوئی کرتا اسکا ہو برا حال

جو کہ شخص سے نکلیں رہا تو کو اونکی ہے کہ ہیت باپونٹی
نارا ینڑ ہیں سر جیون اب وہ بولی ہمنے لوٹی

کوئی کہے ہم قلعی رین جسمین ہو کے کشٹ شریر
ساد ہو کا تہیں یہ مرم جو کہ بارین ہاتھ کی تدبیر
خاکمند کے زبان رہا ہیں ہمیں ہے ہر ایک کا تیر

گھر کو پہا کے تباہ کیا اور امیر سے ہوگئے فقیر
کہیں دیکھی نگر ہری ہری کہو ہیمہ چاہیا سکی اکثیر
زبانی وہ مرد بکو یاد ہیں زیاتی سے ہیں الہین جاگیر

نیاز سے کہی امر ہو جگین ہر کی نام کی پیچھے پھوٹی
نارا ینڑ ہیں سر جیون اب وہ بولی ہمنے لوٹی

کانہا نے لٹ لٹھا کے لٹکا اسکا تیا نکال

ہے گرنتکی الکھیں کہی سے سبھن لحت دھرنی ہر
کالی کالی لٹ کلا کر پ چیتہ ہر نکت دھر ہر

آہن گھاٹ دیکھکر گھہت نشانی حکمت کہت لنی ہر
ارسنا سہہر سے رٹت رٹتہ نرانت ٹہکت دھر کے ہر

کر سے گہکے چھٹکائی ناکیا دیکھ لہرائے اکائی نے سندکا کہائی

لیلیتے لیکھ ناکلہت الکہہ چید دکھت گرشن کی آگا

کانہا نے لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا بنا لٹکالا

درگ کہہ چنچل چتر ہر کے نین لاگت کہنچ تے نیکے | کرین لہر لکیرین لال لگت کٹار کے انجن تے نیکے
گڑ کیمی ملیجی ہے کے دہاں کے جیدر کرن تے بنکی | رس ساگر کی تاک سر کشن ہہس حیت لگت ہرسرن تے تیکی

تر جلیت نیتر سے پیکے | جدلہت درٹ گن سے دیکھے | ہرسی چلیتر کیسے سیکھے

کس کت ہر کے دن رین نیت تی عین کلیجہ سالا
کانہا نے لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا بنا لٹکالا

آنند کی گھٹ دس کلاونت تی ہیر کے لال لجائے | درشن کا رس گھٹ ہردرشن بین بنا گت گی کے آئی
منکر اندراک سہت جیر نرٹ مٹنے کو کر کے ہے ہائے | سرکرشن کے پیا دیکھ جیجیا انند سے گنہہ کتھہ گائے

تن چیدن ہار چڑھائے | اکنٹ پہ سیس لگائے | ہر کے چرٹ سنر حیت لائی

تند لال کت کے کال کاٹ دیا اندہ کار کا مالا
کانہا نے لٹ لٹکا کے لٹکا لٹکا بنا لٹکا لا

ہر ہر بال کار نر دہار جاپ کر تہری تال کے کرتا | کھٹ راگ نیس راگنی ترا سنیز بتین تال کے کرتا
سچدا نند آنند کال کی سکال کال کے کرتا | ہیں بدہ اتادہ اگادہ کرشن کتنی اکال کے کرتا

گیہ کاشی گرد ہرسی ہرسم | دن رین دہیان ہر کے دہر | سچ چرنن کے اسجن کر

کہا ادہر چیند ہر دہیان گیان ددان نند کے لالا
کانہا نے لٹ لٹکا کے لٹکا بنا لٹکا لا

سری گردہر نے لٹکالی لٹکالی آنند سپر آلا

ات بچتر لٹکے لٹ لٹک کی امرت رس کو جا کہیں | دیگر | جیون سرپ دس چھپا کے چیا ناگ پراں پٹے پا کہیں
سس منڈل کی سسی بہا اپما سید بہی سپی بیا گیں | | رادہ سی کہیں ہے کہیں گھوم کی ہیں کے ہرکے سلا ہیں

موہنی الکہن من پیپی | جہت بہانت بہانت کی بہینی

مانو ہے کرشن مہیش سہرے کے ناگن کی سیٹی لا

سری گردہرنے لٹکالی آن پرالا

کوئی بابھی سن سے نکل چلی کوئی کنڈلی مار کے بیٹھی — کوئی اوگلے سن کو کہڑی اور کوئی سنک نا رکے
کوئی بہن سے بہنکاریں اور کوئی کہینچے اور تکی بیٹھی — مانو بکو پہر بہجنگ وہ ملیا گر بچار کے بیٹھے

کوئی سویت لال کوئی پیلے — رنگ رنگ کے سرپ نکیلے

دولی کلیر جندن سے چپج کے او بہو بہالا ناگ
سری گردہرنے لٹکالی آن پرالا

آگیا ایک ادرکہون جو سنو کوئی کب سے کہی جاوے — مانو بجلی پڑے سے سوگند نا نا پرکار کی آوے
ایک تو سن ادلجہا کا ہیں جی جو کرشن کے لٹ الجہا نا — جیون کنج کنج ہیں پردیسے بہولا ہیر نہ پاوے

ہرکی لٹ بہول پیارے — بہول برج کی نر نارے

جو پریم جال ہیں پہنسا دہیں وہ بپا سر گیا نکالا
سری گردہرنے لٹکالی آن پرالا

اٹ اتم چہب الکہیں کے سندر سیام کہٹا سی دریں — جب کرشن کرتی اشنان تو موتی جہوم جہوم کے سینے پر
وہ گہونگروالی ہیں جاری جیون دلبیت سے عنبر بستے — اہلت کرکرکے تہا ہیں سب وار رہا کو جی ترسے

جو اس چہب کو کوئی گاوے — وہ بہگت مکت سب پاوے

کہے نارسی یہ رام کرشن گوبند اور سری گوپالا
سری گردہرنے لٹکالی آن پرالا

دیگر

جو کہتا ہم کرتے وہ دکہہ بہرتا ہے — جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے
جو کہتا ہمنے بید پڑہے ہیں چار رہے — اوسکو ہر کہتے اسکی مت ہی مارے
کوئی کہتا ہم جتری ہیں ہم برہم چاری — سب آہنکار میں پہنسے ہوئے نر ناری
جو ہم پدہی کو تیجے کرے لاچارے — اوسکو ملتے ہیں پل بہر میں گردہارے

جو ستیں پوجا کرے وہ ترتارے

جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے

جو کہتا ہم پُن دان کرتے ہیں
جو دیکی بست میں گیان کرتی ہیں
جو اُنکا رچ پھر کا دھیان کرتی ہیں

اُسکا پھر مشہور نہیں مان کرتے ہیں
وہ سرگ چھوڑ پھر نرک بات کرتے ہیں
اوسکا سوامی پھر بڑا مان کرتے ہیں

جو کرتا ہے سو وہی بھرتا ہے
جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے

جو کہتا ہم ہیں بڑی گیانی
کوئی کہتا ہم ہیں بڑی بھیر بلوانی
کوئی مت کرہ بیٹھا راجا اور کوئی رانی

اوسکو پھر کہتے اسکی متھیا بانی
اوسکو ہم کہتے یہ تو ہے دہقانی
اس پہ ہوتی پھر ہیں پڑکے بڑی ابھانی

اسس اہنکار سے اپنا دل ڈرتا ہے
جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے

جو کہتا میں بڑا جگ جیتا ہے
جس جیتی پار و اُسکا کیتا ہے
اب جیبی سنگ دل پھٹا ہوا سیتا ہے

وہ مرتا ہے پھر کبھی نہیں جیتا ہے
وہ دو دن میں دنیا سے ہو بیتا ہے
جو کرم کیا ہر کے ار پیٹ دیتا ہے

کبھی نبار سی ہر ہنگت نہیں مرتا ہے
جو کرتا جگ کے کار وہی کرتا ہے

کرو بیادہ اس کے کشٹ ہر و گرد ہارے
سب سنکٹ میری دور کرو اب سوامی
اپنے آپ سے مجھے حضور کرو اب سوامی
پھر کام تو میرا ضرور کرو اب سوامی

کرو نرانڈہ کرو نر اکر دین سنگت بہار
زرہ سدا سے مجھے پھر پور کرو اب سوامی
چرنوں کی مجھی دھور کرو اب سوامی
بھگتوں میں اپنی مشہور کرو اب سوامی

ہو نر بھیج پورن برہم آپ اوتارے

کرو نرانده کرو نرا کرو میں شرن تہاری

سب سنتن کو اپنے تمنے تارا ہے — گنگا سے جا کے تو کتنون نے ادہار پایا ہے
پرہلاد کے خاطر نر سنگہ تن دہارا ہے — ملیچہ سے نابہے کو جیرا نسر مارا ہے
مجہکو تو نام سری نا ! پیتر پیارا ہے — پر بہو تیرے بن اب کوئی نہ ہمارا ہے
کیون میرے واسطے کری دیر نیواری — کرو نرانده کرو نرا کرو میں شرن تہارے

پانچون پنڈا کا سنگ کیا ہے تمنے — برج میں سکہیون سے رنگ کیا ہے تمنے
کالی کو نا تہ کے تنگ کیا ہے تمنے — کتنا سی جا کے پہر جنگ کیا ہے تمنے
ہر ایک راجہس کو دنگ کیا ہے تمنے — سب اسرون کا جو رنگ کیا ہی تمنے
اب مری پانچ بہوتون کو مار و فرار کے — کرو نرانده کرو نرا کرو میں شرن تہارے

سب قصور میرا معاف آپ اب کیجے — سر چرنون میں اپنی میرا دہر لیجے
یہہ عمر سدا دن رات ہر گہڑی چہیجے — کر مہر یہہ کچہہ بہگت آپکی دیجے
اک عرض مجہہ غریب کی سن لیجے — دل بہگت میں تری سدا ہمارا بہیجے
ہری ہر لوت کی ہیر پیو ادکہہ ہمارے — کرو نرانده کرو نرا کرو میں شرن تہارے

تم جو چاہی سو کرو آپ حیدر آئی — رائی سے گر کر دیتے گر سے رائی
ست سانچی تیری پربہوتائی — نر گیا وہے جنے تم سے لو لائی
بہانی سنگہ جیت تمری جہان نگائی — وہ بہو ساگر کے پار اوتر گیا بہائی
کہے پیارسی اب راکہو لاج ہمارے — کرو نرانده کرو نرا کرو میں شرن تہارے

آج یہہ کی کرو تیاری — سری گنگا جی تم نم سے

میں پاپی تم تار تہاری ہنی پاپ بہت ہمسی

میرا پاپ پہار کہ تم ستم کرت میں سر پڑا — دیکہون میں اب آپکی کیسے بیگو تم ایتر پڑا
نیت کرتے ہی نہیں کہون میرا پاپ نا بسیر پڑا — تم تو ہی کہت ہو ملہہ ہی میرا نیکا بیر پڑا

دیکھوں اونکو پر سنوارت جو لرکے آلی میں ہم | ہیں پاپی تم تار ہمارے بنی پاپ بہت ہم سے

جب سے جنم لیو پہی پر کبہی نہ ہر کا نام لیو | سیوا کی نہیں مات پتا کی سادہو کا نہیں کام کیو
بہرا بہت وہیں ہیں ٹہاک ٹہاک کے نہیں تہونسے ایک بہی دام دیو | کبہو نہ بہوکہا پانی نہ امرت کو بہی ایک جام پیو

کیسے چہوٹیں کال سی ہیں ایک لوٹ بہی ٹہیں بہی جنم سے | ہیں پاپی تم تار ہمارے بنے پاپ بہت ہم سے

سید ہیران بکھانت نسدن ادہم پاپی تکو تارا | کیا بہت سنگرام کال سے اور جم دوتوں کو مارا
سنی بات یہ سمرات سے بنے کیا پاپ اپرم پارا | گر پہونچا در بہت سی آگہہ دیکھوں کیسی ہو نستارا

اتنو ہی لڑائی ٹہانی ہے گنگا جی ملنی ہم سے | ہیں پاپی تم تار ہمارے بنے پاپ بہت ہم سے

آئی ہیں جب جم دوت لینے کو ہر کے سر پر چڑھ دیا ہمارے | تب تم موہی بچاؤ تو ہیت جی ہم تہرے پہارے
تہرتہرا گنگا بہن لپٹیں ہمو اور جم کی دوت سمتر دہارے | اسکا اوتر دیو کی سی بنا کس بدہ سی جم کی مار سے

ہم مہی بچا ہا کی جہٹ پٹ ہو جا دئیو ابہیرم کہ | ہیں پاپی تم تار ہماری بنی پاپ بہت ہم سے

پہنچ گنگا جی پاس [illegible] اسکا بات | ہٹک ہیں سب جم دوت بلاؤ [illegible]
ایک گنگا جل لیجا پاپ نہیں ہے نشان | کئی پاپ دیسی سنگ [illegible] پاپ [illegible]

بارم بار یہہ کہت جاتی ہوں کیوں بنا سی تم ہم سے | ہیں پاپی تم تار ہماری بنے پاپ بہت ہم سے

اوسکل دیو تو نسے پہل جو مانگو گے تو پاوگی | بن مانگی دہیں گنگا جو اکبار تم نہاوگے
شیو جی کی کر تپسیا ہمیں دہیان لگاوگی | اور سر گنگا جل جب ونکی سیس چڑہاوگی
پہل تر اور آگہہ دہیتو امندر میں لیجاوگی | تب وہ ہو نہیں ہیں [illegible] جب تم دونو کال بچا

وہ نہیں کچہ مانگو تب تم اونسے مانگ کے لاوگے | بن مانگی دہیں گنگا جو اکبار تم نہاوگے

ٹہاکر دوار جا جب تم تو سیس جہکاوگے | تیرتہ سے پوجن کر کے مالا کو پہناوگے
دہوپ دیپ نتی وید لگا کر اور شنکہ بجاوگے | تب وہ پرسن ہو کے تم سے جب وتکو بہوگ لگاوگی

وہ نہیں کچہ ہم سے لو تب تم کر کو پہیلاوگے | بن مانگی دہیں گنگا جو اکبار تم نہاوگے

بہا جو جا نہر ت کر کر لا کہوں ت پرس بتاوگے | گند مول پہل کہا کہا کے بہت ہی کشٹ اوٹہاوگے

بیچانا پنچھی تن اپنا اسکو خوب سکھاوگے	تب تو دیوین گے درشن پاؤگے پل چھن جاؤگے
وہ کہیں کچھ مانگو تب تم مانگو گی شرماوگے	بن مانگی دیہیں گنگا جی جم ایسا تم پاؤگے
گھر سے پیر ہوئے تیرتھ گیا اور چار دن دھام پھرائے گے	جگنا تھ اور رامیشور میں جا کے پاپ نہائے گے
اور دوارکا میں چھاپ کہا کہا کی بدن جلائے گے	جی رہوں پیر کے کدار تب تم کیونکہ سینہ بچاؤ
وہاں تم تم آپ ہی سنگ بھیوت مانگت ہیں سب لجاؤگے	بن مانگی دیہیں گنگا جو اکبار تم نہاؤگے
اور کہیں جو پاپ کرم کر سے تو پاپ اٹھاوگے	گنگا جی میں جو بہی دیکھی ہے تو بھی ہیں نہاؤ
نات لگاؤ کو دوپہاند بہت ہی دہرم بچاؤگے	تو بھی پاپ ست ہولی ہیں ان کی تیر کہاؤگے
سنیاسی کہیں بت بہت آتی آپ ہی تم پاؤگے	بن مانگی دیہیں گنگا جو اکبار تم نہاؤگے
جو چاہے سو کری پر ہووا اسکی گت لکھی نجائے	کرم کے لکھی کو دے مٹائی ہے
کتنے ہی مر گئے تو انکو بلین دیا جلائے	کال کو دیکھو کال سے کہائی ہے
للھا جو ہی پہاڑ کی او پربن اور کہہ سبی ہائے	ایک ستر میں بیت تر ہی لوکہہ سائی ہے
سبیت سندکی سمند بلین ہر تیہہ دل کی ترائے	کرم کے لکہی کو دے مٹائے ہے
سورکہہ چاند کے دنیا اک بلین سید اڑہائے	جسے وہ سدا جو بکہم کو کہائے ہے
میں دہو بابین نرت رے نہیں پا کا ابنی سہائے	کھوکوئی اوسکے اوہ نہہ لگائی جی
ندہاکنہچ بنی جو اوسکو پارس نے چھوائے	کرم کے لکہی کو دے مٹائے ہے
بدبا جسوا ہولی سہاگن الحین تیہر کو کری سہائے	اگ کو پانی دے جلائے ہے
بہوکا بہوجن نہین کری قریب بہر اسب کہائے	شیر کو بہیڑ سے دی بکہائے ہے
بہر نگی کپڑے کو اپنی سمجھا آپ بنائی	کرم کے لکہی کو دی مٹائی ہے
مارکنڈ جی بارہ برس کی آگے عمر لکہائے	لکہی بدنانے بہت چلائی ہے
سو تو ہو گئی جب تجھو میں سست کہوں گا	پر بہو کی آگے کرم لجائے ہے
سنیاسی کہی غرسی پرانی نارائن ہوجائے	کرم کی لکھی کو دے مٹائی ہے

گوالن سے کرشن جی کہین ٹھی بولی مین	دیگر	یہہ کہا چرائی جات ہو تم چولی مین
گئین وہ بچن تم کہان سے گہری پالی		اپنین موہی مانگ موتی دین دکہالی
یہہ سنت بچن تب تو گوالن مسکائی		اور لگی گالیان دینے بہت رسائی
ہت لولیا بچن میری ہٹولی مین		یہہ کہا چرائی جات ہو تم چولی مین
پہر کہین کرشن ہمکو تم تنک دکہاو		جو چوری نہین کری تو کیون شرماو
یون کہی گوالنی ہٹ اودہر کو جاو		ست کرو ہنسی کی بات نہ موہنہ سجاو
پہر کہین کرشن اپنی سکھیان بہولی مین		یہہ کہا چرائی جات ہو تم چولی مین
اوس وقت کرشن نے ایسی موہنی ڈالی		گوالن مدہ مین بہی چور نہ بولی چالی
سب کہو لگی انکھیان اوسکی دیکہی بہالی		دونون کچہ لینی پکڑ ہنستی بن مالی
نت ایسی لیلا کرت کان ہٹولی مین		یہہ کہا چرائی جات ہو تم چولی مین
تہی بہی اچہا گوالن کی کرشن ملجاوین		اور پکڑ کی بہیان مولی کو گلی لگاوین
کہین وہی شنگہ جو کرشن کی استت گاوین		وہ جیتی ہی جی جیون مکت کو پاوین
کہے بنارسی کبہا ہی انگیا پولی مین		یہہ کہا چرائی جات ہو تم چولی مین
ہی اوپر کوا اور نیچے جہکے ڈوری	دیگر	پانی بہرتی پنہارن چترا چورے
ڈوری کی اوپر گہرتی چکر کہاوے		وہ ادہر ادہر دہت بولی موہی سہاوے
جب تلک وہ ڈوری کوئی ہین آ ہی جاوے		تب تلک گوا نہ وہ نہین سمجھنے پاوے
اوس کوئے کے اوپر کہڑی پنہارن گوری		پانی بہرتی پنہارن چترا چوری +
منہ بند کوئی کا ہی اور پانی در سے		وہ دیکہی جہلکی ڈور لگی رسے تر سے
جب پنہارن کچہ کام نراکہی گہر سے		تب امرت جل کو چہکے چہوٹی سب در سے
وہ نت اوٹھہ گاگر بہرنے بنی رہی گوری		پانی بہرتی پنہارن چترا چوری
جب اولٹا ڈول وہ جائی تو پانی اوسے		پہر سینچی اپنا باغ امر پہل پاوے

ہی نہ سیکا وہ ڈول اور کون بناوے	جو پورا جوگی ہو تو سو ہے بناوے
اوس کولی کے اوپر نہین چلے بر جوری	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری
اوس کولی پر گنگا جمنا سرسوتی ہے	اور بہا دیو ابناشی پاروتی ہے
تونا تہہ چوراسی سدہ اور بال جتی ہے	نانا پر کار کی اوسمین بیل بتی ہے
ہی راہ وہانکی بہت ہی سانکہ کہری ہی	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری
لاکہون پنہارن ایک ہی وہان پنہارا	اوسی پنہاری نے سبکو بہر دل وہارا
جسنی پایا وہ پہر نوجنم سدہارا	کہے بنارسی اوسکی گت اپرم پارا
وہ پہاوی اوسمین جسکا پتہ اگہوری	پانی بہرتی پنہارن چورا چوری

دیگر

کیسے صنم لب لال یاقوت زبان پر گل ہی ہم	دم کے نور وہ دم دم +
ہین چشم بادام ہی وحدت کا جام	پلا دے پیاری تو مجہی مدام مستانہ ہو کلام
زلفون کا دام صبح پہ ہو گئی شام	ابرو کا تل تیری سمام مژہ تیر سر نام

دوہا

جنو سینین جادو بہر اکری لا کہہ مین چوٹ	کتنے ہی گہایل ہو گئے اور کتنی ہی گئی لوٹ

ادا نے تیری کر دیا بیدم دم کے نور وہ دم دم

ملکون بیت دہوم حسن تیرا معصوم	فرشتی دیکہہ بین قدم کو چوم تو ہی تو ہی قیوم
ہو شاہ روم وہ بہی رہے محروم	نہ پایا تجہکو گر دیکہی نجوم کبہی نہ ہو معلوم

دوہا

عاشق صادق پا کہو اور جان کری قربان	موت کا کچہ نہین خوف ہو وہ دیکہی پر نشان

زبان سے یہی یہی کہتے ہیدم کے نور وہ دم دم

[illegible] اشکم نزم سے یہی سہے نزم	اور جان دونون ہین نور کے تہم

کہاں میں یہہ قدم دل جا نے دلم — اگر دو کی جو رقم صفت میں پڑی قلم زبان جو سکی

دوہا

جا تعجب حسن ہے اور رنگ تیرا خوش رنگ — ایا جب کہ دیکھی کوئی تو عقل بہی ہو جاے دنگ

آپ میں ہی ہار جاوے ختم دم کے تو روہ دم دم

عاشق ہم مجھے ہے تیرے قسم — بغیر از تیرے وہ رہتا تجھے آہ سرد چشم نم
نہیں جبتک دم پھر ونگا تیرا دم — وہ تیری پا میں جہکے ہے دام کر تو مجھ پر کرم

دوہا

نیاریسی نے عشق میں کہا سراسر گیان — جو عاشق سمجھے اسی وہ دہرے تمہارا دہیان
یہہ تہون جینوں کرسے نہ مصر نظم — دم کے تو روہ دم دم

خیال دولت سنگھ

رام لکشمن جنک سوں سرت ست آئی دونو — کرکر آدر سبہا راجا نے بیٹھا لئی دونو
ہلی بہو پایا دیبوکی سنے سراہے دونو — سب راجا کی کنور دسرت کی من بہائی دونو
گر گہنش سبہی ہو بون گہٹ میں منائی دونو — تورا دہنش رام نے پکڑ کی ٹکڑے بنائی دونو
سیتا من آنند بہیا تورا دہنش دیال — آگہ ڈال جانکی رگہو بیرکے گل مال

آئی پرسرام گئی بہو جنک لی نیتر چہپائی دونو
کرکر آدر سبہا راجا نے بیٹھا لے دونو

کرن لگے تورا دہنش پتا کہی سجن گرائی دونو — گئی بہاگ بہو سب کہڑی کہو پر لکشمن پا دونو
کہی لکشمن تورا دہنش رام کیوں نیتر چمکائے دونو — کہری بیت پڑی کی ہات جوڑ کے سمجہائی دونو
یہہ پھر تورو دہنش ہم کیسے ہو بولنا — یہہ تو کچی بالس کی پرا چین کمان

گئی پرسرام کی کلا ہاتہ جب ہرنے ملائی دونو

کرکر آدر سبہا راجا نے بیٹھا ئے دونو

چٹھی لکھی رام تات مان جلدی بلائے دونو
بہت حیرت فی سنا ہے نہیں انگ میں سمائی دونو
لکھا انگلون رام کی پواہ کا باسست مٹی بچار

سیاہی رام کا کوشلیا سمتر اوشہد دہائی دونو
لیکی بیٹھو ا انسبوا سنتر بھنتے ملوائی دونو
کرم ریکھہ لکھی نہیں ٹیھو راون سے پیار

سو الواہ بدا بھوئے تھہ میں سیا رگھوبیر بیٹھائی دونو
کرکر آدر سبہا راجا نے بیٹھا ئے دونو

پوچھی گھر کے باہر گھڑی چل پہر کے منگا دونو
کہا حیند خیال دولت سنگ کی سن شاعر گہر آئی دونو
سکھہ بیجون اوپر کری سیارام رگھوبیر

گئی مندر میں بتا سیتر شگن ہنائے دونو
کی کرنی کوشلیا بدھائی منگلاچار گائے دونو
ہو رہا جد سیا اوری میں سمپت سکھہ شریر

کمرے میں سیا اور رام آن داسی نے جگائی دونو
کرکر آدر سبہا راجا نے بیٹھا ئے دونو

تمت الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب لاجواب لاوانی پریم گیان در عشق و معرفت
مصنفہ بنارسی گرگت حسب فرمائش لالہ مل کتاب
فروش ماه مارچ ۱۸۸۰ء بار چہارم در
مطبع چشمہ فیض دہلی
باہتمام بندہ جہان زاین
طبع شد بمنہ
وکرمہ

فہرست کتابہای

واضح ہو کہ اس مطبع اور دوکان پر کل علوم اور فنون کی کتابیں چھپتے ہیں اور
اور شہر کی چھپی ہوئی سنسکرت ناگری فارسی اردو عربی ملتی ہیں پس جس صاحب
کو کوئی کتاب درکار ہو وہ اپنا خط ٹکٹ چسپان بھیجکر قیمت دریافت کر لیں اور واسطے جواب
کے لیے ۰ ؍ آنہ کا ٹکٹ رکھدیں ورنہ در جواب اوسکے بیرنگ خط روانہ ہوگا اور خط بیرنگ
نہ بھیجیں ورنہ واپس کیا جاویگا اور جو قیمت بھیجیں تو بذریعہ رجسٹری بھیجیں اور علاوہ
اسکے کل کتابیں سررشتہ تعلیم پنجاب و مصنفہ منشی ذکاء اللہ صاحب کی بھی موجود ہیں اطلاعاً لکھا گیا

دیوان درۃ الانتخاب نہایت خوشخط — دیوان شاہ نصیر — دیوان ظفر خورد — کلیات نطق — شمس الانوار

عہ — ۵/ — ۸/ — ۷/ — عہ

تاریخ جہان — مشاہرہ لعتیہ — جواہر حکمہ — قانون موسیقی — معلم ستار — تعلیم ستار

عہ — ۳/ — ۱۰/ — ۱۸/ — ۲/ — ۲/

دیوان قدرت — گلزار نسیم اردو — بھگوت گیتا استذکر بخط اردو — بیجارہ گنج ناگری — بارہ ماسہ رامائن

۶/ — ۱/ — ۱۸/ — عہ — ۴/

بیربل نامہ حصہ اول — بیربل نامہ حصہ دوم — رامائن رام شیلا — رامائن صاحب رام — قصہ گوپی چند نظم — قصہ ممتاز

۱/ — ۱/ — ۸/ — ۸/ — ۱/ — عہ

کلیات انشاء اللہ — کلیات ناسخ — شاہد عشرت — معدن شعرا — کلیات سودا — کلیات نظیر

عہ — ۲/ — ۱/ — ۸/ — ۱۴/ — ۱۳/

کلیات ناسخ — کلیات صنعت — کلیات آتش — کلیات نظام — کلیات تسلیم — کلیات میر تقی

۲۵/ — ۱۲/ — ۱۰/ — ۱۴/ — ۱۵/ — عہ

کلیات ظفر ہر چہار جلد — کلیات مومن خان — کلیات شراب — دیوان رند مسمی بہ گلدستہ عشق — دیوان گویا

۱/ — ۱۲/ — ۱۴/ — ۸/ — ۵/

دیوان ظفر — دیوان غافل — دیوان ذوق — دیوان نعمت — دیوان ہجار سالک — دیوان نیاز — دیوان …

عہ — ۵/ — عہ — ۲/ — ۷/ — ۲/ — عہ

دیوان غالب — دیوان قلق مسمی مظہر عشق — دیوان خواجہ میر درد — دیوان ضامن — دیوان طبا مسمی غنچہ آرزو

۵/ — ۸/ — ۲/ — ۳/ — ۵/